بسم اللہ الرحمن الرحیم

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ [ابن ماجہ : ۲۲۴ عن انس رضی اللہ عنہ]

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

دینیات

DEENIYAT

نصاب برائے بالغان

سال دوم

پہلا ایڈیشن

ماہ ذی القعدہ ۱۴۳۳ھ مطابق ماہ ستمبر ۲۰۱۲ء

Compiler	مرتب
AHEM Charitable Trust	اہم چیریٹیبل ٹرسٹ

Contact : Idara-e-**DEENIYAT**, Opp. Maharashtra College, Bellasis Road, Mumbai Central, Mumbai - 4000 08

Tel. : 022 - 23051111 • Fax : 022 - 23051144

Website : www.deeniyat.com • E-mail : info@deeniyat.com

Scanned with CamScanner

دینیات

DEENIYAT

طالب علم کا نام : ....

گھر کا مکمل پتہ اور رابطہ نمبر : ....

....

مدرسہ کا مکمل پتہ : ....

....

مقررہ وقت : ....

Scanned with CamScanner

پیش لفظ

اسلام ایک کامل ومکمل ضابطۂ حیات ہے، یہ انسان کی زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی کرتا ہے، خواہ انسان کی اجتماعی زندگی ہو یا انفرادی، عبادت و بندگی میں انہماک کا وقت ہو یا خرید وفروخت میں مصروفیت، خوشی ومسرت کا موقع ہو یا رنج وغم کا لمحہ، غرض انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جہاں اسلام مکمل رہنمائی نہ کرتا ہو، اور ہر آدمی اسی وقت کامیاب ہوسکتا ہے جب کہ وہ اپنی پوری زندگی کو اسلام کے مطابق گذارے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے امت کے ہر فرد پر بہ قدر ضرورت علم دین سیکھنا فرض قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. (علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے)۔ [ابن ماجہ: ۲۲۴ عن انس رضی اللہ عنہ]

اس کے ساتھ ہی آپ ﷺ نے اہل علم پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ وہ نہ جاننے والوں کو علم دین سکھائیں، آپ ﷺ کا ارشاد ہے: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ. (علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ)۔ [شعب الایمان: ۱۷۴۲، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ]

نیز آپ ﷺ نے علم دین کے اساتذہ وطلبہ کو امت کا سب سے بہتر طبقہ قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔ (تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے)۔ [بخاری: ۵۰۲۷ عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ]

یہ درست ہے کہ ہر شخص کی تعلیم وتربیت بچپن سے ہی کرنا ضروری ہوتا ہے، کیوں کہ اس عمر میں جو کچھ سکھایا جاتا ہے، وہ بہت ہی مؤثر، پائیدار اور نتیجہ خیز ہوتا ہے۔ مگر جو لوگ کسی وجہ سے بچپن میں تعلیم حاصل نہ کرسکے اور اس عظیم دولت سے محروم رہ گئے، ایسے لوگوں کے لیے تعلیمی مواقع فراہم کرنے کی اہمیت کچھ کم نہیں ہے، بلکہ ان کو دینی تعلیم سے واقف کرنے کی زیادہ ضرورت ہے، کیوں کہ ان لوگوں پر شریعت کی طرف سے دوہری ذمے داری عائد ہوتی ہے۔ ایک ذمے داری تو ان پر یہ ہے کہ وہ خود اپنی زندگی کو اسلامی احکام ومسائل اور آداب واخلاق سے سنوارنے کی کوشش کریں اور دوسری ذمے داری یہ ہے کہ وہ اپنے ماتحت لوگوں اور اہل واولاد کی دینی ماحول میں تعلیم وتربیت کریں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ. (اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے)۔ [سورۂ تحریم: ۶]

یہ دونوں ذمے داری خوبی کے ساتھ وہ اسی وقت انجام دے سکتے ہیں جبکہ وہ خود اسلامی تعلیمات سے واقف ہوں، کیوں کہ علم دین کے بغیر کوئی آدمی نہ خیر وشر میں تمیز کرسکتا ہے، نہ وہ کھرے کھوٹے کی پہچان کرسکتا ہے اور نہ ہی ہدایت وگمراہی میں فرق کرسکتا ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ دینی تعلیم ہر شخص کی

Scanned with CamScanner

بنیادی ضرورت ہے، اس کے بغیر اسلام کی سیدھی اور سچی راہ پر قائم رہنا...... خاص طور پر اس فتنے والے دور میں...... انتہائی دشوار ہے۔

ایسے افراد کو علم سکھانے کے لیے مکاتب قائم کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے، یہی طریقہ سب سے آسان اور کم وقت میں زیادہ فائدے کا باعث ہے، مردوں کے لیے الگ مکاتب قائم کیے جائیں اور عورتوں کے لیے الگ، مردوں کو مرد حضرات تعلیم دیں اور عورتوں کو عورتیں ہی تعلیم دیں۔ ان مکاتب میں تعلیمی اوقات ان کی مصروفیات کا خیال رکھتے ہوئے رکھے جائیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ فائدہ حاصل کر سکیں۔

ادارۂ دینیات کی یہ سعادت ہے کہ اس نے اس بارے میں بھی ایک چھوٹی سی کوشش کا آغاز کیا ہے اور دینیات کے نام سے جس طرح بچوں کے لیے نصاب ترتیب دیا ہے اسی طرح مردوں اور عورتوں کے لیے بھی نصاب تیار کیا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ دو سالہ نصاب ہے۔ جس میں قرآن کریم ناظرہ سکھانے کے ساتھ احکام و مسائل اور دین کی دوسری ضروری و اہم باتیں شامل کی گئی ہیں۔

مردوں کے نصاب میں ان کے متعلق احکام اور مضامین ڈالے گئے ہیں اور عورتوں کے نصاب میں ان کے متعلق مسائل اور مضامین دیے گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو امت کے حق میں مفید بنائے اور اس کو ہمارے لیے صدقۂ جاریہ بنائے۔ آمین

نصاب کا تعارف

یہ دو سالہ مختصر نصاب ہے۔ اس میں دین کی اہم اور ضروری باتوں کو جمع کیا گیا ہے۔ نصاب میں پانچ بنیادی عناوین کے تحت چند اہم چیزیں ہیں، جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

① قرآن ② حدیث ③ عقائد و مسائل ④ اسلامی تربیت ⑤ زبان

قرآن کے تحت	:	نورانی قاعدہ / ناظرۂ قرآن، حفظِ سورۃ
حدیث کے تحت	:	دعا و سنت، حفظِ حدیث
عقائد و مسائل کے تحت	:	عقائد، مسائل
اسلامی تربیت کے تحت	:	سیرت، آسان دین
زبان کے تحت	:	عربی، اُردو

Scanned with CamScanner

سال بھر روزانہ پڑھائے جانے والے مضامین :	نورانی قاعدہ/ناظرۂ قرآن، حفظِ سورہ، عقائد، مسائل۔

مذکورہ بالا مضامین کے ساتھ ساتھ ____________

پہلے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین :	دُعا و سنّت، سیرت، عربی، اُردو۔
دوسرے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین :	حفظِ حدیث، آسان دین، اُردو۔

- پہلے سال میں انتہائی بنیادی اور ضروری باتوں کو جمع کیا گیا ہے تاکہ شروع ہی میں ان باتوں کو جان لیں، جن سے واقف ہونا دین پر عمل کرنے کے لیے بے حد ضروری ہے۔ چنانچہ ابتدا ہی میں نماز کی مکمل مشق دی گئی ہے۔ ساتھ میں چند سورتوں کو حفظ کرانے کی ترتیب رکھی گئی ہے جن سے نماز صحیح ہوجائے۔
- قرآن کو صحیح اور تجوید کے ساتھ پڑھنے کے لیے نصاب میں نورانی قاعدہ شامل کیا گیا ہے۔
- حدیث کے عنوان کے تحت اہم اہم دعائیں مکمل روایت وفضیلت کے ساتھ اور سنّتیں دی گئی ہیں اور دین کے مشہور پانچ شعبوں؛ ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات پر ۴۰/احادیث یاد کرائی گئی ہیں۔
- عقائد میں اسلامی کلمے، توحید، فرشتے، آسمانی کتابیں، یوم آخرت، اچھی اور بری تقدیر، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا، حضرت محمد ﷺ آخری نبی، صحابہ، معجزہ، کرامت، کفر وشرک، کفار کے مذہبی تہواروں، علامات قیامت، علامات کبریٰ، برزخ، حشر، شفاعت، جنت، جہنم جیسی بنیادی چیزوں کا تذکرہ ہے۔
- مسائل کے ضمن میں وضو، غسل، نماز کے فرائض، واجبات اور اذان واقامت، مکمل نماز، استنجے، نماز، روزہ، زکاۃ، حج، نکاح وطلاق وغیرہ کے مسائل سکھائے گئے ہیں۔
- اسلامی تربیت کے عنوان کے تحت حضور ﷺ کی مکی ومدنی اور اخلاقی زندگی دی گئی ہیں اور دین کے پانچ شعبوں سے متعلق مختلف عناوین پر اسباق دیے گئے ہیں۔
- عربی زبان اور اردو زبان سے واقفیت کے لیے دونوں زبانوں کا مختصر نصاب شامل کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

اس نصاب کے پڑھانے کا طریقہ

اس نصاب کو نظام کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔ جس کے بغیر نصاب کا خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوسکتا، لہٰذا نصاب کو پڑھانے میں مندرجہ ذیل امور کی رعایت ضروری ہے:

- اس نصاب کو پڑھانے کے لیے روزانہ ایک گھنٹے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔
- اس نصاب کو اجتماعی طور پر پڑھانے کی کوشش کریں۔ جس کی صورت یہ ہوگی کہ استاذ طلبہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے پڑھائے، مثلاً خود پڑھے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" پھر طلبہ پڑھیں "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" پھر پڑھائے "رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" پھر طلبہ پڑھیں "رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" اس طرح جتنا سبق ہو پڑھاتا رہے۔ چند مرتبہ کے تکرار سے ان شاء اللہ بآسانی یہ چیزیں طلبہ کو یاد ہو جائیں گی۔
- قرآن کریم کو صحیح پڑھنے اور لحن جلی سے بچنے کے لیے حروف کے مخارج کا صحیح ہونا ضروری ہے، لہٰذا مخارج کی طرف خاص طور سے توجہ دی جائے اور کوشش کی جائے کہ کم از کم پانچ مہینوں کے اندر اندر حروف کے مخارج صحیح ہو جائیں۔ سبق روزانہ پڑھاتے رہیں اور ساتھ ساتھ حروف کی ادائیگی درست کراتے رہیں۔
- ہر مہینے میں ۲۰ دن سبق پڑھانے کے، ۴/ ۵ دن دور اور آموختہ کے اور ۴/ ۵ دن چھٹی کے ہوں گے، مہینے کے آخر میں ۴/ ۵ دن پورے مہینے کا دور کرائیں، نیز گذشتہ مہینوں کے اسباق کا دور بھی ان ہی ایام میں کراتے رہیں۔
- کتاب کی ضخامت اور مواد کے زیادہ ہونے کی وجہ سے گذشتہ سال کے مضامین شامل نصاب نہیں کیے گئے ہیں، لہٰذا سال کے شروع کے ایام میں گذشتہ سال میں پڑھی باتوں کا دور کروائیں تاکہ مضامین پختہ اور ذہن نشین ہو جائیں۔

Scanned with CamScanner

- ہر سبق کے لیے مہینے متعین کیے گئے ہیں، اس کی رعایت کرتے ہوئے سبق کو مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ جس سبق پر مہینہ ختم ہو رہا ہو وہاں تاریخ لکھیں اور دستخط کے خانے میں مختصر دستخط کریں اور طلبہ سے اپنے اپنے سرپرست سے دستخط کروا کر لانے کو کہیں۔

- ایک مہینے کا نصاب کسی مضمون میں اگر جلد ختم ہو جائے تو اس کا بقیہ وقت دوسرے مضامین کے لیے استعمال کریں تاکہ ہر مہینے کا نصاب تمام مضامین میں ایک ساتھ رہے۔

- دوسرے پانچ مہینوں والے مضامین پڑھاتے وقت دور کے دنوں میں پہلے پانچ مہینوں والے مضامین کا بھی دور کراتے رہیں۔

- کتاب میں ہر مضمون کے شروع میں جو تعریف دی گئی ہے، وہ لغوی یا اصطلاحی تعریف نہیں بلکہ مفہومی تعریف ہے تاکہ طلبہ کے سامنے مضمون کا تعارف اچھی طرح ہو جائے۔

- کتاب کے آخر میں نماز کی نگرانی کے لیے نقشہ دیا گیا ہے، بتائے گئے طریقے کے مطابق دیے گئے خانوں میں نشانات لگانا ہے، اور طلبہ کی ماہانہ حاضری و غیر حاضری اور فیس کے لیے بھی ایک نقشہ دیا گیا ہے، ہر مہینے کے ختم پر ایام تعلیم، ایام حاضری و غیر حاضری اور فیس کی تفصیلات لکھ دیں، اور مہینہ مکمل ہو جانے کے بعد خود بھی دستخط کریں اور طلبہ کو اپنے والدین سے دستخط کروا کر لانے کو کہیں۔

نوٹ: تجربہ سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بڑی عمر والے صرف ناظرۂ قرآن میں زیادہ وقت دینا چاہتے ہیں۔ لہٰذا ان کے ساتھ اتنی رعایت کر لی جائے کہ قرآن کے تحت جو دو مضامین (نورانی قاعدہ اور حفظ سورۃ) ہیں ان کے ساتھ روزانہ ناظرۂ قرآن بھی پڑھا دیا جائے، جس میں اس بات کا لحاظ کریں کہ لحن جلی نہ ہو۔

Scanned with CamScanner

سال اول کے نصاب کا خاکہ

قرآن	نورانی قاعدہ	مکمل نورانی قاعدہ
	حفظ سورہ	تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ، سورۂ فیل، سورۂ قریش، سورۂ ماعون، سورۂ کوثر، سورۂ کافرون، سورۂ نصر، سورۂ لہب، سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس۔
حدیث	دعا وسنت	کھانے سے پہلے کی دعا، شروع میں دعا پڑھنا بھول جائے تو یہ دعا پڑھے، کھانے کے بعد کی دعا اور سنتیں، دعوت کھانے کے بعد کی دعا، پانی پینے کے بعد کی دعا اور سنتیں، دودھ پینے کے بعد کی دعا، سونے سے پہلے کی اور سو کر اٹھنے کی دعائیں اور سنتیں، بیت الخلاء جانے سے پہلے اور بیت الخلاء سے باہر نکلنے کی دعائیں اور سنتیں، وضو سے پہلے، درمیان اور بعد کی دعائیں، مسجد میں داخل ہونے اور مسجد سے باہر نکلنے کی دعائیں اور سنتیں، کپڑا پہننے کی دعا، اذان کے بعد کی دعا، شیطان سے حفاظت کی دعا اور خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات۔
	حفظ حدیث	ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ۲۰ حدیثیں۔
عقائد و مسائل	عقائد	پانچوں کلمے، ایمان مجمل و مفصل، توحید، فرشتوں، آسمانی کتابوں، نبی اور رسول، آخرت، تقدیر اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا پر اسباق۔
	مسائل	وضو کے فرائض، وضو کا مسنون طریقہ، نواقض وضو، غسل کے فرائض، غسل کا مسنون طریقہ، موجبات غسل، نماز کی ترکیب، کلمات نماز، نماز کا مسنون طریقہ، پانچ نمازیں، نماز کے شرائط، نماز کے ارکان، نماز کے واجبات، سجدۂ سہو کا بیان، نماز کے مفسدات، اوقات نماز، اذان و اقامت، نماز باجماعت، وتر کی نماز، جمعہ کی نماز، عیدین کی نماز، بیمار کی نماز، مسافر کی نماز، کفن دفن کے مسائل، نماز جنازہ، روزے کے مسائل، روزے کے مفسدات، وہ چیزیں جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کفارہ کب واجب ہوتا ہے؟
اصلاحی تربیت	سیرت	ہمارے نبی ﷺ کی مکی زندگی پر مختصر اسباق۔
	آسان دین	ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ۲۵ تربیتی اسباق۔
زبان	عربی	اعداد، عشرات، مہینے، ہفتے کے دن۔
	اردو	باترتیب حروف، بے ترتیب حروف، زبر، زیر، پیش، حروف کو ملانے کے طریقے، واو ماقبل مفتوح اور معروف و مجہول، یا جس کے پہلے زبر اور معروف و مجہول، دو حروف کے الفاظ اور جملے، سہ حرفی الفاظ اور جملے، ہائے مخلوط، دوحرفی و سہ حرفی الفاظ کے جملے۔

Scanned with CamScanner

سال دوم کے نصاب کا خاکہ

قرآن	ناظرۂ قرآن	تیسواں اور انتیسواں پارہ اور سورۂ بقرہ سے سورۂ نسا تک۔
	حفظ سورۃ	سورۂ زلزال، سورۂ عادیات، سورۂ قارعہ، سورۂ تکاثر، سورۂ عصر، سورۂ ہمزہ اور آیۃ الکرسی۔
حدیث	دعا و سنت	تلاوت کے آداب، جب بازار میں جائے تو یہ دعا پڑھے، جب کسی کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یہ دعا دے، گھر سے نکلتے وقت کی دعا، گھر سے نکلنے کی سنتیں، گھر میں داخل ہونے کی دعا، گھر میں داخل ہونے کی سنتیں، آئینہ دیکھنے کی دعا، سواری پر سوار ہونے کی دعا، سفر کی سنتیں، کسی کو رخصت کرنے کی دعا، ہر چیز کے شر سے حفاظت کی دعا، آب زمزم پینے کی دعا، دعا مانگنے کے آداب، خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات، استخارہ کی دعا۔
	حفظ حدیث	ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ۲۰ رحدیثیں۔
عقائد و مسائل	عقائد	حضرت محمد ﷺ آخری نبی، صحابہ، معجزہ، کرامت، کفر و شرک، کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت، علامات قیامت، علامات کبریٰ، برزخ، حشر، شفاعت، جنت، جہنم۔
	مسائل	نجاست کے مسائل، تیمم کے مسائل، مقتدی کے مسائل، قضا نماز، تراویح کی نماز، زکاۃ کے مسائل، صدقۂ فطر کے مسائل، قربانی کے مسائل، قربانی کے جانور، عقیقہ کے مسائل، ختنہ کا حکم، حج کے مسائل، حج کے فرائض، حج کے واجبات، حج کا طریقہ، نکاح کے مسائل، مہر کے مسائل، ولی کے مسائل، طلاق کے مسائل، عدت کے مسائل۔
اسلامی تربیت	سیرت	ہمارے نبی ﷺ کی مدنی زندگی پر مختصر اسباق اور آپ ﷺ کی زندگی کے اخلاقی پہلو۔
	آسان دین	ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق ۲۵ رتربیتی اسباق۔
زبان	عربی	کھانے پینے کی چیزیں، مختلف پھل، ملاقات کے وقت، رخصت کے وقت۔
	اردو	چار حرفی الفاظ، پانچ حروف کے الفاظ، چھ حروف کے الفاظ، سات حروف کے الفاظ، آٹھ حروف کے الفاظ، دنوں کے نام، مسجد نبوی۔

Scanned with CamScanner

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
۱- قرآن	
ناظرۂ قرآن — تعریف، ترغیبی بات	۱۳
ناظرۂ قرآن - ہدایت برائے استاذ	۱۳
ناظرۂ قرآن کریم کا نصاب	۱۴
حفظ سورۃ — تعریف، ترغیبی بات	۱۶
حفظ سورۃ - ہدایت برائے استاذ	۱۶
سورۂ زلزال	۱۷
سورۂ عادیات	۱۷
سورۂ قارعہ	۱۸
سورۂ تکاثر	۱۸
آیۃ الکرسی	۱۹
۲- حدیث	
دُعا وسنت — تعریف، ترغیبی بات	۲۰
دُعا وسنت - ہدایت برائے استاذ	۲۰
تلاوت کے آداب	۲۱
جب بازار میں جائے تو یہ دعا پڑھے	۲۲
گھر سے نکلتے وقت کی دُعا	۲۲
گھر سے نکلنے کی سنتیں	۲۳
گھر میں داخل ہونے کی دعا	۲۳
گھر میں داخل ہونے کی سنتیں	۲۴
جب کسی کو نیا کپڑے پہنے دیکھے تو یہ	۲۴

مضامین	صفحہ نمبر
آئینہ دیکھنے کی دعا	۲۵
سواری پر سوار ہونے کی دُعا	۲۵
سفر کی سنتیں	۲۶
کسی کو رخصت کرنے کی دُعا	۲۷
کسی بھی چیز کے نقصان سے حفاظت کی دُعا	۲۷
آبِ زمزم پینے کی دُعا	۲۸
دُعا مانگنے کے آداب	۲۸
خاص خاص موقعوں پر کہے ــــــ	۳۰
استخارہ کی دُعا	۳۱
حفظ حدیث — تعریف، ترغیبی بات	۳۳
حفظ حدیث - ہدایت برائے استاذ	۳۳
حدیث نمبر (۲۱) ایمانیات پر	۳۸
حدیث نمبر (۲۲) عبادات پر	۳۸
حدیث نمبر (۲۳) معاملات پر	۳۸
حدیث نمبر (۲۴) معاشرت پر	۳۸
حدیث نمبر (۲۵) اخلاقیات پر	۳۹
حدیث نمبر (۲۶) ایمانیات پر	۳۹
حدیث نمبر (۲۷) عبادات پر	۳۹
حدیث نمبر (۲۸) معاملات پر	۳۹
حدیث نمبر (۲۹) معاشرت پر	۴۰
حدیث نمبر (۳۰) اخلاقیات پر	۴۰

Scanned with CamScanner

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
حدیث نمبر (۳۱) ایمانیات پر	۴۰
حدیث نمبر (۳۲) عبادات پر	۴۰
حدیث نمبر (۳۳) معاملات پر	۴۱
حدیث نمبر (۳۴) معاشرت پر	۴۱
حدیث نمبر (۳۵) اخلاقیات پر	۴۱
حدیث نمبر (۳۶) اخلاقیات پر	۴۱
حدیث نمبر (۳۷) اخلاقیات پر	۴۲
حدیث نمبر (۳۸) اخلاقیات پر	۴۲
حدیث نمبر (۳۹) اخلاقیات پر	۴۲
حدیث نمبر (۴۰) اخلاقیات پر	۴۲
۳- عقائد و مسائل	
عقائد — تعریف، ترغیبی بات	۴۳
عقائد– ہدایت برائے استاذ	۴۴
حضرت محمد ﷺ آخری نبی	۴۵
صحابہ	۴۶
معجزہ	۴۷
کرامت	۴۸
کفر و شرک	۴۹
کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت	۵۱
علاماتِ قیامت	۵۲
علاماتِ کبریٰ	۵۴

مضامین	صفحہ نمبر
برزخ	۵۵
حشر	۵۷
شفاعت	۵۹
جنت	۶۰
جہنم	۶۱
مسائل — تعریف، ترغیبی بات	۶۳
مسائل– ہدایت برائے استاذ	۶۴
نجاست کے مسائل	۶۵
نجاست غلیظہ کا حکم	۶۶
نجاست خفیفہ کا حکم	۶۶
متفرق مسائل	۶۷
ناپاک چیز کو پاک کرنے کے طریقے	۶۸
تیمم کے مسائل	۶۹
تیمم کا طریقہ	۶۹
تیمم کے فرائض	۷۰
کن چیزوں پر تیمم جائز ہے	۷۰
تیمم کرنا کب جائز ہے؟	۷۱
تیمم کو توڑنے والی چیزیں	۷۲
مقتدی کے مسائل	۷۲
متفرق مسائل	۷۴
قضا نماز	۷۶

Scanned with CamScanner

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
قضا نماز پڑھنے کا طریقہ	۷۷
تراویح کی اہمیت	۷۸
تراویح کی نماز	۸۱
زکاۃ کے مسائل	۸۲
زکاۃ فرض ہونے کی شرطیں	۸۳
کس مال میں زکاۃ فرض ہے؟	۸۴
زکاۃ کا نصاب	۸۴
متفرق مسائل	۸۵
زکاۃ ادا کرنا کب فرض ہے؟	۸۶
متفرق مسائل	۸۷
کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز ہے؟	۸۸
کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز نہیں؟	۸۹
کن لوگوں کو زکاۃ دینا افضل ہے؟	۹۰
صدقۂ فطر کے مسائل	۹۰
صدقۂ فطر کس پر واجب ہے؟	۹۰
صدقۂ فطر کی مقدار	۹۱
صدقۂ فطر کب ادا کریں؟	۹۱
قربانی کے مسائل	۹۲
قربانی کا وقت	۹۲
قربانی کس پر واجب ہے؟	۹۳
قربانی کے جانور	۹۴

مضامین	صفحہ نمبر
عیب دار جانور کی قربانی	۹۴
قربانی کا طریقہ	۹۶
قربانی کا گوشت	۹۶
قربانی کی کھال	۹۷
عقیقہ کے مسائل	۹۷
ختنہ کا حکم	۹۸
حج کے مسائل	۹۹
حج کے فرض ہونے کی شرطیں	۹۹
حج کے فرائض	۱۰۱
حج کے واجبات	۱۰۱
حج کا طریقہ	۱۰۲
کون کون سی چیزیں احرام میں......	۱۰۳
نکاح کے مسائل	۱۰۴
نکاح کی سنتیں	۱۰۵
جوڑے کے انتخاب میں معیار......	۱۰۵
مہر کے مسائل	۱۰۷
ولی کے مسائل	۱۰۸
کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے	۱۰۸
طلاق کے مسائل	۱۰۹
عدت کے مسائل	۱۱۳
عدت کی مقدار	۱۱۳

Scanned with CamScanner

فہرست

مضامین	صفحہ نمبر
عدت کی جگہ	۱۱۳
عدت میں ناجائز امور	۱۱۴
۴- اسلامی تربیت	
سیرت — تعریف، ترغیبی بات	۱۱۵
سیرت — ہدایت برائے استاذ	۱۱۶
مدنی دور	۱۱۷
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں	۱۱۷
مہاجرین وانصار کا آپس میں بھائی چارہ	۱۱۸
مدینہ کے حالات	۱۱۸
مسلمانوں کے تین دُشمن	۱۱۹
بدر اور اُحد کی لڑائیاں	۱۲۰
خندق	۱۲۰
صلح حُدیبیہ	۱۲۱
فتح مکہ مکرمہ	۱۲۲
حجۃ الوداع	۱۲۳
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات	۱۲۴
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے	۱۲۵
بات چیت	۱۲۵
خاطر داری	۱۲۷
برابری کا برتاؤ	۱۲۹
شرم وحیا	۱۳۱

مضامین	صفحہ نمبر
گھمنڈ نہ تھا	۱۳۲
بہادُری	۱۳۴
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے تھے	۱۳۶
اَمانت داری	۱۳۸
وعدے کے سچے	۱۳۹
بُرائی کے بدلے بھلائی	۱۴۱
بچوں سے پیار	۱۴۳
نرم دلی	۱۴۴
عفو ودرگذر	۱۴۶
جسم مبارک	۱۴۸
آسان دین — تعریف، ترغیبی بات	۱۴۹
آسان دین — ہدایت برائے استاذ	۱۵۱
اللہ تعالیٰ پر بھروسہ	۱۵۲
نیک کاموں میں سبقت کرنا	۱۵۳
رشوت لینے اور دینے والے......	۱۵۵
ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک	۱۵۶
چغل خوری کا وبال	۱۵۷
اللہ ہی رزق دینے والے ہیں	۱۵۸
قرآن کریم کی تلاوت کرنا	۱۶۰
سود کی حرمت	۱۶۱
ہمیشہ دوسروں کی بھلائی چاہو	۱۶۳

Scanned with CamScanner

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین
۱۶۳	اپنا کام خود سے کرنا
۱۶۵	ایمان کی حلاوت
۱۶۶	درود شریف پڑھنا
۱۶۷	غصب کا وبال
۱۶۸	اسلامی تہوار
۱۶۹	ازار لٹکانے والوں کی سزا
۱۷۰	کامل ایمان کی پہچان
۱۷۱	توبہ واستغفار
۱۷۲	جھوٹی گواہی نہ دینا
۱۷۴	ہدیہ کو حقیر سمجھنا
۱۷۵	ٹی وی کے نقصانات
۱۷۶	آپ ﷺ کی محبت واطاعت
۱۷۷	مسواک کے فوائد
۱۷۸	فضول خرچی نہ کرنا
۱۷۹	مذاق میں بھی کسی کی کوئی چیز نہ لینا
۱۸۰	عفوودر گذر
	۵-زبان
۱۸۲	عربی تعریف، ترغیبی بات
۱۸۲	عربی - ہدایت برائے استاذ
۱۸۳	کھانے پینے کی چیزیں
۱۸۴	مختلف پھل

صفحہ نمبر	مضامین
۱۸۵	ملاقات کے وقت
۱۸۶	رخصت کے وقت
۱۸۷	اُردو تعریف، ترغیبی بات
۱۸۷	اُردو - ہدایت برائے استاذ
۱۸۸	چار حرفی الفاظ
۱۹۶	پانچ حروف کے الفاظ
۲۰۰	چھ حروف کے الفاظ
۲۰۲	سات حروف کے الفاظ
۲۰۳	آٹھ حروف کے الفاظ
۲۰۴	دنوں کے نام
۲۰۵	مسجد نبوی
۲۰۷	نماز چارٹ کی ترتیب
۲۱۲	ماہانہ حاضری وغیر حاضری اور فیس چارٹ

Scanned with CamScanner

ا- قرآن

[ناظرۂ قرآن]

تعریف

ناظرۂ قرآن مجید: قرآن کریم دیکھ کر پڑھنے کو "ناظرۂ قرآن" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے تو اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ پھر اگر وہ سورج تمہارے گھروں میں طلوع ہو (تو جتنی روشنی وہ پھیلائے گا اس تاج کی روشنی اس سے بھی زیادہ ہوگی) تو تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا گمان ہے جو خود قرآن پر عمل کرنے والا ہو۔ [ابوداؤد: ۱۴۵۳، عن معاذ رضی اللہ عنہ]

فائدہ: یعنی جب والدین کے لیے یہ انعام ہے تو عمل کرنے والے کا انعام اس سے کہیں زیادہ ہوگا۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کا ایک حرف پڑھے اس کے لیے ایک حرف کے بدلہ ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ سارا "الٓمّٓ" ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے۔ اور میم ایک حرف ہے (یعنی تین حروف ہوئے اس پر تیس نیکیاں ملیں گی)۔ [ترمذی: ۲۹۱۰]

لہٰذا ہمیں قرآن کریم کی خوب تلاوت کرنی چاہیے تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ ثواب کما کر اپنی آخرت کی زندگی سنوار سکیں اس لیے کہ وہاں روپے اور پیسے کام نہیں آئیں گے بلکہ یہی نیکیاں اور اجر و ثواب کام آئیں گے۔

ہدایت برائے استاذ

قرآن کے نصاب میں دو پارے ۲۹، ۳۰ اور اس کے ساتھ سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران اور سورۂ نساء دی گئی ہیں۔ طلبہ کی آسانی کے لیے ترتیب سورۂ ناس سے رکھی ہے چونکہ آخری سورتیں طلبہ کو حفظ ہیں اس لیے ناظرہ پڑھنے اور اس کے ساتھ نورانی قاعدہ میں جو قواعد گزرے ہیں ان کا اجرا کرنے میں آسانی ہوگی۔ اگر کوئی طالب علم اس نصاب کو روانی اور تمام قواعد کے اجرا کے ساتھ مکمل کرلے تو اس کو حفظ سورۃ کا نصاب مکمل کرانے کے بعد ناظرۂ قرآن آگے پڑھا سکتے ہیں۔ بڑی عمر والے طلبہ کے لیے قواعد کا لفظ بہ لفظ یاد رہنا ضروری نہیں، بس ناظرہ پڑھنے میں ان قواعد کا لحاظ رکھ کر پڑھیں اتنا ہی کافی ہے۔

Scanned with CamScanner

۱- قرآن
[ناظرۂ قرآن]

سبق ۱

سورۂ ناس تا سورۂ تین

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲

سورۂ انشراح تا سورۂ بروج

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳

سورۂ انشقاق تا سورۂ نبا

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴

سورۂ مرسلت تا سورۂ مدثر

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵

سورۂ مزمل تا سورۂ معارج

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

سبق ۶

سورۂ حاقہ تا سورۂ ملک

۶ چھٹے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۷

پہلا پارہ شروع سے دوسرا پارہ ربع تک۔

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۸

دوسرا پارہ ربع سے تیسرا پارہ نصف تک۔

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۹

تیسرا پارہ نصف سے چوتھا پارہ ثلث تک۔

۹ نویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۰

چوتھا پارہ ثلاثہ سے سورۂ نساء ختم تک۔

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

۱- قرآن

[حفظِ سورۃ]

تعریف

حفظِ سورۃ: قرآن کریم کی کسی سورۃ کے یاد کرنے کو ''حفظِ سورۃ'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑھا، پھر اس کو حفظ کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام تو حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہو۔

[ترمذی: ۲۹۰۵، عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ]

قرآن اللہ کی کتاب ہے، اس کو پڑھنے پر بے شمار ثواب ہے، اس کو یاد کرنے کی بھی بڑی فضیلت ہے، حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ قرآن کا حافظ جس کو یاد بھی اچھا ہو اور پڑھتا بھی اچھا ہو، اس کا حشر قیامت کے دن ان معزز فرماں بردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو قرآن کریم کو لوحِ محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں۔

[مسلم: ۱۸۹۸، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

حضور ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں ذرا سا بھی قرآن نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

[ترمذی: ۲۹۱۳، عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما]

جس گھر کی آبادی اور رونق رہنے والے سے ہے، ایسے ہی انسان کے دل کی رونق و آبادی قرآن کو یاد رکھنے سے ہے۔ جس کو جتنا حصہ قرآن کا حفظ ہوگا اس کو اسی کے بقدر جنت کے درجات حاصل ہوں گے۔ لہٰذا قرآن کریم کو حفظ کرنا چاہیے، کم از کم اتنا تو ضرور یاد ہونا چاہیے جو نماز کے لیے ضروری ہے۔

ہدایت برائے استاذ

قرآن کے تحت دوسرے مضمون حفظِ سورۃ میں گذشتہ سال سورۂ فاتحہ کے علاوہ سورۂ فیل سے سورۂ ناس تک ۱۰ سورتیں دی گئی تھیں، اس سال کے نصاب میں سورۂ زلزال سے سورۂ ہمزہ تک سورتیں دی گئی ہیں۔ شروع کرنے سے پہلے گذشتہ سال کی سورتوں کا دور کرائیں۔ اگر کوئی طالبِ علم حفظِ سورۃ کا نصاب جلدی مکمل کر لے تو ناظرۂ قرآن پر توجہ دیں اور اگر دونوں نصاب مکمل ہو جائیں تو آگے بھی سورتیں حفظ کرائی جا سکتی ہیں۔ نیز ہر سورۃ کو یاد کراتے وقت تجوید کی اتنی رعایت کی جائے کہ لحنِ جلی (بڑی غلطی) نہ ہونے پائے کہ جس کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے اور کبھی تو نماز فاسد بھی ہو جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

۱- قرآن

[حفظِ سورۃ]

حفظِ سورۃ

سبق ۱

سُوْرَۃُ الزِّلْزَالِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ۝۱ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ۝۲

وَ قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ۝۳ یَوْمَىٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ۝۴

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝۵ یَوْمَىٕذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ۵

لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝۶ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝۷

وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝۸

۱	۲	مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخطِ معلم	دستخطِ والدین

سبق ۲

سُوْرَۃُ الْعٰدِیٰتِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

وَ الْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا ۙ۝۱ فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا ۙ۝۲ فَالْمُغِیْرٰتِ

صُبْحًا ۙ۝۳ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۙ۝۴ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ۝۵

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ۝۶ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ ۚ۝۷

وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ۝۸ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا

Scanned with CamScanner

فِي الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ
يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾

دستخط والدین	دستخط معلم	تاریخ	مہینے میں پڑھائیں	۵	۴	۳

سبق ۳ سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۭ﴿۳﴾ يَوْمَ
يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ
كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۭ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ
فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۭ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ
هَاوِيَةٌ ۭ﴿۹﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۭ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾

دستخط والدین	دستخط معلم	تاریخ	مہینے میں پڑھائیں	۷	۶

سبق ۴ سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۭ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ

Scanned with CamScanner

تَعْلَمُوْنَ ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ
عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا
عَيْنَ الْيَقِيْنِ ﴿۷﴾ ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾

۸	۹	مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵

اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ
يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿﴾

۱۰	دسویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

تعریف

دُعا و سنت: اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو ''دُعا'' اور ہمارے نبی ﷺ کے طریقے کو ''سنت'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میری سنت زندہ کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ [ترمذی: ۲۶۷۸، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

اللہ تعالیٰ کے یہاں وہی عمل مقبول ہے جو حضور ﷺ کے طریقوں کے مطابق ہو۔ لہٰذا حضور ﷺ کے طریقوں کو جاننا اور آپ ﷺ کی بتلائی ہوئی دعاؤں، سنتوں اور آداب کو سیکھنا اور ان پر عمل کرنا امت کے ہر فرد کے لیے ضروری ہے۔

ان دعاؤں اور سنتوں پر عمل کرنے سے آخرت کا ثواب اور کامیابی ملنا تو یقینی ہے ہی، ساتھ ہی دنیا میں بھی عزت ملتی ہے اور مصیبتوں اور آفتوں سے حفاظت ہوتی ہے، سکھ اور چین نصیب ہوتا ہے۔

ہدایت برائے استاذ

اس مضمون کے دی گئی تمام دعاؤں اور آداب و سنن کو اجتماعی طور پر یاد کرائیں اور دعاؤں کے ترجمے اگر آسانی سے یاد کرلیں تو بہتر ہے، ورنہ ان کے یاد کرانے پر زیادہ زور نہ دیں۔ ہر ماہ دور کے ایام میں گذشتہ سالوں کی دعاؤں اور سنتوں کا دور بھی کراتے رہیں اور ساتھ ہی اس بات کی کوشش کریں کہ طلبہ اپنی عملی زندگی میں ان تمام دعاؤں، سنتوں اور آداب کا اہتمام بھی کریں، اس لیے وقتاً فوقتاً عمل کی ترغیب بھی دیتے رہیں اور اس کی نگرانی بھی کرتے رہیں کہ کون کون ان دُعاؤں، سنتوں اور آداب کا اہتمام کرے گا اور اپنے بھائی بہن اور والدین کو سکھائے گا؟

Scanned with CamScanner

سبق ۱ تلاوت کے آداب

①	باوضو قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھنا۔	[التبیان فی آداب حملۃ القرآن للنووی: ۱/۴۷]
②	قرآن کریم کو کسی اونچی جگہ رحل یا تکیہ وغیرہ پر رکھنا۔	[فتح الکریم المنان فی آداب حملۃ القرآن: ۱/۴]
③	تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوّذ پڑھنا۔	[سورۂ نحل: ۹۸]
④	ٹھہر ٹھہر کر تجوید کے ساتھ پڑھنا۔	[سورۂ مزمل: ۴]
⑤	اگر کوئی ضرورت پیش آجائے، تو قرآن کریم بند کر کے ضرورت پوری کرنا۔	[التبیان فی آداب حملۃ القرآن للنووی: ۱/۵۸]
⑥	ضرورت پوری کرنے کے بعد قرآن کریم پڑھنا شروع کرے، تو پھر سے تعوّذ پڑھنا۔	[التبیان فی آداب حملۃ القرآن للنووی: ۱/۵۸]
⑦	اگر لوگ کام میں مشغول ہوں، تو قرآن کریم آہستہ پڑھنا۔	[التبیان فی آداب حملۃ القرآن للنووی: ۱/۵۸]
⑧	اگر لوگ قرآن کریم کی طرف متوجہ ہوں، تو قرآن کریم بلند آواز سے پڑھنا۔	[التبیان فی آداب حملۃ القرآن للنووی: ۱/۵۸]
⑨	معانی میں غور و فکر کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔	[سورۂ ص: ۲۹]
⑩	قرآن کریم کی عظمت دل میں رکھنا کہ بہت ہی بلند مرتبہ کلام ہے۔	[التبیان فی آداب حملۃ القرآن للنووی: ۱/۹۷]

نوٹ: قرآن کریم میں ۱۴ آیتیں ایسی ہیں، جن کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا واجب ہوجاتا ہے، اسے ''سجدۂ تلاوت'' کہتے ہیں۔ اِس کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہوکر ''اَللّٰہُ اَکْبَرْ'' کہتا ہوا سجدے میں چلا جائے، پھر ''اَللّٰہُ اَکْبَرْ'' کہتا ہوا سجدے سے کھڑا ہوجائے، اگر بیٹھے بیٹھے سجدہ کرلے، تو بھی ادا ہوجائے گا۔ [شامی: ۵/۴۲۹، ۴۳۷، باب سجود التلاوۃ]

مسئلہ: اگر کسی نے مکروہ وقت میں آیت سجدہ پڑھی اور اس وقت اس نے سجدہ ادا کرلیا تو سجدہ ادا ہوجائے گا، البتہ مکروہ وقت گذر جانے کے بعد ادا کرنا بہتر ہے۔ اگر غیر مکروہ وقت میں آیت سجدہ تلاوت کی، تو مکروہ وقت میں سجدۂ تلاوت ادا کرنا جائز نہیں۔

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں

Scanned with CamScanner

سبق ۲ جب بازار میں جائے تو یہ دعا پڑھے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار میں جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللهِ ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ أُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً أَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً

[مستدرک: ۱۹۷۷]

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر (بازار میں داخل ہوتا ہوں) اے اللہ! میں آپ سے اس بازار کی بھلائی کا اور جو چیزیں اس میں ہیں ان کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور اس کے شر سے اور جو چیزیں اس میں ہیں ان کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی جھوٹی قسم یا گھاٹے کے معاملے میں پڑ جاؤں۔

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۳ گھر سے نکلتے وقت کی دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے گھر سے نکلتے وقت (یہ الفاظ) کہے:

بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

[ابوداؤد: ۵۰۹۵]

ترجمہ: میں اللہ کے نام سے نکلتا ہوں، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے۔

Scanned with CamScanner

تو اس سے کہا جاتا ہے تجھے پوری رہنمائی مل گئی، تیرے کام بنادیے گئے، تیری حفاظت کا فیصلہ ہوگیا۔ اور شیطان مایوس و نامراد ہوکر اس سے دور ہوجاتا ہے تو دوسرا شیطان کہتا ہے، تو اس شخص پر کیسے قابو پاسکتا ہے جسے رہنمائی مل گئی ہو، جس کے کام بنادیے گئے ہوں اور جس کی حفاظت کی گئی ہو۔

| ۱ | پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۴ گھر سے نکلنے کی سنتیں

① گھر والوں کو سلام کر کے نکلنا۔ [شعب الایمان: ۸۸۴۵، عن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ]

② پہلے بایاں پاؤں گھر سے باہر رکھنا۔ [بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

③ گھر سے نکلنے کی دعا پڑھنا۔ [ترمذی: ۳۴۲۶، عن انس رضی اللہ عنہ]

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵ گھر میں داخل ہونے کی دعا

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ

بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا

[ابوداؤد: ۵۰۹۶]

Scanned with CamScanner

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے اندر جانے اور باہر نکلنے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، ہم اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے داخل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی کے نام سے باہر نکلتے ہیں، اور ہم نے اپنے رب اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔

پھر اسے چاہیے کہ اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۶ گھر میں داخل ہونے کی سنتیں

① گھر میں دعا پڑھتے ہوئے داخل ہونا۔ [ابوداؤد: ۵۰۹۶ عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ]

② گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینا یا کھنکھار کر یا دروازہ کھٹکھٹا کر اطلاع دینا۔
[ترمذی: ۲۷۱۰ عن کلدہ رضی اللہ عنہ، مسند احمد: ۳۶۱۵ عن زینب رضی اللہ عنہا]

③ پہلے دایاں پاؤں گھر میں داخل کرنا۔ [بخاری: ۴۲۶ عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

④ گھر والوں کو سلام کرنا۔ [ابوداؤد: ۵۰۹۶ عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ]

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۷ جب کسی کو نیا کپڑا پہنے دیکھے تو یہ دعا دے

ابو نضرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نیا کپڑا پہنتے تو ان کو یہ دعا دی جاتی:

تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ [ابوداؤد: ۴۰۲۰]

ترجمہ: تم پہنو اور پرانا کرو، اللہ تمہیں اور دے۔

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

سبق ۸ آئینہ دیکھنے کی دعا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ [عمل الیوم واللیلۃ: ۱۶۳]

ترجمہ: اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے، پس تو میری سیرت بھی اچھی بنا دے۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۹ سواری پر سوار ہونے کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر پر جاتے اور اپنی سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے پھر پڑھتے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ

وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ [مستدرک حاکم: ۳۰۰۴]

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات، جس نے اس سواری کو ہمارے قبضے میں دے دیا، ورنہ ہم اس کو اپنے قابو میں کرنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم کو ہمارے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

Scanned with CamScanner

سبق ۱۰ سفر کی سنتیں

① جمعہ کے دن زوال کے بعد نماز جمعہ پڑھے بغیر سفر میں نہ نکلنا۔
[مصنف ابن ابی شیبہ: ۵۱۱۶، عن خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ]

② سفر شروع کرنے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنا۔
[مصنف ابن ابی شیبہ: ۹۷۸۴، عن مطعم بن مقدام رحمۃ اللہ علیہ]

③ سفر میں کم از کم تین آدمیوں کا ہونا۔ [ابوداؤد: ۲۶۰۷، عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

④ سفر میں ایک ساتھی کو امیر بنانا۔ [ابوداؤد: ۲۶۰۸، عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ]

⑤ سفر میں جانے والے سے دعا کی درخواست کرنا۔ [ابوداؤد: ۱۴۹۸، عن عمر رضی اللہ عنہ]

⑥ سواری پر دایاں پاؤں پہلے رکھنا۔ [بخاری: ۴۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

⑦ سواری پر سوار ہو تو "بِسْمِ اللهِ" کہنا۔ [ابوداؤد: ۲۶۰۲، عن علی رضی اللہ عنہ]

⑧ سواری پر اچھی طرح بیٹھ جائے تو تین مرتبہ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا۔ [مسلم: ۳۳۳۹، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

⑨ سواری کی دعا پڑھنا۔ [مسلم: ۳۳۳۹، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

⑩ جب بلندی پر چڑھے تو "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہنا۔ [بخاری: ۲۹۹۳، عن جابر رضی اللہ عنہ]

⑪ جب بلندی سے نیچے اترے تو "سُبْحَانَ اللهِ" کہنا۔ [بخاری: ۲۹۹۳، عن جابر رضی اللہ عنہ]

⑫ سفر کی ضرورت پوری ہوتے ہی گھر لوٹنا۔ [بخاری: ۱۸۰۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑬ سفر سے لوٹنے کی گھر والوں کو اطلاع دینا۔ [سنن کبریٰ: ۱۹۰۵۴، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

⑭ جب سفر سے لوٹے تو پہلے مسجد میں دو رکعت پڑھ کر گھر جانا۔ [ابوداؤد: ۲۷۸۲، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

⑮ سفر سے واپسی پر مصافحہ اور معانقہ کرنا۔ [معجم اوسط: ۹۷، عن انس رضی اللہ عنہ]

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۱ کسی کو رخصت کرنے کی دعا

حضرت سالم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی آدمی سفر کا ارادہ کرتا تو اس سے فرماتے کہ مجھ سے قریب ہو جاؤ تاکہ میں آپ کو اس طرح رخصت کروں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو رخصت فرماتے تھے، پھر یہ دعا پڑھتے:

أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

[ترمذی:۳۴۴۳]

ترجمہ: میں آپ کا دین اور آپ کی امانت اور آپ کے کاموں کا انجام اللہ کے حوالہ کرتا ہوں۔

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۲ کسی بھی چیز کے نقصان سے حفاظت کی دُعا

حضرت ابان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس دعا کو صبح وشام تین مرتبہ پڑھ لے، تو کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی:

بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ [ترمذی:۳۳۸۸]

ترجمہ: (میں نے) اللہ کے نام سے (صبح وشام کی) جس کے (پاک) نام کے ساتھ زمین وآسمان کی کوئی چیز بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

Scanned with CamScanner

اس حدیث کے راوی حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو فالج ہوگیا تھا، ایک شخص جس نے آپ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت سنی تھی، ان کو حیرت سے دیکھنے لگا، کیونکہ اگر اس دعا کا واقعی وہی اثر ہے جو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے تو خود ان کو فالج کیوں کر ہوگیا؟ حضرت ابان رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ کیا دیکھ رہے ہو؟ بلاشبہ حدیث تو وہی ہے جو میں نے آپ سے بیان کی، لیکن مجھے فالج اس وجہ سے ہوگیا کہ میں نے اس دن یہ دعا نہیں پڑھی تھی اور اللہ کی طرف سے جو ہونا تھا، ہوگیا۔

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۳ آب زمزم پینے کی دعا

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب زمزم پیتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ [سنن دار قطنی: ۲۷۳۸]

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والے علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۴ دعا مانگنے کے آداب

① دعا کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھانا۔ [مستدرک: ۱۹۶۷، عن عمر رضی اللہ عنہ]

Scanned with CamScanner

۲۔ حدیث

[دُعا وسنت]

② دعا کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو سینہ کے سامنے رکھنا۔ [مستدرک: ۷۹۰۳، عن عمر رضی اللہ عنہ]

③ دعا میں پہلے اللہ کی تعریف کرنا پھر رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا اور پھر دعا مانگنا۔
[معجم کبیر: ۸۷۸۰، عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ]

④ دعا میں دنیا و آخرت کی عافیت مانگنا۔ [ترمذی: ۳۵۵۸، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ]

⑤ دعا اس یقین کے ساتھ مانگنا کہ ضرور قبول ہوگی۔ [ترمذی: ۳۴۷۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑥ اپنے چھوٹوں سے دعا کرانا۔ [ابوداؤد: ۱۴۹۸، عن عمر رضی اللہ عنہ]

⑦ دوسروں سے دعا کی درخواست کرنا۔ [ابوداؤد: ۱۴۹۸، عن عمر رضی اللہ عنہ]

⑧ جب دعا کی قبولیت دیکھے تو یہ دعا پڑھنا "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِعِزَّتِهٖ وَ جَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ"۔ [مستدرک: ۱۹۹۹، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

⑨ دعا مانگنے کے بعد آمین کہنا۔ [ابوداؤد: ۹۳۸، عن ابی زہیر رضی اللہ عنہ]

⑩ دعا کے بعد دونوں ہاتھ چہرہ پر پھیر لینا۔ [مستدرک: ۱۹۶۷، عن عمر رضی اللہ عنہ]

⑪ دعا کا اثر ظاہر نہ ہو تو یہ نہ کہنا کہ میری دعا قبول نہیں ہوتی۔ [ابوداؤد: ۱۴۸۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

⑫ دنیوی زندگی سے تنگ آ کر موت کی دعا نہ کرنا۔ [بخاری: ۵۶۷۱، عن انس رضی اللہ عنہ]

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

سبق ۱۵ خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات

اونچی جگہ پر چڑھتے ہوئے پڑھیں:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔ [بخاری: ۲۹۹۳، عن جابر رضی اللہ عنہ]

نیچے اُترتے ہوئے پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ترجمہ: اللہ کی ذات پاک ہے۔ [بخاری: ۲۹۹۳، عن جابر رضی اللہ عنہ]

چھینک آنے پر کہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ [بخاری: ۶۲۲۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

چھینکنے والے کو یہ جواب دیں:

يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ترجمہ: اللہ تم پر رحم کرے۔ [بخاری: ۶۲۲۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

کسی کام کے کرنے کا ارادہ ظاہر کریں تو کہیں:

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ترجمہ: اگر اللہ نے چاہا۔ [سورۂ کہف: ۲۴]

کوئی چیز اچھی لگے تو یہ دعا پڑھیں:

مَا شَاءَ اللّٰهُ ترجمہ: جو اللہ چاہے۔ [سورۂ کہف: ۳۹]

کسی بات پر تعجب ہو تو یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ [بخاری: ۶۲۱۸، عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا]

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کی ذات پاک ہے۔

Scanned with CamScanner

۲۔ حدیث

[دُعا و سنت]

کوئی تکلیف پہنچے، یا کوئی چیز گم ہو جائے تو کہیں:

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ [سورۂ بقرہ:۱۵۶]

ترجمہ: بیشک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہم کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

جب غصہ آئے تو پڑھیں:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ [ترمذی:۳۴۵۲، عن معاذ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۶ استخارہ کی دُعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو استخارہ اس طرح سکھاتے تھے، جیسے قرآن کی سورتیں سکھاتے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب کوئی اہم کام ہو تو استخارہ کی نیت سے دو رکعت نفل نماز پڑھنے کے بعد یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ

وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ

وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ

تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ

Scanned with CamScanner

فَاقْدِرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ

[بخاری: ۶۳۲۷، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں، اور تیری قدرت کے ذریعہ تجھ سے قدرت طلب کرتا ہوں اور تیرے بڑے فضل کا تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ بے شک تجھے قدرت ہے اور مجھے قدرت نہیں ہے اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب کی تمام باتوں کو خوب جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تیرے علم میں میرے لیے یہ کام میرے دین، میری دنیا اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہے تو میرے لیے اس کو مقدر فرما اور میرے لیے اس کو آسان فرمادے اور پھر میرے لیے اس میں برکت عطا فرما اور اگر تیرے علم میں میرے لیے یہ کام میرے دین، میری دنیا اور انجام کے اعتبار سے برا ہے تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے دور فرما اور میرے لیے بھلائی مقدر فرما، جہاں کہیں بھی ہو پھر اس پر مجھے راضی فرما۔

- اس دعا میں لفظ هٰذَا الْأَمْرَ دو جگہ آیا ہے یہاں پہنچیں تو اپنے اس کام کا نام لیں یا دل میں اس کا تصور کریں جس کے بارے میں استخارہ کیا ہے۔

- استخارہ میں خواب دیکھنا لازم نہیں ہے، بلکہ کسی جانب مضبوطی سے خیال کا جم جانا کافی ہے، جب کسی ایک بات کی طرف دل کا ارادہ پختہ ہو جائے تو اس کو اختیار کر لینا چاہیے۔ اگر استخارہ کے بعد کسی طرف دلی رجحان پیدا نہ ہو اور دل میں خلجان اور شک وشبہ باقی ہو تو بار بار استخارہ کرنا چاہیے۔

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

۲۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

تعریف

حفظ حدیث : حضور ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں اور آپ ﷺ کے کیے ہوئے کاموں کو ’’حدیث‘‘ کہتے ہیں اور حدیث کے یاد کرنے کو ’’حفظِ حدیث‘‘ کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری امت کے نفع کے لیے ۴۰/حدیثیں یاد کرے گا تو اس سے (قیامت کے دن) کہا جائے گا، جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔ [کنز العمال: ۲۹۱۸۶ عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ]

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کی باتوں کو پڑھنا، یاد کرنا اور ان کو اپنی زندگی میں اپنانا بہت ثواب کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہیں اور دین پر چلنے کی توفیق حاصل ہوتی ہے، لہٰذا حدیث کو زبانی یاد کرنا چاہیے کہ اس سے زندگی میں نور پیدا ہوتا ہے۔

ہدایت برائے استاذ

اس سال کے نصاب میں دین کے ۵/شعبوں کے تحت ۲۰/حدیثیں دی گئی ہیں اور ان کے ساتھ گزشتہ سالوں کی حدیثوں کا دور بھی دیا گیا ہے۔

ان احادیث کو اجتماعی طور پر ان کے شعبے اور ترجمے کے ساتھ یاد کرائیں، جیسے حدیث نمبر ۲۱/ایمانیات پر مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ: جو شخص میری اطاعت کرے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

Scanned with CamScanner

۲۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

سبق ۱ — گذشتہ سال کا دور

حدیث نمبر ① ایمانیات پر

اَلدِّیْنُ یُسْرٌ [شعب الایمان: ۳۸۸۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: دین آسان ہے۔

حدیث نمبر ② عبادات پر

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ [ترمذی: ۴، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جنّت کی کُنجی (چابی) نماز ہے۔

حدیث نمبر ③ معاملات پر

مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا [ترمذی: ۱۳۱۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جو دھوکہ دے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

حدیث نمبر ④ معاشرت پر

اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ [ترمذی: ۲۶۹۹، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: بات کرنے سے پہلے سلام کرو۔

حدیث نمبر ⑤ اخلاقیات پر

عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ [مسلم: ۶۸۰۵، عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: ہمیشہ سچ بات کہو۔

Scanned with CamScanner

۲۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

حدیث نمبر ۶ ایمانیات پر

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

[بخاری: ۱، عن عمر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

حدیث نمبر ۷ عبادات پر

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ

[مسلم: ۵۵۶، عن ابی مالک الاشعری رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: پاکی آدھا ایمان ہے۔

حدیث نمبر ۸ معاملات پر

مَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

[ابن ماجہ: ۳۹۳۷، عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: جو کسی دوسرے کی چیز چھین کر لے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

حدیث نمبر ۹ معاشرت پر

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ

[کنز العمال: ۴۵۴۳۹، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔

حدیث نمبر ۱۰ اخلاقیات پر

اِجْتَنِبُوا الْغَضَبَ

[کنز العمال: ۷۷۱۱، عن رجل من الصحابة رضی اللہ عنہم]

ترجمہ: غصہ سے بچو۔

Scanned with CamScanner

حدیث نمبر (۱۱) ایمانیات پر

اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ [ترمذی: ۱۹۸۷، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تم جہاں کہیں رہو اللہ سے ڈرتے رہو۔

حدیث نمبر (۱۲) عبادات پر

صُوْمُوْا تَصِحُّوْا [معجم اوسط: ۸۳۱۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: روزہ رکھو صحت مند رہو گے۔

حدیث نمبر (۱۳) معاملات پر

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْأَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ [ترمذی: ۱۲۰۹، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: سچا امانت دار تاجر انبیاء، صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔

حدیث نمبر (۱۴) معاشرت پر

رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ [ترمذی: ۱۸۹۹، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی خوشی والد کی خوشی میں ہے۔

حدیث نمبر (۱۵) اخلاقیات پر

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ [مسلم: ۳۰۳، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

Scanned with CamScanner

۲۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

حدیث نمبر (۱۶) ایمانیات پر

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى أَحَدٍ يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ

[مسلم: ۳۹۳، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے قیامت نہیں آسکتی جو اللہ اللہ کہتا ہو۔

حدیث نمبر (۱۷) عبادات پر

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ [بخاری: ۵۰۲۷، عن عثمان رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

حدیث نمبر (۱۸) معاملات پر

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ

[ابوداؤد: ۳۵۸۰، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے اور لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

حدیث نمبر (۱۹) معاشرت پر

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَّلَا مَنَّانٌ وَّلَا بَخِيْلٌ

[ترمذی: ۱۹۶۳، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: دھوکہ باز، احسان جتلانے والا اور کنجوس جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر (۲۰) اخلاقیات پر

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

[ترمذی: ۱۱۶۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: ایمان والوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

۶ چھٹے مہینے میں پڑھائیں

Scanned with CamScanner

۲۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

سبق ۲

حدیث نمبر (۲۱) ایمانیات پر

مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ

[بخاری: ۷۲۸۰ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جو شخص میری اطاعت کرے گا، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

حدیث نمبر (۲۲) عبادات پر

اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

[ترمذی: ۲۶۷۰ عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: نیکی (بھلائی) کی راہ بتانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

حدیث نمبر (۲۳) معاملات پر

اَلْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ

[ترمذی: ۱۲۶۵ عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: استعمال کے لیے لی ہوئی چیز لوٹائی جائے گی۔

حدیث نمبر (۲۴) معاشرت پر

مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

[بخاری: ۲۴۴۲ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کو چھپائے گا۔

۶	چھٹے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳

حدیث نمبر (۲۵) اخلاقیات پر

لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ

[بخاری:۷۳۷۶، عن جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم نہیں کرتے جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

حدیث نمبر (۲۶) ایمانیات پر

اَلْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ

[بخاری:۹، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: حیا ایمان کی ایک اہم شاخ ہے۔

حدیث نمبر (۲۷) عبادات پر

أَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ

[بخاری:۵۳۵۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اے ابن آدم تو (لوگوں پر) خرچ کر میں (اللہ) تجھ پر خرچ کروں گا۔

حدیث نمبر (۲۸) معاملات پر

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَّبَتَ مِنْ سُحْتٍ

[مسند احمد:۱۴۴۴۱، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جو گوشت حرام مال سے پلا ہو جنت میں نہیں جائے گا۔

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

۲۔ حدیث

[حفظِ حدیث]

سبق ۴

حدیث نمبر (۲۹) معاشرت پر

بِرُّوْا اٰبَاءَ کُمْ تَبَرُّ کُمْ أَبْنَاءُ کُمْ

[مستدرک: ۷۲۵۹، عن جابر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تم اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ کرے گی۔

حدیث نمبر (۳۰) اخلاقیات پر

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ

[بخاری: ۵۹۸۴، عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: رشتہ کو توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر (۳۱) ایمانیات پر

أَجِلُّوْا اللّٰہَ یَغْفِرْ لَکُمْ

[مسند احمد: ۲۱۷۳۴، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی بڑائی دل میں بٹھاؤ، وہ تمھیں معاف کردے گا۔

حدیث نمبر (۳۲) عبادات پر

حَصِّنُوْا أَمْوَالَکُمْ بِالزَّکَاۃِ

[شعب الایمان: ۳۵۵۷، عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: تم اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کر کے حفاظت کیا کرو۔

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

سبق ۵

حدیث نمبر (۳۳) معاملات پر

مَنِ ادَّعٰی مَا لَیْسَ لَہٗ فَلَیْسَ مِنَّا

[مسلم: ۲۲۶، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: جو کسی دوسرے کی چیز کا خود کے لیے دعویٰ کرے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔

حدیث نمبر (۳۴) معاشرت پر

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ

[مسلم: ۱۸۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کی تکلیفوں سے اس کا پڑوسی امن میں نہ ہو۔

حدیث نمبر (۳۵) اخلاقیات پر

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ

[بخاری: ۹، عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

حدیث نمبر (۳۶) ایمانیات پر

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ [مسلم: ۲۰۵، عن تمیم الداری رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: دین خلوص و وفاداری کا نام ہے۔

9 نویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

حفظِ حدیث

Scanned with CamScanner

سبق ۶

حدیث نمبر (۳۷) عباداتں پر

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ [ترمذی: ۳۳۷۱، عن انس رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔

حدیث نمبر (۳۸) معاملات پر

أَطِبْ مَطْعَمَكَ تَكُنْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ

[طبرانی اوسط: ۶۴۹۵، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ترجمہ: اپنے کھانے کو پاکیزہ بنالو تمہاری دعا قبول ہوگی۔

حدیث نمبر (۳۹) معاشرت پر

لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

[بخاری: ۶۱۳۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: ایمان والا شخص ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

حدیث نمبر (۴۰) اخلاقیات پر

اَلصُّبْحَةُ تَمْنَعُ الرِّزْقَ [مسند احمد: ۵۳۰، عن عثمان رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: صبح کا سونا روزی کو روک دیتا ہے۔

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

حفظِ حدیث

Scanned with CamScanner

۳- عقائد ومسائل

[عقائد]

تعریف

عقائد: آدمی جن دینی باتوں پر دل سے یقین رکھتا ہے، ان کو ''عقائد'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، ایک شخص نے آکر آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ مجھے بتایئے ایمان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ کو، اس کے فرشتوں کو، اس کی کتابوں کو، اس کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو حق جانو، حق مانو اور ہر اچھی بری تقدیر کو بھی حق جانو، حق مانو۔

[مسلم: ۱۰۲، عن عمر رضی اللہ عنہ]

اسلام میں عقائد کی بہت زیادہ اہمیت ہے، بلکہ دین کی بنیاد ہی عقائد پر رکھی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی قوم کے عقائد میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوا، تو ان کی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول کو مبعوث فرمایا، سارے پیغمبروں نے اپنی قوم کو عقائد درست کرنے اور صحیح عقیدے پر مضبوطی کے ساتھ جمے رہنے کی دعوت دی، قرآن وحدیث میں بھی عقائد کے متعلق باتیں انتہائی وضاحت کے ساتھ اور بڑے موثر انداز میں بیان کی گئی ہیں، جیسے اللہ کی وحدانیت اور اس کی ذات وصفات پر ایمان لانا، آسمانی کتابوں اور رسولوں کے برحق ہونے کا یقین رکھنا، آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے اور قرآن کے آخری آسمانی کتاب ہونے کا عقیدہ رکھنا اور فرشتوں اور آخرت کے دن پر ایمان لانا وغیرہ۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے ایمان والو! اللہ پر ایمان رکھو، اور اس کے رسولوں پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر اتاری ہے اور ہر اس کتاب پر جو اس نے پہلے اتاری تھی۔ اور جو

Scanned with CamScanner

شخص اللہ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا اور یومِ آخرت کا انکار کرے، تو وہ بھٹک کر گمراہی میں بہت دور جا پڑا۔ [سورۂ نسا: ۱۳۶]

عقیدہ ایک ایسی بنیادی چیز ہے، جس میں ذرہ برابر بھی کمی وزیادتی کی گنجائش نہیں، تھوڑا سا قدم کا ڈگمگا جانا بھی بڑے خسارے اور نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ عقائد سے اعمال کا بھی بہت گہرا تعلق ہے، بڑے سے بڑا عمل بھی اللہ کے یہاں عقائد کی درستگی کے بغیر قبول نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر کوئی آدمی اللہ کو نہ مانے، اس کے ساتھ کفر وشرک کرے، یا حضور ﷺ کو آخری نبی اور رسول تسلیم نہ کرے اور آپ ﷺ کے بعد کسی بھی طرح سے نبی کے آنے کا عقیدہ رکھے، تو پھر وہ شخص چاہے جتنا اچھا کام کرے، اللہ تعالیٰ کے یہاں بدلے کا مستحق نہیں ہوگا اور اسے کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

اس لیے ہمیں عقائد پر پوری مضبوطی کے ساتھ جمے رہنے اور ان کو اپنے دل میں بٹھا لینے کی ضرورت ہے، تاکہ ہمارا ایمان درست رہے، اللہ کے نزدیک ہمارا عمل قبول ہو اور پھر ہمیں اس کا بہترین بدلہ نصیب ہو۔

ہدایت برائے استاذ

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی کچھ ضروری عقائد دیے گئے ہیں، مثلاً حضرت محمد ﷺ آخری نبی، صحابہ، معجزہ، کرامت، کفر وشرک، کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت، علاماتِ قیامت، علامت کبریٰ، برزخ، حشر، شفاعت، جنت، جہنم، ان عقائد کو خوب اچھی طرح سمجھا کر ذہن نشین کرادیں اور اس بات کی بھی تاکید کردیں کہ ایک ایمان والے کو ان تمام چیزوں پر دل سے پختہ یقین رکھنا ضروری ہے۔

Scanned with CamScanner

۳- عقائد و مسائل

[عقائد]

سبق ۱   حضرت محمد ﷺ آخری نبی

سب سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں ۔آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا، آپ ﷺ نے خود فرمایا: ’’ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي ‘‘

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ [ابو داؤد: ۴۲۵۲، عن ثوبان رضی اللہ عنہ]

لہٰذا جو شخص بھی آپ ﷺ کے بعد اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے اور جو اس کو نبی مانے وہ کافر ہے۔ حضور ﷺ کے زمانے سے لے کر اس وقت تک بہت سے لوگوں نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا، وہ سب کے سب جھوٹے تھے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے اُتریں گے، لیکن وہ بھی ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے اور اپنے نبوت کے منصب پر قائم رہتے ہوئے حضور ﷺ کی تعلیمات کے مطابق اس امت کی اصلاح فرمائیں گے۔

[بخاری: ۱۲۱۷، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ تفسیر ابن کثیر: ۳/ ۵۲۷؛ شرح العقائد النسفیہ: ۱۳۷، ۱۳۸م]

آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہیں رہی، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے دین کو ہر طریقے سے کامل و مکمل کر دیا۔ قرآن میں ہے: آج میں نے تمھارے لیے تمھارے دین کو مکمل کر دیا۔ تم پر اپنی نعمت پوری کر دی، اور تمھارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کر لیا۔ [سورۂ مائدہ: ۳]

سوالات

① ختم نبوت کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

② آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا کیسا ہے؟

③ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس کی شریعت پر عمل کریں گے؟

④ کیا آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کی ضرورت رہی ہے؟

1 پہلے مہینے میں پڑھائیں

Scanned with CamScanner

سبق ۲ صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین

''صحابہ'' صحابی کی جمع ہے، جس شخص نے ایمان کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی کی حالت میں اس کی وفات ہوئی ہو، اس کو ''صحابی'' کہتے ہیں۔

[عمدۃ القاری: ۲۴/ ۲۲۹]

صحابہ رضی اللہ عنہم بہت سارے ہیں، ان کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں، لیکن تمام انسانوں میں انبیاء علیہم السلام کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا مرتبہ ہے، تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کامل ایمان والے، متقی، پرہیزگار اور اعلیٰ درجے کے ولی تھے۔ تمام صحابہ میں چار حضرات سب سے افضل ہیں، پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا علم ہمیں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے سے حاصل ہوا، اگر درمیان میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا واسطہ نہ ہوتا، تو ہم کو نہ قرآن کریم کا علم ہوتا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا علم ہوتا، اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے اپنی رضا و خوشنودی کا اعلان فرمایا ہے، قرآن میں ہے: اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اللہ سے راضی ہوگئے۔ [سورۂ بینہ: ۸]

کسی بھی صحابی کو برا بھلا کہنا جائز نہیں، جو صحابہ پر تنقید کرے اور ان کی شان میں گستاخی کرے وہ بڑا گنہگار اور فاسق ہے۔

[مصنف عبدالرزاق: ۲۰۷۱۰ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ؛ شرح العقائد النسفیۃ: ۱۶۱- ۱۶۳م]

سوالات

① صحابی کسے کہتے ہیں؟

② قرآن وحدیث کا علم ہم تک کن کے واسطے سے پہنچا؟

③ جو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید کرے وہ کیسا ہے؟

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

سبق ۳ — معجزہ

اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں سے کبھی عادت کے خلاف ایسی باتیں ظاہر کرا دیتا ہے، جن پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو قدرت نہیں ہوتی، دوسرے لوگ اس کے کرنے سے عاجز ہوتے ہیں، ایسی باتوں کو ''معجزہ'' کہتے ہیں۔ [شرح العقائد النسفیۃ: ۱۳۴م]

پیغمبروں سے عادت کے خلاف ایسی باتیں ظاہر کرانے کا مقصد لوگوں کو یہ سمجھانا ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبر اور اس کے مخصوص بندے ہیں، پیغمبروں کے معجزات حق ہیں، ان پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سے پیغمبروں کو ان کی رسالت کی تائید کے لیے مختلف قسم کے معجزے عطا فرمائے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا (لاٹھی) کا سانپ بن جانا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرنا، حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاتھ میں لوہے کا نرم ہو جانا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بے شمار معجزات عطا کیے گئے، جن میں سے دو معجزے معروف و مشہور ہیں:

① **معراج:** اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بیداری کی حالت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ مکہ معظمہ سے بیت المقدس گئے اور پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہاں تک تشریف لے گئے، اسی رات میں جنت اور دوزخ کی سیر کی اور پھر اپنے مقام پر واپس آ گئے، اسی کو ''معراج'' کہتے ہیں۔ [شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز: ۱/۲۲۳؛ مسلم: ۴۲۹، عن انس رضی اللہ عنہ]

② **شقِ قمر:** ایک رات کفارِ مکہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہمیں کوئی معجزہ دکھایئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا، جس سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، سب حاضرین نے دو ٹکڑے دیکھ لیے، پھر وہ دونوں ٹکڑے آپس میں مل گئے اور چاند جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا، اسی کو ''شقِ قمر'' کا معجزہ کہتے ہیں۔ [بخاری: ۳۸۶۸، عن انس رضی اللہ عنہ]

Scanned with CamScanner

سوالات

① معجزہ کسے کہتے ہیں؟

② پیغمبروں سے عادت کے خلاف باتیں ظاہر کرانے کا کیا مقصد ہوتا ہے؟

③ حضور ﷺ کے دو مشہور معجزے بیان کیجیے۔

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۴ کرامت

اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی عزت بڑھانے کے لیے کبھی کبھی ان کے ذریعے ایسی باتیں ظاہر کرا دیتا ہے جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں، جنھیں عام لوگ نہیں کر سکتے، جیسے پانی پر چلنا، ہوا میں اڑنا وغیرہ ان باتوں کو "کرامت" کہتے ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبد العزیز: ۱/ ۶۷۰]

کرامت کے بارے میں چند ضروری عقائد:

① نیک بندوں اور اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبد اللہ: ۹۲/ ۱]

② ولی سے کرامت کا ظہور اللہ کے احکام کی مکمل پابندی اور حضور ﷺ کی کامل اتباع اور پیروی کی برکت سے ہوتا ہے۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبد العزیز: ۱/ ۶۷۳]

③ ولی چاہے خدا کا کتنا ہی پیارا ہو جائے مگر جب تک ہوش و حواس باقی ہو، وہ شریعت کا پابند ہے، نماز، روزہ اور کوئی عبادت اس سے معاف نہیں ہو جاتی اور گناہ کی باتیں اس کے لیے درست نہیں ہوتیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبد اللہ: ۴۹/ ۱۰]

④ ایسا شخص جو شریعت کے خلاف کام کرے جیسے نماز نہ پڑھے یا داڑھی منڈائے وغیرہ وہ ہرگز ولی نہیں ہو سکتا، چاہے اس سے کتنی ہی باتیں عادت کے خلاف ظاہر ہوتی ہوں، چاہے وہ ہوا میں اڑنے لگے، پانی پر چلنے لگے اور طرح طرح کے عجیب کام کرے،

Scanned with CamScanner

عادت کے خلاف ایسی باتیں یا تو جادو ہے یا شیطانی حرکتیں ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبدالعزیز: ۱/ ۶۷۳]

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے اور اس پر ہمارا ایمان ہے۔

سوالات

① کرامت کسے کہتے ہیں؟
② ولی سے کرامت کا ظہور کیسے ہوتا ہے؟
③ جو شخص شریعت کا پابند نہ ہو وہ ولی ہو سکتا ہے؟

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵ کفر و شرک

کفر: کفر کے معنی ہیں نہ ماننا، اسلام میں جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے، ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ ماننا "کفر" ہے۔ [شرح العقیدۃ الطحاویۃ لعبداللہ بن عبدالرحمٰن: ۳۸/ ۱۹]

جیسے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ذات کو نہ مانے یا اس کی صفات میں سے کسی صفت کا انکار کرے، یا فرشتوں کا انکار کرے یا پچھلے انبیا علیہم السلام پر نازل ہونے والی کتابوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتابیں نہیں تھیں یا قرآن مجید کے کسی مضمون کا انکار کرے یا کسی نبی کو نہ مانے یا پیغمبروں کو جھوٹا کہے اور ان کی طرف بری باتوں کو منسوب کرے یا تقدیر کا انکار کرے یا آخرت کے دن، قیامت اور حشر و نشر کا انکار کرے مثلاً یوں کہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا یا اللہ تعالیٰ کو آسمان و زمین کے فنا کرنے کی قدرت نہیں ہے یا حساب نہ ہوگا یا جنت و جہنم کا ذکر صرف لوگوں کو خوش کرنے اور ڈرانے کے لیے کیا گیا ہے، ورنہ حقیقت کچھ نہیں ہے یا قرآن کریم کے قطعی احکام میں سے کسی حکم کا انکار کرے مثلاً نماز، روزہ یا زکوٰۃ وغیرہ کا انکار کرے یا رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی کسی بات کو جھٹلائے، تو ان تمام صورتوں میں وہ کافر ہو جائے گا۔

Scanned with CamScanner

شرک: شرک کے معنی ہیں شریک کرنا، اللہ کی ذات وصفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا ''شرک'' ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک: اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو بھی خدا ماننا جیسے عیسائی اللہ تعالیٰ کو خدا ماننے کے ساتھ ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور حضرت مریم علیہا السلام کو خدا کی بیوی مانتے ہیں، تو وہ تین خدا ماننے کی وجہ سے مشرک ہوئے، آتش پرست (آگ کی پوجا کرنے والے) دو خدا مانتے ہیں: ایک بھلائی کا پیدا کرنے والا، دوسرا برائی کا پیدا کرنے والا، جس کی وجہ سے وہ مشرک ہوئے اور بت پرست چاند، سورج، آگ، پانی، درخت، پتھر جیسی بہت سی چیزوں کو خدا مان کر مشرک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک: اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک کا مطلب یہ ہے کہ جو صفات اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں، ان کو کسی دوسرے کے لیے ماننا جیسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو روزی دینے والا اور اولاد دینے والا سمجھنا، کسی نبی اور ولی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ ان کو خدا کی طرح غیب کی تمام باتوں کا علم ہے، اللہ تعالیٰ کی طرح کسی دوسرے کو عبادت کا مستحق سمجھنا اور اس کے لیے عبادت کا کوئی فعل کرنا جیسے کسی قبر پر یا کسی بزرگ کے سامنے سجدہ کرنا، کسی پیغمبر اور ولی کے نام کا روزہ رکھنا اور ان کے نام پر جانور ذبح کرنا وغیرہ وغیرہ۔

گناہوں میں کفر و شرک سب سے بڑے گناہ ہیں، کفر و شرک توبہ کے بغیر ہرگز معاف نہیں ہوتے، کفر و شرک کی حالت میں مرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے شرک کے بارے میں فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا اور اس کے علاوہ جس گناہ کو جس کے لیے چاہے گا معاف کر دے گا۔'' [سورۂ نساء:۱۱۶]

اور کفر کے بارے میں فرمایا: ''جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہی لوگ جہنم والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔'' [سورۂ بقرہ:۳۹]

Scanned with CamScanner

سوالات

① کفر کسے کہتے ہیں؟ ② قیامت کا انکار کرنا کیسا ہے؟

③ شرک کسے کہتے ہیں؟ ④ صفات میں شرک کا مطلب بتائیے۔

⑤ کفر و شرک کی حالت میں مرنے والا ہمیشہ کہاں رہے گا؟

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۶ کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت

کفار کے مذہبی تہوار مشرکانہ عقیدوں سے بھرے ہوتے ہیں جیسے گنیش چترتھی، دسہرہ، مورتی پوجا، ہولی، دیوالی اور کرسمس وغیرہ ان میں شرکت کرنا حرام ہے، کفار کے مذہبی تہواروں میں شریک ہونے کی چند صورتیں یہ ہیں:

① ان تہواروں کا منانا۔ ② تہوار منانے میں ان کے ساتھ شریک ہونا۔

③ مذہبی تہواروں میں ان کی مدد کرنا۔ ④ مذہبی تہواروں میں تحفہ یا چندہ وغیرہ دینا۔

⑤ مذہبی تہواروں کی خوشی میں اپنے گھر کے لیے چیزیں خریدنا اور کھانے پکانے کا اہتمام کرنا۔

⑥ مذہبی جلسوں میں شریک ہونا۔

اگر کوئی مسلمان ان میں سے کسی بھی بات کو اچھا جان کر کرے گا، تو اس کا ایمان جاتا رہے گا اور اگر گناہ جان کر کرے گا، تو سخت گنہگار ہوگا۔

ہم تمام مسلمان کفار کے مذہبی تہواروں کو نہ مناتے ہیں اور نہ ان میں شریک ہوتے ہیں۔

[سنن کبریٰ بیہقی: ۱۹۳۳۳، عن عمر رضی اللہ عنہ؛ البحر الرائق: ۱۳۳/۵؛ الارشاد الی صحیح الاعتقاد: ۲۹۰/۱]

سوالات

① کفار کے مذہبی تہوار کیسے ہوتے ہیں؟

② کفار کے مذہبی تہواروں میں شرکت کی صورتیں بیان کرو۔

③ ان تہواروں میں شرکت کا کیا حکم ہے؟

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

Scanned with CamScanner

سبق ۷ علاماتِ قیامت

قیامت کب قائم ہوگی؟ اس کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نہیں ہے، البتہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو وحی کے ذریعے قیامت کی بہت سی علامتیں بتلائی ہیں، جو قیامت قائم ہونے سے پہلے دنیا میں پائی جائیں گی۔ [اشراط الساعۃ لعبد اللہ بن سلیمان: ۱/ ۴۳-۴۵]

قیامت کی علامتیں دو طرح کی ہیں:

① علاماتِ صُغریٰ (چھوٹی علامتیں) ② علاماتِ کُبریٰ (بڑی علامتیں)۔
[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبد العزیز: ۱/ ۶۹۱؛ اشراط الساعۃ لعبد اللہ بن سلیمان: ۱/ ۴۸]

① علاماتِ صُغریٰ

حضور ﷺ کی پیدائش سے لے کر حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے ظاہر ہونے تک جو بھی علامتیں اور نشانیاں ظاہر ہوں گی، ان کو "علاماتِ صُغریٰ" کہتے ہیں۔
[اشراط الساعۃ لعبد اللہ بن سلیمان: ۱/ ۴۹؛ الایمان حقیقتہ، خوارمہ، نواقضہ عند اہل السنۃ والجماعۃ: ۱/ ۸۳]

علامت صغریٰ یہ ہیں:

- علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا بڑھ جانا۔
- زنا کاری، شراب خوری اور قتل و غارت گری کا عام ہونا۔
- عورتوں کا زیادہ ہونا اور مردوں کا کم ہونا۔
- زلزلوں کا آنا۔
- لوگوں کا اونچی اونچی عمارتیں بنانا۔
- عمل میں کوتاہی اور دل میں لالچ کا بڑھ جانا۔
- گانے بجانے کے سامان اور گانے والی عورتوں کا عام ہونا۔
- ماں کی نافرمانی کرنا اور بیوی کی اطاعت کرنا۔

Scanned with CamScanner

- دوستوں کو قریب بٹھانا اور باپ کو دور کرنا۔
- بداخلاق، حریص اور نااہل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملنا اور خوف کی وجہ سے ایسے لوگوں کی تعظیم کیا جانا۔
- امت کے پچھلے لوگوں کا اگلوں پر لعن طعن کرنا،
- زکوۃ کو تاوان (بوجھ) سمجھنا۔
- مسجدوں میں (دنیا کی باتوں کا) شور ہونا۔

[بخاری: ۵۲۳۱، عن انس رضی اللہ عنہ ، بخاری: ۱۲۱ے، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ؛ ترمذی: ۲۲۱۰، عن علی رضی اللہ عنہ]

- سچے آدمی کو جھوٹا اور جھوٹے آدمی کو سچا سمجھا جانا۔
- شرم و حیا اور دلوں سے امانت و دیانت کا اٹھ جانا۔
- ظلم و رشوت کا بڑھ جانا۔
- دین کا علم دنیا حاصل کرنے کی نیت سے سیکھنا۔
- کافروں کا چاروں طرف سے مسلمانوں پر حملہ کرنا۔
- درندوں کا آدمیوں سے بات کرنا۔
- وقت میں برکت نہ ہونا، یہاں تک کہ سال کا مہینے کی طرح اور مہینے کا ہفتے کی طرح اور ہفتے کا دن کی طرح اور دن کا گھنٹے کی طرح گزر جانا۔

[ابن ماجہ: ۴۰۳۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ؛ شعب الایمان: ۵۲۷۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ؛ السنن الواردۃ فی الفتن: ۳۲۸، عن علی رضی اللہ عنہ ؛ ترمذی: ۲۲۱۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ؛ ابوداؤد: ۴۲۹۷، عن ثوبان رضی اللہ عنہ ؛ مسند احمد: ۱۱۷۹۲، عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ ، ترمذی: ۲۳۳۲، عن انس رضی اللہ عنہ]

مذکورہ علامتوں کے علاوہ اور علامتیں بھی ہیں جو اس طرح پے در پے ظاہر ہوں گی جیسے تسبیح کا ڈورا ٹوٹ کر اس کے دانے یکے بعد دیگرے گرنے لگتے ہیں، ان ساری علامتوں کا ظاہر ہونا حق اور یقینی ہے۔

Scanned with CamScanner

سوالات

① قیامت کب قائم ہوگی؟ ② قیامت کی علامتیں کتنی طرح کی ہیں؟

③ علامات صغریٰ کسے کہتے ہیں؟ ④ چند علامات صغریٰ بتلائیے۔

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۹ ② علاماتِ کُبریٰ

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کے ظاہر ہونے کے بعد سے صور پھونکے جانے تک جو بھی علامتیں ظاہر ہوں گی، ان کو ''علاماتِ کبریٰ'' کہتے ہیں۔ علامات کبریٰ کل دس ہیں:

① حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا ظاہر ہونا۔ ② دجال کا نکلنا۔

③ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا۔ ④ یاجوج ماجوج کا نکلنا۔

⑤ خسف یعنی زمین میں دھنس جانے کے تین واقعات ہوں گے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں

⑥ دھویں کا ظاہر ہونا۔ ⑦ سورج کا مغرب سے نکلنا۔

⑧ دابۃ الارض یعنی ایک عجیب جانور کا زمین سے نکلنا۔

⑨ یمن سے آگ کا نکلنا۔

⑩ ایک خوش گوار ہوا کا چلنا، جس سے تمام مومنین کی روح قبض ہو جائے گی۔ ان تمام علامتوں کے پائے جانے کے بعد قیامت اچانک آجائے گی۔

[مسلم: ۷۳۶۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ اشراط الساعۃ لعبد اللہ بن سلیمان: ۱/۹۱؛ الایمان حقیقتہ، خوارمہ، نواقضہ عند اہل السنۃ والجماعۃ: ۱/۸۳،۸۴]

سوالات

① علامات کبریٰ کسے کہتے ہیں؟ ② علامت کبریٰ کتنی ہیں اور کون کون سی؟

۶ چھٹے مہینے میں پڑھائیں

Scanned with CamScanner

سبق ۱۰ برزخ

اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور جہاں اور عالم بسایا ہے، جو مرنے کے بعد سے قیامت قائم ہونے تک رہے گا، اُس جہاں کو ''برزخ'' کہتے ہیں اور اُس کو ''عالمِ قبر'' بھی کہتے ہیں، قبر سے یہی عالم مراد ہوتا ہے۔ [شرح العقیدۃ الطحاویۃ لصالح بن عبدالعزیز: ۱/ ۵۲۳]

انسان جب مرجاتا ہے، اگر دفن کیا جائے، تو دفن ہونے کے بعد، ورنہ جس حال میں ہو، اس کے پاس دو نہایت ہیبت ناک فرشتے آتے ہیں، جن کا رنگ سیاہ اور آنکھیں نیلی ہوتی ہیں، جن میں سے ایک کو ''مُنْکَرْ'' اور دوسرے کو ''نَکِیْر'' کہتے ہیں۔
[ترمذی: ۱۰۷۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

''منکر ونکیر'' مردے سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمد ﷺ کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے؟ اگر مردہ ایمان والا ہو، تو ٹھیک جواب دیتا ہے ''میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں''۔ ٹھیک جواب دینے کے بعد پہلے اس کے سامنے دوزخ کا منظر پیش کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ تمھارا ٹھکانا یہاں ہوتا مگر اللہ نے تم کو اس سے بچالیا، پھر اسے جنت کا نظارہ کرایا جاتا ہے، اس کے لیے جنت کے بچھونے بچھائے جاتے ہیں، اس کو جنت کے کپڑے پہنائے جاتے ہیں، جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے، اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے اور خوبصورت چہرے، بہترین لباس اور عمدہ خوشبو میں اس کا نیک عمل اس کے سامنے حاضر ہوتا ہے، اس کے بعد وہ (خوشی میں) کہتا ہے: اے رب! قیامت قائم فرما، اے رب! قیامت قائم فرما؛ تاکہ میں اپنے اہل وعیال اور مال (جنت کی حوروں اور اس کی نعمتوں) میں پہنچ جاؤں۔

اور اگر مردہ ایمان والا نہیں ہے، تو منکر نکیر کے تمام سوالوں کے جواب میں چیختا چلاتا ہوا

Scanned with CamScanner

یہی کہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں، اس ناکامی کے بعد پہلے اس کو جنت کا منظر دکھایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اگر تم ایمان لاتے اور نیک اعمال کرتے، تو تمھارا ٹھکانا یہاں ہوتا، پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب مُسلّط ہو جاتا ہے، اس کے نیچے آگ بچھا دی جاتی ہے، اس کے لیے دوزخ کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے، فرشتے لوہے کے ہتھوڑوں سے اس کو ایسا مارتے ہیں کہ جنات اور انسان کے علاوہ سب اس کی آواز سنتے ہیں، قبر اس کو اس قدر بھینچتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں گھُس جاتی ہیں، اس کے بعد بدصورت، خراب کپڑے اور بدبو میں اس کا عمل حاضر ہوتا ہے، تو وہ کہتا ہے کہ اے رب! قیامت قائم نہ فرما۔

[مسند احمد: ۱۸۵۳۴، عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہما؛ مسند احمد: ۱۴۷۲۲، عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما؛ مسند احمد: ۱۲۲۷۱، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

عالمِ برزخ میں نیک اور مومن بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کا انعام ہوتا ہے اور کافروں اور نافرمان مومنوں پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس انعام یا عذاب کا تعلق مردے کے جسم اور روح دونوں سے ہوتا ہے، چاہے مرنے والے کا جسم مٹی میں خاک ہو گیا ہو یا آگ میں جل گیا ہو یا پانی میں ڈوب گیا ہو یا درندوں، پرندوں اور مچھلیوں وغیرہ نے کھا کر ہضم کر دیا ہو۔ [شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز: ۱/۳۹۶]

مُردے کے جسم اور روح سے اللہ تعالیٰ کے انعام یا عذاب کی کیفیت و حالت کا صحیح علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے ہم کو اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔

مُردے کے سامنے قیامت تک روزانہ صبح و شام اس کا ٹھکانا (جنت یا دوزخ) پیش کیا جاتا ہے، جنتی کو جنت دکھا کر خوشخبری دی جاتی ہے اور دوزخی کو دوزخ دکھا کر اس کے خوف کو بڑھایا جاتا ہے۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ برزخ حق ہے، ہر ایمان والے کو اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ [بخاری: ۱۳۷۹، عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ]

سوالات

① برزخ کس جہاں کو کہتے ہیں؟

② مردے کے پاس آنے والے فرشتوں کا حلیہ اور نام بتاؤ؟

③ مردے سے فرشتے کیا سوال کرتے ہیں؟

④ ایمان والوں کے ساتھ قبر میں کیا معاملہ کیا جاتا ہے؟

⑤ کافروں کے ساتھ قبر میں کیا معاملہ کیا جاتا ہے؟

⑥ قبر میں اللہ تعالیٰ کے انعام اور عذاب کا تعلق مردے کے جسم سے ہے یا روح سے؟

۶ چھٹے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۳ حشر

حشر کے معنی ہیں جمع ہونا۔ قیامت کے دن صور پھونکے جانے کے بعد جب تمام جاندار مر جائیں گے، تو ایک مدت کے بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا، جس سے تمام مُردے زندہ ہو جائیں گے اور اپنی قبروں سے اُٹھ کر ایک میدان میں جمع ہوں گے اسی کو ''حشر'' کہتے ہیں۔

میدانِ حشر ایک سفید، نرم اور چٹیل زمین ہوگی جس میں نہ کوئی ٹیلہ ہوگا اور نہ کوئی عمارت کہ آدمی اس کے پیچھے چھپ جائے، اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو میدانِ حشر میں جمع کرے گا، اس میدان میں کچھ لوگ پیدل حاضر ہوں گے اور کچھ سواریوں پر سوار ہو کر اور کافر لوگ منہ کے بل چلتے ہوئے میدانِ حشر میں پہنچیں گے۔ [مسلم: ۷۲۳۳، عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہما؛ ترمذی: ۳۱۴۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

اس دن کی گھبراہٹ کا یہ عالم ہوگا کہ ہر شخص اپنی اپنی فکر میں ہوگا، انسان اپنے بھائی، ماں باپ، بیوی بچوں، دوست احباب اور رشتے داروں سے منہ چھپاتا پھرے گا، دنیا میں جن پر جان تک قربان کر دیتا تھا آخرت میں ان سے دور بھاگے گا بلکہ کچھ لوگ تو اس دن کے عذاب سے بچنے کے لیے اپنے بیوی بچوں وغیرہ کو بھی بدلے میں دینے کے لیے تیار ہوگا، قرآن میں ہے: مجرم یہ چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے چھوٹنے کے لیے اپنے بیٹے فدیہ

Scanned with CamScanner

میں دے دے اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی اور اپنا وہ خاندان جو اسے پناہ دیتا تھا اور زمین کے سارے کے سارے باشندے پھر (ان سب کو فدیہ میں دے کر) اپنے آپ کو بچا لے (لیکن) ایسا ہرگز نہیں ہوسکے گا! وہ تو ایک بھڑکتی ہوئی آگ ہے جو کھال اتار لے گی۔

[سورۂ معارج:۱۱-۱۶]

اس دن سورج زمین سے بہت قریب ہوگا، اس کی گرمی کی وجہ سے دماغ کھولنے لگے گا اور زبان تالو سے لگ جائے گی۔ کافر و مشرک اور نافرمان لوگ پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، جن کے گناہ جس قدر زیادہ ہوں گے وہ اسی قدر پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستر گز زمین میں جذب ہوجائے گا، جب زمین پسینہ نہ پی سکے گی تو پسینہ اوپر چڑھے گا پھر کسی کے ٹخنوں تک پہنچ رہا ہوگا، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے کمر تک اور کوئی پورا پسینے میں ڈوبا ہوا ہوگا، لوگ بھوک اور پیاس کی شدت سے پریشان ہوں گے مگر اس دن اللہ تعالیٰ نیک بندوں کو اپنے عرش کے سایے میں جگہ عنایت فرمائے گا اور ان کے لیے کھانے پینے کا بھی انتظام فرمائے گا۔

[بخاری:۶۵۳۲، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ؛ مسلم:۷۳۸۵، عن مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ؛ بخاری:۶۶۰، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

قیامت کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، حساب و کتاب کے انتظار میں جب کافی مدت گزر جائے گی اور لوگوں کی پریشانی بڑھتی جائے گی، تو گھبرا کر سارے اولین و آخرین مل کر ایک ایک پیغمبر کے پاس حاضر ہوں گے اور حساب و کتاب جلد شروع کیے جانے کی سفارش کریں گے، تمام انبیا علیہم السلام سفارش سے معذرت ظاہر فرمائیں گے پھر اخیر میں ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سفارش کے لیے حاضر ہوں گے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفارش فرمائیں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفارش فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ عرش پر تجلی فرمائیں گے پھر حساب و کتاب شروع ہوجائے گا اور اعمال نامے وزن کیے جائیں گے۔

[بخاری:۷۴۴۰، عن انس رضی اللہ عنہ]

سوالات

① حشر کسے کہتے ہیں؟ ② میدانِ حشر میں کافر کس طرح پہونچیں گے؟

③ نافرمان لوگ کہاں تک پسینے میں ڈوبے ہوں گے؟ ④ قیامت کا ایک دن کتنے سال کا ہوگا؟

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۴ شفاعت

شفاعت کے معنی ہیں سفارش کرنا۔ قیامت کے دن نیک لوگوں کا بُرے لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کی اجازت سے سفارش کرنا حق ہے، اللہ تعالیٰ انبیا، اولیا، علما اور شہدا وغیرہ کو گنہگاروں کے بارے میں سفارش کرنے کی اجازت دیں گے؛ بغیر اجازت کے کوئی سفارش نہ کر سکے گا۔ [شرح العقیدة الطحاویة لصالح بن عبد العزیز: ۱/ ۲۰۵-۲۰۶]

حضور ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے بعض لوگ ایک بڑی جماعت کی سفارش کریں گے، بعض ایک قبیلے کی، بعض چالیس آدمیوں کی اور کوئی ایک آدمی کی سفارش کرے گا۔ [ترمذی: ۲۴۴۰، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

مسلمانوں کے چھوٹے بچے جو بالغ ہونے سے پہلے مرجاتے ہیں، وہ بھی اپنے ماں باپ کی سفارش کریں گے اور قرآن کریم اور نیک اعمال بھی بعض لوگوں کی سفارش کریں گے، کفر و شرک کے علاوہ تمام گناہوں کی سفارش ہوگی، سب سے پہلے میدانِ حشر میں حضور ﷺ شفاعت کریں گے، اس کے بعد ہی دوسرے حضرات شفاعت کریں گے، آپ ﷺ اپنی امت کے لیے متعدد بار شفاعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ بخشتے رہیں گے، یہاں تک کہ ہر اس شخص کو جس نے سچے دل سے کلمۂ طیبہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' کہا اور اسی پر اس کی موت آئی، تو اس کو بھی دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا۔ [ترمذی: ۲۴۴۱، عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ]

Scanned with CamScanner

سوالات

① شفاعت کے معنی بتایئے۔ ② کیا قیامت میں نیک لوگ برے لوگوں کے حق میں سفارش کریں گے؟
③ کیا اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش کر سکے گا؟
④ کیا نابالغ بچے اپنے ماں باپ کی سفارش کریں گے؟ ⑤ کیا قرآن اور نیک اعمال سفارش کریں گے؟

8 آٹھویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۵ جنت

جنت نہایت ہی آرام کی جگہ ہے، وہ ایمان والوں کے لیے تیار کی گئی ہے، اس میں ہر طرح کی نعمتیں ہوں گی جو کبھی ختم نہ ہوں گی، سونے چاندی کی اینٹوں کے محلات ہوں گے، دودھ، شہد، صاف وشفاف پانی اور بہترین قسم کی پاکیزہ شراب کی نہریں ہوں گی، ہر قسم کے پھل پھول ہوں گے، بازار ہوں گے جن میں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے، ان کے دلوں میں بغض، کینہ اور حسد جیسی بُری عادتیں نہیں رہیں گی، وہ بھائی بھائی بن کر رہیں گے، وہ اس میں کھائیں گے، پییں گے، انھیں پیشاب و پاخانے کی حاجت نہ ہوگی، ایک خوشگوار ڈکار اور مُشک جیسا خوشبودار پسینہ آئے گا جس سے معدہ خالی اور ہلکا ہو جائے گا، جو لوگ ایک بار جنت میں جائیں گے پھر وہاں سے کبھی نہ نکالے جائیں گے، وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔ قرآن میں ہے: اللہ نے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں سے وعدہ کیا ہے ایسے باغات کا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ایسے پاکیزہ مکانات کا جو سدا بہار باغات میں ہوں گے۔ اور اللہ کی طرف سے خوشنودی تو سب سے بڑی چیز ہے (جو جنت والوں کو نصیب ہوگی) یہی تو زبردست کامیابی ہے۔ [سورۂ توبہ: ۷۲]

جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہوں گی جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا، ان نعمتوں کے علاوہ خدا کے فضل وکرم سے جنتیوں کو دو ایسی نعمتیں ملیں گی جو دنیا میں کسی انسان کو حاصل نہیں ہوسکتیں، ایک نعمت تو یہ ہے

Scanned with CamScanner

کہ وہاں جنّتی کی ہر خواہش اور تمنا پوری ہوگی اور دوسری جو سب سے بڑی نعمت ہے وہ یہ کہ جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔ [بخاری: ۴۴۴۳ ؛ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ؛ سورۂ زخرف: ۷۱، سورۂ یونس: ۲۶]

جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہو محض اپنے عمل سے کوئی جنت میں نہیں جائے گا، البتہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرما کر ان کے اعمال کے اعتبار سے جنت میں درجات عطا فرمائیں گے، جن میں سب سے اعلیٰ درجہ جنت الفردوس ہے۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جنت ابھی موجود ہے اور ہمیشہ کے لیے رہے گی، اس کے متعلق قرآن وحدیث میں بتائی ہوئی تمام باتیں سچی ہیں۔

[شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز: ۱/ ۴۲۰ ؛ بخاری: ۶۷۹۰، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

سوالات

① جنت کے کچھ اوصاف بیان کرو۔
② جنتیوں کو دو ایسی کونسی نعمتیں ملیں گی جو دنیا میں کسی انسان کو حاصل نہیں ہو سکتیں؟
③ کیا کوئی مسلمان اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں جائے گا؟
④ جنت کے بارے میں مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے؟

9 نویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۶ جہنم

جہنم نہایت ہی تکلیف کی جگہ ہے، وہ کافروں اور مشرکوں کے لیے تیار کی گئی ہے، اس میں ہر طرح کے عذاب ہوں گے، آگ کے مکان اور بستر ہوں گے، آگ کی ہتھکڑیاں اور زنجیریں ہوں گی، بڑے بڑے سانپ اور بچھو ہوں گے، جو جہنمیوں کو ڈستے رہیں گے، کھانے کے لیے زَقُّوم (جہنم کا ایک کانٹے دار درخت) ہوگا، پینے کے لیے پیپ اور کھولتا ہوا پانی ہوگا، جو آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا، جہنم کی دہکتی ہوئی آگ ہوگی، جو ان کو جلاتی رہے گی، آگ سے اتنے بڑے بڑے شعلے اٹھیں گے، جو عالی شان محل کے برابر ہوں گے،

Scanned with CamScanner

جب بھی جہنمیوں کے بدن کی کھال جل کر راکھ ہو جائے گی، تو اس کی جگہ دوسری کھال بدل دی جائے گی، ہر گھڑی اللہ تعالیٰ کا عذاب ان کے لیے سخت ہوتا جائے گا، عذاب کا ایک لمحہ عمر بھر کے عیش و راحت کو بھلا دے گا، نہ ان کا عذاب ہلکا ہوگا اور نہ ان کو کوئی مہلت دی جائے گی، وہ موت مانگیں گے تو ان کو موت نہ آئے گی، ہمیشہ ہمیش کے لیے وہ دوزخ میں رہیں گے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اور جن لوگوں نے کفر کی روش اپنالی ہے، ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے، نہ تو ان کا کام تمام کیا جائے گا کہ وہ مر ہی جائیں اور نہ ان سے دوزخ کا عذاب ہلکا کیا جائے گا۔ ہر ناشکرے کافر کو ہم ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔ [سورۂ فاطر: ۳۶]

جہنم میں سب سے کم درجے کا عذاب یہ ہوگا کہ جہنمی کو آگ کی جوتیاں یا آگ کے دو تسمے پہنائے جائیں گے، جس کی وجہ سے اس کا دماغ ہانڈی کی طرح اُبلے گا، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اسی کو ہو رہا ہے، جس جہنمی کے دل میں ذرّہ برابر ایمان ہوگا وہ اپنے گناہ کے بقدر عذاب چکھ کر یا حضور ﷺ کی شفاعت سے جہنم سے چھٹکارا پالے گا۔

[بخاری: ۶۵۶۲، عن نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما؛ بخاری: ۷۵۱۰، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

جہنم میں بھی الگ الگ درجے ہیں، ان میں مختلف قسم کا عذاب ہوگا، مجرم لوگ اپنے اپنے گناہوں کے موافق ان میں داخل کیے جائیں گے، جو بھی جہنم میں داخل ہوگا وہ محض اللہ تعالیٰ کے عدل و انصاف سے داخل ہوگا کسی پر ذرّہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔

ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جہنم ابھی موجود ہے اور ہمیشہ کے لیے رہے گی، اس کے متعلق قرآن و حدیث میں بتائی ہوئی تمام باتیں سچی ہیں۔

[عمدۃ القاری: ۷/ ۱۳۵/ ۲؛ شرح العقیدۃ الطحاویۃ لابن ابی العز: ۱/ ۴۲۰]

سوالات

(۱) جہنم کے کچھ حالات بیان کرو۔ (۲) سب سے کم درجے کا عذاب کیا ہوگا؟

(۳) جہنم کے بارے میں ہم مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے؟

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

۳- عقائد و مسائل

[مسائل]

تعریف

مسائل : دین کی وہ باتیں جن میں عمل کا طریقہ یا اس کا صحیح اور غلط ہونا بتایا جائے ان کو ''مسائل'' کہتے ہیں۔

نماز : ایک خاص انداز میں اللہ کے سامنے اپنی بندگی کا اظہار کرنے کو ''نماز'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث : حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! اگر ایک باب علم کا سیکھ لو، خواہ اس وقت اس پر عمل ہو یا نہ ہو (جیسے پانی کے ہوتے ہوئے تیمم کے مسائل سیکھنا) ہزار رکعت نوافل پڑھنے سے افضل ہے۔ [ابن ماجہ: ۲۱۹]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور وقت پر نماز پڑھے، رکوع بھی اچھی طرح کرے اور خشوع سے پڑھے تو اللہ کے ذمہ ہے کہ وہ اس کی مغفرت کرے اور جو ایسا نہ کرے اُس کی اللہ پر کوئی ذمہ داری نہیں، چاہے مغفرت کرے چاہے عذاب دے۔ [ابوداؤد: ۴۲۵، عن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ]

علم اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ اسی کے ذریعے انسان کو زندگی گزارنے کا صحیح راستہ معلوم ہوتا ہے اور زندگی کے ہر شعبے میں صحیح اور غلط کی تمیز ہوتی ہے، اسی علم کے ذریعہ حلال اور حرام کی پہچان ہوتی ہے، اس لیے ہر مسلمان پر اس کا سیکھنا ضروری ہے۔

دین کی سب سے اہم عبادت نماز ہے۔ نماز کا درجہ دین میں ایسا ہے جیسا کہ سر کا درجہ بدن میں۔ نماز میں اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت کی کامیابی کے وعدے رکھے ہیں۔ نماز پڑھنے

Scanned with CamScanner

پر اللہ اچھی زندگی اور روزی میں برکت عطا فرماتے ہیں، نماز ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، نماز جنت کی کنجی ہے، قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا، جس کی نماز صحیح نکلے گی اس کے باقی اعمال بھی صحیح نکلیں گے اور جس کی نماز صحیح نہیں ہوگی اس کے باقی اعمال بھی صحیح نہیں ہوں گے، لہٰذا نماز صحیح طریقے پر سیکھنا، جاننا، صحیح طریقے پر پڑھنا اور اس کا اہتمام کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔

ہدایت برائے استاذ

- مسائل کے اسباق طلبہ کو پڑھانے سے پہلے خوب مطالعہ کر کے اچھی طرح سمجھ لیں اور ان مسائل کی مزید تفصیل کے لیے فقہ کی معتبر کتابوں کا بھی مطالعہ کر لیں تو بڑا فائدہ ہوگا اور طلبہ کو مسائل سمجھانے اور مطمئن کرنے میں آسانی ہوگی۔
- تمام مسائل طلبہ کو اچھی طرح سمجھا دیں، سبق کے تحت دیے گئے سوالات کے جوابات بھی یاد کرا دیں، نیز اسباق کے تحت دیے گئے سوالات پر اکتفا نہ کریں، بلکہ مختلف انداز سے سوالات کر کے تمام مسائل طلبہ کے ذہن نشیں کرانے کی کوشش کریں۔
- مسائل کا مضمون سال بھر پڑھانا ہے، مسائل پڑھاتے وقت ان کی اچھی طرح وضاحت کریں، لفظ بلفظ یاد کرنے پر زور نہ دیں۔

Scanned with CamScanner

سبق ۱ نجاست کے مسائل

نجاست ناپاکی اور گندگی کو کہتے ہیں۔

نجاست کی دو قسمیں ہیں: ① نجاستِ غلیظہ۔ ② نجاستِ خفیفہ۔

نجاستِ غلیظہ

① انسان کے جسم سے نکلنے والی وہ تمام چیزیں جن سے وضو یا غسل واجب ہوتا ہے، جیسے پیشاب، پاخانہ، خون، پیپ، منہ بھر کے قے، ودی، مذی، منی، حیض، نفاس اور استحاضہ کا خون۔ دودھ پیتے بچے کا پیشاب بھی نجاست غلیظہ ہے۔

[بدائع الصنائع: ۱/ ۶۰، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

② حرام جانور یا کتا، بلی، گدھا، شیر، ہاتھی وغیرہ کا پیشاب، پاخانہ، خون، پیپ، دودھ، پسینہ اور لعاب (رال) نجاست غلیظہ ہیں۔ البتہ بلی اور گدھے کا لعاب اور پسینہ پاک ہے۔

[بدائع الصنائع: ۱/ ۶۱، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

③ سؤر اور اس کے جسم کے تمام اجزاء؛ بال، ہڈی وغیرہ سب نجاست غلیظہ ہیں۔ (خواہ اسے اچھی غذا کھلا کر پالا گیا ہو)۔

[بدائع الصنائع: ۱/ ۶۳، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

④ حلال جانور یا گائے، بکری، گھوڑا وغیرہ کا پاخانہ، خون اور پیپ نجاست غلیظہ ہیں۔

[بدائع الصنائع: ۱/ ۶۲، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

⑤ وہ مردار جس میں بہتا ہوا خون ہو جیسے مردار بکری، مرا ہوا کبوتر وغیرہ نجاست غلیظہ ہیں۔

[بدائع الصنائع: ۱/ ۶۳، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

⑥ ہر قسم کی شراب نجاست غلیظہ ہے۔ [بدائع الصنائع: ۱/ ۶۶، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

⑦ مرغی اور بطخ کی بیٹ نجاست غلیظہ ہیں۔ [بدائع الصنائع: ۱/ ۶۲، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

Scanned with CamScanner

نجاست خفیفہ

① حلال جانور جیسے گائے، بکری وغیرہ کا پیشاب۔ [بدائع الصنائع:۱/۸۱،فصل فی بیان المقدار الذی یصیر بہ المحل نجسا]

② حرام پرندے جیسے کوا، چیل، گدھ وغیرہ کی بیٹ۔ [شامی:۲/۴۸۳،باب الانجاس]

سوالات

① کونسی چیزیں نجاست غلیظہ ہیں؟ ② کونسی چیزیں نجاست خفیفہ ہیں؟

③ مرغی اور بطخ کی بیٹ کونسی نجاست ہے؟

| ۱ | پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲ نجاست غلیظہ کا حکم

نجاست غلیظہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے، تو اس کی دو صورتیں ہیں:

۱٫۱ انچ

① اگر وہ پتلی ہے جیسے پیشاب تو ایک درہم اور ہندوستانی ایک روپے کے بڑے سکے کے برابر ہے تو معاف ہے، اس کو دھوئے بغیر نماز پڑھ لے، تو نماز ہو جائے گی، لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ ہے۔ اور اگر ایک درہم سے زیادہ ہو، تو معاف نہیں ہے، اس کو دھوئے بغیر نماز نہ ہوگی۔

[شامی:۲/۴۶۷-۴۷۲،باب الانجاس]

② اگر نجاست غلیظہ گاڑھی ہے جیسے گوبر تو وزن میں ۴ گرام ۳۷۴ ملی گرام معاف ہے، دھوئے بغیر نماز درست ہو جائے گی اور اگر اس سے زیادہ لگ جائے، تو بغیر دھوئے نماز درست نہیں ہوگی۔ [شامی:۲/۴۶۷-۴۷۲،باب الانجاس]

نجاست خفیفہ کا حکم

نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن پر لگ جائے، تو جس حصے میں لگی ہے، اس کے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے اور اگر چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں ہے۔ جیسے اگر آستین

Scanned with CamScanner

میں لگی ہے، تو آستین کے چوتھائی سے کم ہو، اسی طرح اگر نجاست خفیفہ ہاتھ پر لگی ہے، تو ہاتھ کے چوتھائی سے کم ہو، تو معاف ہے۔ [شامی: ۲/ ۴۸۷، باب الانجاس]

مسئلہ: اگر تھوڑی بھی نجاست غلیظہ یا خفیفہ پانی میں گر جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا۔
[شامی: ۲/ ۴۹۰، باب الانجاس]

متفرق مسائل

① مرغی اور بطخ کے علاوہ تمام حلال پرندے جیسے کبوتر، چڑیا وغیرہ کی بیٹ پاک ہے۔
[بدائع الصنائع: ۱/ ۶۲، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

② تمام حلال جانور اور حلال پرندے اور تمام انسانوں کا لعاب اور ان کا جھوٹا پاک ہے، چاہے وہ انسان کافر ہو یا مسلمان، پاک ہو یا ناپاک۔ [بدائع الصنائع: ۱/ ۶۲، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

③ جس مردار میں بہتا ہوا خون نہ ہو وہ ناپاک نہیں ہے، جیسے مچھر، کھٹمل، مکھی، کیڑے وغیرہ، اسی طرح ان کا خون اور مچھلی کا خون بھی ناپاک نہیں ہے۔
[بدائع الصنائع: ۱/ ۶۲، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

④ مردار کے جن اجزاء میں خون نہیں پایا جاتا وہ پاک ہیں، جیسے ہڈی، سینگ، دانت، بال وغیرہ۔ [بدائع الصنائع: ۱/ ۶۳، فصل فی الطہارۃ الحقیقیۃ]

⑤ حالت جنابت اور حالت حیض میں نکلنے والا پسینہ پاک ہے۔ اگر پسینہ کپڑے یا بستر میں لگ جائے تو یہ ناپاک نہ ہوں گے۔ [فتاویٰ ہندیہ: ۱/ ۴۳، کتاب الطہارۃ]

سوالات

① نجاست غلیظہ کتنی معاف ہے؟
② نجاست خفیفہ کتنی معاف ہے؟
③ کبوتر کی بیٹ پاک ہے یا ناپاک؟
④ کافر کا جھوٹا کیسا ہے؟
⑤ حالت جنابت میں نکلنے والے پسینے کا کیا حکم ہے؟

1 پہلے مہینے میں پڑھائیں

مسائل

Scanned with CamScanner

سبق ۳ ناپاک چیز کو پاک کرنے کے طریقے

① کپڑے، چادر وغیرہ ایسی چیزیں جو نچوڑی جاسکیں ان پر نجاست لگ جائے تو نجاست دور کر کے انھیں تین مرتبہ دھونا اور ہر مرتبہ اچھی طرح نچوڑنا ضروری ہے، ورنہ یہ چیزیں پاک نہ ہوں گی۔ [شامی: ۱۹/۳، باب الانجاس]

② دری، قالین، گدا وغیرہ ایسی چیزیں جو نچوڑی نہ جاسکیں، ان پر نجاست لگ جائے تو انھیں تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر چھوڑ دیں کہ پانی کے قطرات ٹپکنا بند ہوجائیں، تین مرتبہ ایسا کرنے سے یہ چیزیں پاک ہوجائیں گی۔ (پانی سکھانے کے لیے وائپر اور صفائی مشین سے مدد لی جاسکتی ہے)۔ [شامی: ۱۹/۳، باب الانجاس]

③ ایسی چیزیں جو نچوڑی جاسکیں اور جو نچوڑی نہ جاسکیں، ان دونوں کو پاک کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ انھیں زمین پر رکھیں اور رگڑ کر دھوئیں اور دھوتے وقت ان پر اتنا پانی بہائیں جتنا تین مرتبہ دھونے میں استعمال ہوتا ہے، یا جاری پانی یا نل کے نیچے اچھی طرح رگڑ کر دھوئیں۔ اس صورت میں کپڑے وغیرہ کو نچوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ [شامی: ۱۹/۳، باب الانجاس]

④ زمین پر پیشاب یا شراب وغیرہ گر جائے تو زمین محض سوکھنے اور نجاست کا اثر، بو وغیرہ ختم ہونے سے پاک ہوجائے گی۔ اسی طرح اینٹ، پتھر وغیرہ جو عمارت یا زمین میں لگے ہوئے ہوں وہ بھی سوکھنے اور نجاست کا اثر جاتے رہنے سے پاک ہوجائیں گے۔ [شامی: ۴۴۵/۲، باب الانجاس]

مسئلہ: موجودہ دور میں رائج دھلائی (واشنگ) مشینوں میں کپڑے دھونا درست ہے۔ مشین میں کپڑے ڈالنے کے بعد تین مرتبہ پانی بہائیں اور مشین کے سکھانے والے حصے

مسائل

Scanned with CamScanner

کے ذریعہ تین مرتبہ نچوڑیں، کپڑے پاک ہو جائیں گے یا کپڑوں کی دھلائی کے بعد اوپر سے پانی ڈالتے جائیں اور نیچے سے پانی چھوڑ دیں جب تین گنا پانی بہ جائے تو کپڑے پاک ہو جائیں گے۔ مشین سے نکال کر الگ سے پاک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

[شامی: ۳/ ۱۹، باب الانجاس، کتاب المسائل: ۱/ ۱۰۷]

مسئلہ: کپڑے یا چادر کے کسی حصے پر نجاست لگ جائے تو صرف اس حصے کو دھونا ضروری ہے، پورا کپڑا دھونا ضروری نہیں۔

مسئلہ: چٹائی یا چادر وغیرہ کے ایک حصے پر نجاست لگی ہوئی ہو، تو اس کے دوسرے حصے پر جہاں نجاست نہ ہو نماز پڑھنا درست ہے۔ [البحر الرائق: ۱/ ۲۸۲، باب شروط الصلاۃ]

سوالات

① کپڑے پر نجاست لگ جائے تو اسے کیسے دھوئیں گے؟

② دری، قالین وغیرہ کو پاک کرنے کا طریقہ بتائیے۔ ③ ناپاک زمین کب پاک ہوگی؟

۱	پہلے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

مسائل

سبق ۴ تیمّم کے مسائل

پاک مٹی یا اس جیسی چیز سے بدن کی پاکی حاصل کرنے کو "تیمّم" کہتے ہیں۔

تیمّم کا طریقہ

سب سے پہلے نیت کریں کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لیے تیمّم کرتا ہوں۔ پھر دونوں ہاتھ زمین پر مار کر انھیں جھاڑ دیں اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیریں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھوں کو زمین پر ماریں اور انھیں

Scanned with CamScanner

جھاڑ کر دائیں ہاتھ پر اس طرح پھیریں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے، اسی طرح بائیں ہاتھ پر پھیریں۔ [شامی: ۲/ ۱۸۰، باب التیمم]

مسئلہ: جس طرح وضو کے لیے تیمّم کرنا جائز ہے، اسی طرح غسل کے لیے بھی تیمّم کرنا جائز ہے اور دونوں کے لیے تیمّم کا ایک ہی طریقہ ہے۔ [بدائع الصنائع: ۱/ ۴۵، فصل فی التیمم]

تیمّم کے فرائض

① نیت کرنا۔ [شامی: ۲/ ۱۷۷، باب التیمم]

② دونوں ہاتھ زمین پر مار کر پورے چہرے پر پھیرنا۔ [شامی: ۲/ ۱۸۰، باب التیمم]

③ دونوں ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں تک پھیرنا۔ [شامی: ۲/ ۱۸۰، باب التیمم]

کن چیزوں پر تیمّم جائز ہے؟

پاک زمین اور زمین کی قسم کی ہر وہ چیز جو جلانے سے نہ جلے اور پگھلانے سے نہ پگھلے؛ اس سے تیمّم کرنا جائز ہے، جیسے غبار، مٹی، ریت، پتھر، اینٹ، چونہ اور سمینٹ کی دیوار وغیرہ۔ اور ایسی چیز جو زمین کی قسم سے نہ ہو، جلانے سے جل جائے اور پگھلانے سے پگھل جائے؛ اس سے تیمّم جائز نہیں جیسے لکڑی، لوہا، سونا، چاندی، شیشہ وغیرہ۔ ہاں اگر ان چیزوں پر غبار ہو تو اس سے تیمّم جائز ہے۔ [شامی: ۲/ ۲۰۶، ۲۰۷، باب التیمم]

سوالات

① تیمّم کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ ② تیمّم میں کتنے فرائض ہیں؟

③ کن چیزوں پر تیمّم کرنا جائز ہے؟

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

مسائل

Scanned with CamScanner

سبق ۵ تیمّم کرنا کب جائز ہے؟

درج ذیل صورتوں میں تیمّم کرنا جائز ہے:

① پانی ایک میل (تقریباً ڈیڑھ کلومیٹر) کے فاصلے پر ہو۔ [شامی:۲/۱۸۸، باب التیمم]

② پانی لانے میں دشمن، ڈاکو یا کسی موذی (تکلیف دینے والا) جانور سے جان و مال کا خطرہ ہو۔ [شامی:۲/۱۸۸، باب التیمم]

③ فتنہ، فساد یا کرفیو کے سبب پانی تک نہ پہنچ سکتا ہو۔ [شامی:۲/۱۸۸، باب التیمم]

④ پانی صرف پینے کے بقدر ہو۔ [شامی:۲/۱۸۸، باب التیمم]

⑤ کنویں سے پانی نکالنے کے لیے ڈول یا رسی نہ ہو۔ [شامی:۲/۱۸۸، باب التیمم]

⑥ کسی تکلیف کی وجہ سے خود اٹھ کر پانی نہ لے سکتا ہو اور کوئی دوسرا آدمی پانی دینے والا موجود نہ ہو۔ [شامی:۲/۱۹۲، باب التیمم]

⑦ نمازِ جنازہ یا عید کی نماز کے چھوٹ جانے کا خوف ہو، تب بھی تیمّم کرنا جائز ہے۔ [شامی:۲/۲۱۵، باب التیمم]

⑧ سخت ٹھنڈی میں غسل کرنے سے بیمار ہو جانے کا خوف ہو۔ [شامی:۲/۱۸۸، باب التیمم]

⑨ پانی کے استعمال سے بیماری کے بڑھ جانے یا دیر سے اچھا ہونے کا خوف ہو۔ [شامی:۲/۱۸۸، باب التیمم]

نوٹ: آخر کی دونوں صورتوں کا اسی وقت اعتبار ہوگا، جب تجربہ سے ان کا پکا گمان ہو جائے یا ماہر حکیم و ڈاکٹر نے کہا ہو۔ [شامی:۲/۱۸۸، باب التیمم]

Scanned with CamScanner

تیمّم کو توڑنے والی چیزیں

① جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے، ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ [شامی:۲/۲۵۶، باب التیمم]

② جس عذر کی بنا پر تیمّم کیا گیا ہو اگر وہ باقی نہ رہے تو تیمّم ٹوٹ جاتا ہے، جیسے پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمّم کیا تھا، تو پانی مل جانے کے بعد تیمّم ٹوٹ جائے گا۔ [شامی:۲/۲۶۲، باب التیمم]

③ جن باتوں سے غسل فرض ہوتا ہے ان سے تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔ [شامی:۲/۲۵۷، باب التیمم]

مسئلہ: اگر کوئی تیمّم کر کے نماز پڑھ رہا ہو اور درمیان میں پانی کے استعمال پر قادر ہو گیا تو نماز ٹوٹ جائے گی، اب وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے۔ [شامی:۲/۲۵۹، باب التیمم]

سوالات

① تیمّم کن صورتوں میں کرنا جائز ہے؟ ② پانی کتنے فاصلے پر ہو تو تیمّم جائز ہے؟
③ بیماری بڑھ جانے کا خوف ہو تو تیمّم کا کیا حکم ہے؟ ④ بیماری کا خوف کب معتبر ہے؟
⑤ تیمّم کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۶ مقتدی کے مسائل

مقتدی تین طرح کے ہوتے ہیں: ① مُدرِک۔ ② لاحق۔ ③ مسبوق۔

مدرک وہ مقتدی جو پہلی رکعت سے آخری رکعت تک امام کے ساتھ نماز میں شریک رہے۔ (اس کی کوئی رکعت نہ چھوٹے۔) [شامی:۲/۳۴۴، باب الامامۃ]

لاحق وہ مقتدی جس کی کوئی رکعت جماعت میں شامل ہونے کے بعد چھوٹ جائے۔ مثلاً کسی شخص نے جماعت میں شامل ہو کر امام کے ساتھ عشا کی دو رکعت ادا کی، پھر قعدۂ اولی میں بیٹھے بیٹھے نیند لگ گئی اور اتنی دیر سوتا رہا کہ امام نے ایک یا دو رکعتیں پڑھ لیں۔
[شامی:۲/۳۴۴، باب الامامۃ]

Scanned with CamScanner

لاحق کا حکم لاحق کی جو رکعت کسی عذر مثلاً سو جانے کی وجہ سے چھوٹ گئی، جس وقت آنکھ کھلے پہلے اپنی چھوٹی ہوئی رکعت بغیر قرأت کے اس طرح ادا کرے جس طرح امام کے پیچھے ادا کی جاتی ہے۔ چھوٹی ہوئی رکعت ادا کرنے کے بعد امام نے سلام نہ پھیرا ہو تو اس کے ساتھ شامل ہو کر نماز مکمل کرلے اور اگر امام سلام پھیر چکا ہو تو اپنی بقیہ نماز بغیر قرات کے تنہا ادا کرلے۔ [شامی: ۴/۳۴۲، باب الامامۃ]

مسبوق وہ مقتدی جو شروع کی ایک یا اس سے زائد رکعتوں کے بعد جماعت میں امام کے ساتھ شریک ہو۔ [شامی: ۴/۳۵۰، باب الامامۃ]

مسبوق کا حکم مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں اس طرح ادا کرے گویا اس نے ابھی تنہا نماز شروع کی۔ لہٰذا وہ منفرد کی طرح ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے، لیکن قعدہ ان رکعتوں کے حساب سے کرے جو امام کے ساتھ پڑھ چکا ہے۔ [شامی: ۴/۳۵۰، باب الامامۃ]

مثلاً:

① ایک رکعت چھوٹ جائے تو مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے، پھر رکوع، سجدہ کر کے قعدہ کرے اور اس میں تشہد، درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ [شامی: ۴/۳۵۰، باب الامامۃ]

② ظہر، عصر، عشا یا فجر کی دو رکعتیں چھوٹ جائیں تو یہ دو رکعتیں اس طرح ادا کرے جس طرح صرف دو رکعت تنہا ادا کی جاتی ہے۔ لہٰذا پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے اور رکوع سجدہ کر کے کھڑا ہو جائے، پھر دوسری رکعت میں تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھے اور رکوع، سجدہ کر کے قعدۂ اخیرہ کرے اور سلام پھیر دے۔ [البحر الرائق: ۱/۴۰۲، باب الحدث فی الصلاۃ]

③ اگر کسی شخص کو امام کے ساتھ مغرب کی صرف ایک رکعت ملی تو مسبوق بقیہ دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملائے گا، اور ان دو رکعتوں کے درمیان قعدہ کرے گا (پھر بھی اگر قعدہ نہیں کیا تب بھی نماز درست ہو جائے گی)۔ [البحر الرائق: ۱/۴۰۲، استخلاف المسبوق فی الصلاۃ]

Scanned with CamScanner

سوالات

① لاحق کا حکم بتائیے۔ ② مسبوق کسے کہتے ہیں؟

③ مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں کس طرح ادا کرے گا؟

۴ دوسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۷ متفرق مسائل

① مقتدی امام سے پہلے کوئی رکن ادا نہ کرے، بلکہ امام کے ساتھ ساتھ ادا کرے یا فوراً بعد ادا کرے، تسبیحات اور مسنون دعاؤں کے مکمل ہونے سے پہلے امام رکن سے اٹھ جائے۔ تو مقتدی بھی اٹھ جائے، اور اگر تشہد مکمل ہونے سے پہلے امام اٹھ جائے تو مقتدی تشہد مکمل کر کے اٹھے۔ [شامی: ۴۶۶/۳، واجبات الصلاۃ]

② مقتدی کی نماز امام کی نماز کے تابع ہے۔ امام کی نماز کسی وجہ سے فاسد ہو جائے، تو مقتدی کی بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ [محیط برہانی: ۹۶/۲، الفصل بین الاذان والاقامۃ]

③ اگر امام کے پیچھے مقتدی سے واجب چھوٹ جائے تو نماز کا اعادہ لازم نہیں، البتہ نماز مکروہ ہوگی۔ [شامی: ۴۶۸/۳، واجبات الصلاۃ]

④ اگر امام کے پیچھے مقتدی کو مفسداتِ نماز میں سے کوئی چیز پیش آ گئی تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ [شامی: ۴۶۸/۳، واجبات الصلاۃ]

⑤ اگر امام کے پیچھے مقتدی سے کوئی رکن چھوٹ جائے تو نماز ہی میں فوراً ادا کر لے اور اگلے رکن میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے۔ مثلاً امام وتر کی تیسری رکعت میں قنوت بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا، مقتدیوں میں سے بعض کو پتہ نہ چل سکا وہ قنوت پڑھنے لگے، جب امام نے تسمیع کہی تو انھیں علم ہوا، اب انھیں رکوع کر کے امام کے ساتھ سجدے میں شامل ہو جانا چاہیے۔ لیکن اگر رکوع کیے بغیر سجدے میں چلے گئے تو رکوع

مسائل

Scanned with CamScanner

چھوٹ جانے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ [شامی: ۴۶۸/۳، واجبات الصلاۃ]

(۶) اگر کوئی شخص جماعت کھڑی ہونے کے بعد مسجد پہنچے تو وہ رکعت چھوٹ جانے کے اندیشہ سے ہرگز نہ دوڑے، اطمینان سے چلے اور جس رکن میں امام کو پائے اسی میں شامل ہو جائے، سجدے میں پہنچے تو سجدے میں شامل ہو جائے، امام کے کھڑے ہونے کا انتظار نہ کرے۔ [بخاری: ۹۰۸، عن ابی ہریرہ، ترمذی: ۵۹۱، عن علی وعن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما]

(۷) اگر کوئی شخص اس وقت پہنچا جب امام رکوع میں تھا، تو کھڑے ہو کر اطمینان سے تکبیر تحریمہ کہے، پھر رکوع میں امام کے ساتھ شامل ہو جائے، جلد بازی نہ کرے، اس لیے کہ اگر اس نے جلد بازی میں جھکتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہی تو نماز ہی صحیح نہیں ہوگی۔
[شامی: ۴۹۵/۳، فصل فی تالیف الصلاۃ]

(۸) مسبوق امام کے آخری قعدے میں ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے تشہد پڑھے اور تشہد مکمل ہو جانے کے بعد خاموش رہے، درود شریف اور دعائے ماثورہ نہ پڑھے۔
[شامی: ۸۳/۴، ۹۰، فصل فی تالیف الصلاۃ]

(۹) اگر مسبوق نے بھول کر امام سے پہلے یا امام کے بالکل ساتھ ساتھ ایک سلام پھیرا تو مسبوق کے ذمے سجدۂ سہو نہیں ہے اور اگر امام کے بعد سلام پھیرا جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے، تو اس پر اپنی نماز کے اخیر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہو جائے گا، خواہ ایک طرف سلام پھیرا ہو یا دونوں طرف پھیر دیا ہو۔ [شامی: ۳۵۸/۴، باب الامامۃ]

(۱۰) امام سجدۂ سہو کرے تو مسبوق بھی امام کے ساتھ سجدۂ سہو کرے لیکن امام کے ساتھ سجدۂ سہو کا سلام نہ پھیرے۔ اگر مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا جب کہ اسے اپنا مسبوق ہونا یاد تھا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ [شامی: ۳۶۲/۵، باب سجود السہو]

(۱۱) مسبوق سے اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں سہو ہو جائے تو اخیر میں سجدۂ سہو کر لے۔ [شامی: ۳۵۲/۴، باب الامامۃ]

Scanned with CamScanner

سوالات

① امام کے پیچھے مقتدی کا کوئی رکن چھوٹ جائے تو مقتدی کیا کرے؟
② کیا مسبوق امام کے آخری قعدے میں درود شریف پڑھے گا؟
③ مسبوق نے سجدۂ سہو کا سلام امام کے ساتھ پھیر دیا تو کیا حکم ہوگا؟

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۸ قضا نماز

کسی بھی عبادت کو اس کے مقررہ وقت کے ختم ہونے کے بعد ادا کرنے کو "قضا" کہتے ہیں، جیسے فجر کی نماز سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کی جائے تو یہ نماز قضا کہلائے گی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: بے شک نماز ایمان والوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔
[سورۂ نساء: ۱۰۳]

اس لیے ہر فرض نماز کو اُس کے مقررہ وقت ہی میں ادا کرنا ضروری ہے، بغیر کسی مجبوری کے نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دو نمازوں کو بغیر کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے، وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچ گیا۔
[ترمذی: ۱۸۸، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس شخص کی ایک بھی نماز چھوٹ گئی، وہ ایسا ہے جیسا کہ اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔ [مسند احمد: ۲۳۶۴۳، عن نوفل رضی اللہ عنہ]

لہٰذا جہاں تک ہو سکے نمازوں کو قضا کرنے سے بچنا چاہیے، اگر کوئی نماز قضا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے، توبہ کرے اور آئندہ نماز کو قضا نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے اور اس نماز کی قضا جلد از جلد پڑھ لے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو کسی نماز کو بھول جائے یا نماز کے وقت سوتا رہ جائے تو اس کی تلافی یہی ہے کہ جب یاد آ جائے نماز پڑھ لے۔
[مسلم: ۱۹۰۰، عن انس رضی اللہ عنہ]

Scanned with CamScanner

فرض اور وتر نمازوں کی قضا کرنا لازم ہے۔ قضا نماز کے لیے کوئی وقت متعین نہیں ہے۔ تین مکروہ اوقات (طلوعِ آفتاب، زوالِ آفتاب اور غروبِ آفتاب) کے علاوہ کسی بھی وقت قضا نماز پڑھ سکتے ہیں۔ [شامی: ۳۱۲/۵، باب قضاء الفوائت]

قضا نماز پڑھنے کا طریقہ

قضا نماز پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو ادا نماز پڑھنے کا ہے، صرف نیت کا تھوڑا سا فرق ہے کہ جو نماز قضا ہوگئی ہو اس کا وقت اور دن متعین کر کے نیت کرے کہ میں فلاں دن کی فلاں وقت کی نماز پڑھ رہا ہوں، مثلاً اس طرح نیت کرے کہ میں گذشتہ کل کی یا اتوار کے دن کی فجر کی نماز قضا کرتا ہوں۔ نیت کرنے کے بعد جس طرح ادا نماز پڑھی جاتی ہے اسی طرح قضا نماز بھی پڑھے۔ [شامی: ۳۴۴/۵، باب قضاء الفوائت]

مسئلہ: اگر کسی کے ذمے بہت سی نمازیں قضا ہوں اور اسے دن یاد نہ ہوں تو اس طرح نیت کرے کہ میرے ذمے جس قدر فجر کی نمازیں باقی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی نماز پڑھتا ہوں یا ان میں سے آخری فجر کی نماز پڑھتا ہوں۔ جب بھی قضا نماز پڑھے اسی طرح نیت کرے۔ [شامی: ۳۴۴/۵، باب قضاء الفوائت]

مسئلہ: اگر کسی بے نمازی نے توبہ کرلی اور نماز پابندی سے پڑھنے لگا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کی جتنی نمازیں قضا ہوئی ہیں ان کا اندازہ لگا کر لکھ لے اور روزانہ کچھ نہ کچھ قضا نمازیں وقت نکال کر پڑھتا رہے، توبہ کرنے سے گناہ تو معاف ہو جاتے ہیں لیکن اس نے جو نمازیں چھوڑ دی تھیں وہ معاف نہیں ہوں گی، ان کی قضا لازم ہے۔ قضا نمازوں کو ادا کرنے کی آسان صورت یہ ہے کہ ہر فرض نماز سے پہلے یا بعد میں ایک دو وقت کی قضا نماز پڑھ لے۔ [البحر الرائق: ۸۶/۲، باب قضاء الفوائت]

مسئلہ : اگر کسی شخص کی بالغ ہونے کے بعد نماز قضا نہ ہوئی ہو یا قضا ہوئی ہو لیکن اس نے بعد میں پڑھ لی ہو، اب اس کے ذمہ ایک بھی نماز نہ ہو، تو اسے شریعت میں ''صاحبِ ترتیب'' کہتے ہیں۔ ایسے شخص کے لیے ضروری ہے کہ جب کبھی کوئی نماز قضا ہو پہلے قضا نماز پڑھے، پھر ادا نماز پڑھے۔ لیکن جو آدمی صاحب ترتیب نہ ہو اس کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ پہلے قضا نماز پڑھے، پھر ادا نماز پڑھے۔ البتہ بہتر یہی ہے کہ اگلی نماز سے پہلے پہلے قضا پڑھ لے، ٹال مٹول اور سستی نہ کرے۔ [شامی: ۳۱۲/۵-۳۱۸، باب قضاء الفوائت]

سوالات

① قضا نماز کسے کہتے ہیں؟
② نماز چھوڑنا کیسا ہے؟
③ وتر کی قضا لازم ہے یا نہیں؟
④ قضا نماز کس وقت میں پڑھی جا سکتی ہے؟
⑤ قضا نماز پڑھنے کا طریقہ بتائیے۔
⑥ قضا نماز کی نیت کیسے کریں گے؟
⑦ کیا توبہ کرنے کے بعد نماز قضا کرنے کی ضرورت نہیں رہتی؟
⑧ صاحب ترتیب کسے کہتے ہیں؟

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۹ تراویح کی اہمیت

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان اور اخلاص کے ساتھ عبادت میں گذارے گا، اس کے سب پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

[بخاری: ۳۷/۱، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

رمضان المبارک کی ایک امتیازی عبادت ''نماز تراویح'' ہے، جو اپنی الگ شان رکھتی ہے، اس کے ذریعہ رمضان المبارک میں مسجدوں کی رونق بڑھ جاتی ہے اور عبادت کے شوق میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رمضان

Scanned with CamScanner

المبارک میں تین دن مسجد نبوی میں باجماعت نماز پڑھائی لیکن جب مجمع زیادہ بڑھنے لگا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے غیر معمولی ذوق وشوق کو دیکھ کر آپ کو یہ خطرہ ہوا کہ کہیں یہ نماز امت پر فرض نہ کردی جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سلسلہ موقوف کردیا۔لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کی راتوں میں کثرت عبادت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے، جو لوگ قرآن کریم کے حافظ تھے وہ خود نوافل میں قرآن پڑھتے اور جو حافظ نہ تھے وہ کسی حافظ کی اقتدا میں قرآن کریم سننے کی سعادت حاصل کرتے تھے۔

مدینہ منورہ کے ایک تابعی عالم ثعلبہ بن ابی مالک قرظی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ مسجد کے ایک گوشہ میں کچھ لوگ جماعت سے نماز پڑھ رہے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ لوگ کیا کررہے ہیں؟ کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ وہ حضرات ہیں جن کو قرآن کریم حفظ نہیں ہے، حضرت ابی بن کعب نماز میں قرآن پڑھ رہے ہیں اور یہ لوگ ان کی اقتدا میں قرآن سن رہے ہیں، یہ سن کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انھوں نے بہت اچھا کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں کوئی ناگواری کی بات ارشاد نہیں فرمائی۔ [سنن کبریٰ: ۴۹۵/۲]

اس تفصیل سے اتنا یقیناً معلوم ہوگیا کہ دورِ نبوت میں رمضان کی وہ خصوصی نماز جسے بعد میں تراویح کا نام دیا گیا، یقیناً پڑھی جاتی رہی اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اس نماز سے بخوبی واقف تھے اور تنہا یا جماعت سے اسے پڑھا کرتے تھے۔پھر دورِ صدیقی اور دورِ فاروقی کے ابتدائی زمانہ تک یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہا۔اس کے بعد سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر کہ لوگ مسجد میں تنہا یا چھوٹی چھوٹی ٹولیاں بنا کر تراویح کی نماز پڑھتے ہیں، آپ نے مناسب سمجھا کہ تراویح کی باقاعدہ جماعت قائم کردی جائے (کیوں کہ جس خطرۂ وجوب کی

Scanned with CamScanner

وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے تراویح کی جماعت کا سلسلہ موقوف کر دیا تھا، آپ ﷺ کی وفات کے بعد یہ خطرہ باقی نہ رہا تھا) اس لیے آپ نے صحابہ میں سب سے بڑے قاری حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کو تراویح کا امام مقرر فرمایا اور صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں تراویح پڑھنے لگے۔ [بخاری: ۲۰۱۰ عن عبد الرحمن بن عبد القاری رضی اللہ عنہ]

حضرت یزید بن رومان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ و تابعین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان کے مہینے میں ۲۳/ رکعتیں (۲۰/ رکعات تراویح اور ۳/ رکعت وتر) پڑھا کرتے تھے۔ [موطا امام مالک: ۲۸۰ سنا ردوئی باب ما جاء فی قیام رمضان]

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے دو رات میں بیس رکعتیں پڑھائیں، جب تیسری رات ہوئی، لوگ جمع ہوئے، مگر حضور ﷺ تشریف نہیں لائے، پھر صبح کے وقت ارشاد فرمایا: مجھے خیال ہوا کہ یہ نماز تم پر فرض ہو جائے گی تو تم اس کو نبھا نہ سکو گے۔ [تلخیص حبیر: ۲/۵۳، باب صلاۃ التطوع، تحقیق علی معوض]

خلاصہ یہ کہ ۲۰/ رکعت تراویح احادیث سے ثابت ہے اور ہر دور میں مسلمان اس کو اہتمام سے ادا کرتے رہے ہیں، اس لیے ہمیں بھی اسے خوب اہتمام سے ادا کرنا چاہیے۔ رمضان المبارک کی راتیں نہایت قیمتی ہوتی ہیں، اس میں جتنی بھی عبادت کی جائے کم ہے، نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام اور صحابیات رضی اللہ عنہن رات بھر عبادتوں میں مصروف رہتے تھے۔ [کتاب المسائل: ۱/۴۷۹، ۴۸۱]

ہم اگر تراویح کی بیس رکعت میں بھی سستی برتیں تو ہم سے زیادہ محروم کون ہو سکتا ہے! اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان کی مبارک راتوں میں عبادت کا خصوصی اہتمام نصیب فرمائے۔

(آمین، یارب العٰلمین)

Scanned with CamScanner

تراویح کی نماز

رمضان المبارک کے مہینہ میں عشا کی فرض اور سنت نماز کے بعد وتر سے پہلے جو ۲۰ رکعت نماز پڑھی جاتی ہے، اُسے ''تراویح کی نماز'' کہتے ہیں۔

تراویح کا حکم ہر بالغ مرد اور عورت پر تراویح کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، بغیر عذر چھوڑنے والا گنہ گار ہوگا۔ البتہ مسجد میں جماعت سے پڑھنا سنت کفایہ ہے، اگر محلے کی مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہو تو سارے محلے والے گنہ گار ہوں گے۔ [شامی: ۵/ ۲۳۷، ۲۴۴، باب الوتر والنوافل]

تراویح کا وقت جس رات رمضان المبارک کا چاند نظر آجائے اسی رات سے تراویح کی نماز شروع ہو جاتی ہے اور عید کا چاند نظر آنے تک پڑھی جاتی ہے۔ تراویح کا وقت عشا کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ رمضان المبارک میں نماز وتر تراویح کے بعد پڑھنا بہتر ہے، لیکن اگر کوئی نماز وتر تراویح سے پہلے پڑھ لے تب بھی درست ہے۔ [شامی: ۵/ ۲۴۰، باب الوتر]

تراویح کا طریقہ عشا کی فرض اور سنت نماز پڑھنے کے بعد تراویح کی نیت سے دو دو رکعت کر کے دس سلاموں سے بیس رکعتیں پڑھیں اور ہر چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر وقفہ کریں، اس وقفہ کو ''ترویحہ'' کہتے ہیں، ترویحہ کے معنی آرام کرنا۔ بہتر یہ ہے کہ اُس وقفہ میں تسبیح، ذکر وغیرہ میں مشغول رہیں۔ تراویح میں ایک مرتبہ ختم قرآن سنت ہے، ایک مرتبہ سے زیادہ ختم کرنا مستحب ہے۔ [شامی: ۵/ ۲۴۱، ۲۳۹، باب الوتر]

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایسے وقت مسجد پہنچے کہ تراویح کی نماز شروع ہو چکی ہو تو اس پر لازم ہے کہ پہلے اپنی عشا کی فرض نماز ادا کرے، اُس کے بعد امام کے ساتھ تراویح میں شریک ہو۔ [شامی: ۵/ ۲۴۰، باب الوتر]

مسئلہ: اگر کسی کی تراویح کی بعض رکعتیں چھوٹ گئی ہوں تو وہ امام کے ساتھ پہلے بقیہ تراویح اور وتر پڑھ لے، پھر تراویح کی چھوٹی ہوئی رکعتیں ادا کرے۔ [شامی: ۵/ ۲۴۰، باب الوتر]

مسائل

Scanned with CamScanner

مسئلہ : اگر امام تراویح کی دوسری رکعت پر قعدہ کرنا بھول جائے اور تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوجائے تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو کر کے نماز پوری کرلے۔ [فتاوی رحیمیہ جدید:۶/۲۴۳]

مسئلہ : اگر بھول کر تراویح کی تین رکعتیں پڑھ لی، اگر دوسری رکعت پر قعدہ کرلیا تو دو رکعت صحیح ہوگئیں اور تیسری باطل ہوگئی، اخیر میں سجدۂ سہو کرلے، تیسری رکعت میں جو حصہ قرآن پڑھا ہے اسے دہرائے اور اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہیں کیا تو تینوں رکعتیں باطل ہوگئیں، ان میں پڑھا ہوا قرآن دہرایا جائے گا۔ [شامی:۵/۲۱۵، باب الوتر، فتاوی رحیمیہ جدید:۶/۲۵۵]

مسئلہ : اگر ایک سلام سے چار رکعتیں پڑھیں اور دوسری رکعت پر قعدہ کیا تو چاروں رکعتیں صحیح ہوگئیں اور سجدۂ سہو لازم نہ ہوگا اور اگر دوسری رکعت پر قعدہ نہ کیا تو صرف آخری دو رکعتیں معتبر ہوں گی اور پہلی دو رکعتیں باطل ہوجائیں گی، لہٰذا ان دو رکعتوں میں پڑھا ہوا قرآن دوہرایا جائے گا۔ اور اخیر میں سجدۂ سہو کرلے۔ [شامی:۵/۲۱۵، باب الوتر، احسن الفتاوی:۳/۵۱۲]

سوالات

① تراویح کی اہمیت بیان کیجئے۔ ② نماز تراویح کا وقت بتایئے۔
③ تراویح کی نماز کا طریقہ بتایئے۔
④ تراویح کی نماز میں چار رکعت ایک سلام سے پڑھی تو کیا حکم ہے۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۰ زکاۃ کے مسائل

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے مال کی ایک مقررہ مقدار کسی مستحق مسلمان کو مالک بنا کر دے دینے کا نام ''زکاۃ'' ہے۔ [شامی:۶/۲۴۵، کتاب الزکاۃ]

Scanned with CamScanner

فضیلت : زکاۃ ادا کرنے سے مال کی حفاظت ہوتی ہے اور مال کی برائیوں اور اس کے فتنوں سے آدمی محفوظ ہوجاتا ہے، حدیث شریف میں ہے: جس شخص نے اپنے مال کی زکاۃ ادا کی وہ مال کے شر (برائی) سے محفوظ ہوگیا۔ [طبرانی اوسط: ۱۵۷۹، عن جابر رضی اللہ عنہ]

زکاۃ ادا نہ کرنے پر قرآن وحدیث میں بہت ہی سخت سزائیں بیان کی گئی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ اس کی زکاۃ ادا نہیں کرتے، قیامت کے دن ان کا یہ مال ایک بہت ہی زہریلے اور گنجے سانپ کی شکل میں سامنے آئے گا اور ان کی گردن سے لپٹ جائے اور ان کے جبڑوں کو نوچ نوچ کر کہے گا: میں تمھارا جمع کیا ہوا مال ہوں، میں تمھارا خزانہ ہوں۔ [بخاری: ۱۴۰۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

زکاۃ کا حکم : زکاۃ دینا فرض ہے، قرآن مجید اور احادیث سے اس کی فرضیت ثابت ہے، جو شخص اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ اور جو شخص مالدار ہوتے ہوئے زکاۃ ادا نہ کرے وہ سخت گنہگار ہے۔ [فتاوی ہندیہ: ۱/۱۷۰، کتاب الزکاۃ]

زکاۃ فرض ہونے کی شرطیں

① مسلمان ہونا۔ ② آزاد ہونا۔ ③ عاقل ہونا۔

④ بالغ ہونا۔ ⑤ نصاب کے بقدر مال کا مالک ہونا۔

⑥ نصاب کا بنیادی ضرورتوں اور قرض سے خالی ہونا۔ (صاحب نصاب پر اتنا قرض نہ ہو کہ قرض ادا کرنے کی صورت میں نصاب کے بقدر مال باقی نہ رہے)۔

⑦ نصاب پر قمری (اسلامی) سال کا گذر جانا۔ [شامی: ۶/۴۵۲-۴۵۵، کتاب الزکاۃ]

بنیادی ضرورت رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، گھر کا ساز وسامان اور استعمال کی سواری (گاڑی) انسان کی بنیادی ضرورتوں میں داخل ہیں۔

مسائل

Scanned with CamScanner

سوالات

① زکاۃ کی فضیلت بتائیے۔ ② زکاۃ کا حکم بتائیے۔

③ زکاۃ فرض ہونے کی شرطیں سنائیے۔

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۱ کس مال میں زکاۃ فرض ہے؟

① سونا۔ ② چاندی۔ ③ روپے پیسے۔

④ مالِ تجارت۔ (ہر وہ چیز جسے بیچنے کے ارادے سے خریدا ہو)۔

⑤ زمین کی پیداوار۔ ⑥ مویشی (پالتو جانور)۔

زکاۃ کا نصاب

جن مالوں میں زکاۃ فرض ہے، شریعت نے ان کی خاص خاص مقدار مقرر کردی ہے؛ مال کی اسی خاص مقدار کو ''نصاب'' کہتے ہیں۔ جب نصاب کی مقدار کسی کے پاس پوری ہو جائے، تو اس پر زکاۃ فرض ہو جاتی ہے اور ایسے شخص کو ''صاحبِ نصاب'' کہتے ہیں۔

① **سونے کا نصاب:** ۸۷/گرام ۴۸۰/ملی گرام ہے۔
[شامی: ۷/۶۸، باب زکاۃ المال، احسن الفتاویٰ: ۴/۲۵۴]

② **چاندی کا نصاب:** ۶۱۲/گرام ۳۶۰/ملی گرام ہے۔
[شامی: ۷/۶۸، باب زکاۃ المال، احسن الفتاویٰ: ۴/۲۵۴]

③ **روپے پیسے کا نصاب:** روپیہ پیسہ؛ سونا یا چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب کی قیمت کے برابر ہو۔
[شامی: ۷/۸۱، باب زکاۃ المال]

④ **مالِ تجارت کا نصاب:** مالِ تجارت؛ سونا یا چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب کی قیمت کے برابر ہو۔
[شامی: ۷/۷۵، باب زکاۃ المال]

مسائل

Scanned with CamScanner

تنبیہ: آج کل چاندی کی قیمت سونے کے مقابلے میں کئی گنا کم ہونے کی وجہ سے چاندی کا نصاب جلد پورا ہو جاتا ہے، اس لیے چاندی کے نصاب کی قیمت دیکھی جاتی ہے۔

زکاۃ کی مقدار: سونا، چاندی، روپیہ پیسہ اور مالِ تجارت کی زکاۃ میں پورے مال کا چالیسواں حصہ (ڈھائی فی صد) دینا فرض ہے۔ [شامی: ۷/۷۵، باب زکاۃ المال]

⑤ زمین کی پیداوار: زمین کی پیداوار جتنی مقدار میں بھی ہو اس میں دسواں حصہ (دس فیصد) زکاۃ ہے جس کو ''عُشر'' کہا جاتا ہے۔

⑥ مویشی: مویشی میں سے بکری، گائے، بیل، اونٹ وغیرہ میں زکاۃ فرض ہونے کے مختلف نصاب شریعت نے مقرر کیے ہیں اور ان میں زکاۃ کی مقدار بھی مختلف رکھی ہے۔

سوالات

① کن چیزوں میں زکاۃ فرض ہے؟
② سونے، چاندی کا نصاب بتائیے۔
③ مالِ تجارت کا نصاب بتائیے۔
④ زکاۃ کی مقدار بیان کیجیے۔

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۲ متفرق مسائل

① اگر کسی کے پاس سونا اور چاندی دونوں ہوں، لیکن کسی ایک کا نصاب پورا نہ ہو، تو دونوں کو ملا کر قیمت لگائی جائے گی، اگر دونوں کی قیمت مل کر سونے یا چاندی میں سے کسی ایک کے نصاب کو پہنچ جائے، تو زکاۃ فرض ہو جائے گی۔ [شامی: ۷/۸۹، باب زکاۃ المال]

② زکاۃ ادا کرتے وقت یا زکاۃ کا مال الگ کرتے وقت زکاۃ کی نیت ضروری ہے، یعنی دل میں ارادہ ہو کہ زکاۃ نکال رہا ہوں۔ بغیر نیت کے زکاۃ ادا نہ ہوگی، ہاں البتہ کسی کو زکاۃ کہہ کر دینا ضروری نہیں، بلکہ ہدیہ کہہ کر دے تو بھی زکاۃ ادا ہو جائے گی۔
[شامی: ۶/۴۸۹، کتاب الزکاۃ]

Scanned with CamScanner

۳ زکاۃ میں سونا، چاندی، تجارتی مال، یا ان کی قیمت سے کپڑا، غلہ یا کوئی اور سامان خرید کر دینا بھی جائز ہے۔ [فتاویٰ دار العلوم: ۶/۲۱۵]

۴ مکان، دوکان، کارخانہ، برتن، کپڑے، کتابیں، فرنیچر، سلائی مشین، گاڑی، کرایہ پر دی جانی والی چیزیں، صنعتی آلات اور وہ مشینیں جو سامان تیار کرتی ہیں اور خود باقی رہتی ہیں چاہے کتنی ہی قیمت کے ہوں؛ ان پر زکاۃ فرض نہیں ہے۔ البتہ اگر ان میں سے کوئی بھی چیز تجارت کی ہے، تو اس پر زکاۃ فرض ہے۔ [شامی: ۶/۱۷۴، کتاب الزکاۃ]

۵ سونے چاندی کی بنی ہوئی تمام چیزوں پر زکاۃ فرض ہے۔ جیسے سونے چاندی کے زیورات، برتن، سکے، تمغے (میڈل) وغیرہ۔ [شامی: ۶/۷۷، باب زکاۃ المال]

۶ تجارت کی غرض سے جو بھی چیز خریدی جائے اس پر زکاۃ فرض ہے، خواہ وہ زمین ہو یا کوئی اور سامان، اس لیے زکاۃ نکالتے وقت دکان میں جتنی چیزیں بیچنے کی ہوں ان سب کی قیمت کا حساب لگا کر زکاۃ نکالنا فرض ہے۔ [بدائع الصنائع: ۲/۳، کتاب الزکاۃ]

سوالات

1. سونا، چاندی دونوں نصاب سے کم ہو تو کیا حکم ہے؟
2. زکاۃ کو ہدیہ کہہ کر دینا کیسا ہے؟ ۳ کیا کارخانوں کی مشینوں پر زکاۃ ہے؟

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۳ زکاۃ ادا کرنا کب فرض ہے؟

زکاۃ کا جو نصاب شریعت نے مقرر کیا ہے اس کے مالک ہونے کے بعد قمری (اسلامی) تاریخ کے اعتبار سے جس تاریخ کو ایک سال مکمل ہو جائے اس تاریخ کو زکاۃ کی ادائیگی فرض ہو جاتی ہے۔

زکاۃ کی ادائیگی کے لیے شریعت میں رمضان کا مہینہ متعین نہیں ہے، بلکہ ہر آدمی کے لیے

Scanned with CamScanner

زکاۃ کا مہینہ اور تاریخ الگ الگ ہے، جس شخص کے پاس قمری ماہ کی جس تاریخ میں نصاب کے بقدر مال آئے، اس کے لیے ہمیشہ وہی تاریخ زکاۃ کے حساب کے لیے متعین رہے گی۔ لہٰذا وہ شخص اسی تاریخ میں زکاۃ ادا کرنے کا اہتمام کرے، رمضان کا انتظار نہ کرے، تاخیر کرنا بری بات ہے۔ [شامی: ۶/۴۸۵، ۴۹۷، کتاب الزکاۃ]

مثلاً ایک شخص ۲ رصفر ۱۴۳۱ھ کو پہلی بار نصابِ زکوٰۃ کا مالک ہوا، سال کے درمیان مال گھٹتا بڑھتا رہا لیکن اگلے سال ۲ رصفر ۱۴۳۲ھ کو اس کے پاس نصاب کے بقدر یا اس سے زیادہ مال موجود ہے تو اس شخص پر اپنی ملکیت میں موجود سونا، چاندی، نقد رقم، بینک میں محفوظ رقم، تجارتی پلاٹ اور دوکان میں موجود تجارتی سامان وغیرہ، سب کی مجموعی قیمت جوڑ کر ڈھائی فی صد کے لحاظ سے زکاۃ ادا کرنا فرض ہے۔ [شامی: ۷/۴۰، ۴۶، باب زکاۃ الغنم]

متفرق مسائل

① اگر صاحبِ نصاب بننے کی قمری تاریخ یاد نہ ہو تو غور و فکر کے بعد جس تاریخ کا ظن غالب ہو وہ متعین ہوگی۔ اگر کسی تاریخ کا بھی ظن غالب نہ ہو تو خود کوئی قمری تاریخ متعین کرلے۔ [احسن الفتاویٰ: ۴/۲۵۵]

② اگر نصابِ زکاۃ پر سال مکمل ہونے سے پہلے کوئی زکاۃ ادا کرنا چاہے تو اس کی اجازت ہے۔ [شامی: ۷/۵۹، باب زکاۃ الغنم]

③ سال کے درمیان جو مال بڑھا اس پر سال کا گذرنا ضروری نہیں ہے، سال کے مکمل ہونے سے ایک دن پہلے تک جو بھی مال آئے گا اس کی زکاۃ نکالنا فرض ہے۔ [شامی: ۷/۴۰-۴۶، باب زکاۃ الغنم]

④ اگر کسی کے پاس نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ مال ہے اور اس کے ذمے قرض بھی ہے تو قرض کی مقدار نکالنے کے بعد نصاب کے بقدر مال باقی رہتا ہے تو بقیہ رقم کی زکاۃ

Scanned with CamScanner

ادا کرنا فرض ہے اور اگر نصاب کے بقدر مال نہیں رہتا ہے تو زکاۃ فرض نہ ہوگی۔
[شامی: ۶/ ۴۵۶، کتاب الزکاۃ]

⑤ اگر صاحبِ نصاب کا دوسرے کے ذمے قرض ہو یا دوسرے کے ذمے سامانِ تجارت کی قیمت ہو تو دوسری چیزوں کے ساتھ اس کی بھی زکاۃ ادا کردے اور اس کی بھی گنجائش ہے کہ جب قرض یا سامان تجارت کی قیمت وصول ہو اس وقت پچھلے سالوں کی بھی زکاۃ ادا کرے، البتہ ایسا قرض جس کے ملنے کی بالکل امید نہ ہو اس پر زکاۃ فرض نہیں۔
[شامی: ۷/ ۹۷، باب زکاۃ المال]

سوالات

① کس مہینے میں زکاۃ ادا کرنا فرض ہے؟ ② کیا زکاۃ کے لیے رمضان کا مہینہ متعین ہے؟

③ کسی کے ذمے قرض ہو تو کیا اس پر زکاۃ فرض ہے؟

④ کیا قرض دی ہوئی رقم پر زکاۃ ہے؟

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۴ کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز ہے؟

① **فقیر:** وہ شخص جو صاحبِ نصاب نہ ہو اور نہ اس کے پاس نصاب کے بقدر ضرورت سے زائد سامان ہو۔
[شامی: ۷/ ۲۰۵، باب مصرف الزکاۃ]

② **مسکین:** وہ شخص جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔
[شامی: ۷/ ۲۰۹، باب مصرف الزکاۃ]

③ **قرض دار:** وہ شخص جس کے ذمے لوگوں کا قرض ہو اور اس کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ قرض ادا کرنے کی صورت میں نصاب کے بقدر مال باقی رہے۔
[شامی: ۷/ ۲۱۹، باب مصرف الزکاۃ]

④ **مسافر:** وہ شخص جو حالتِ سفر میں محتاج ہو گیا ہو (اگرچہ اپنے وطن میں مالدار ہو) اسے بقدرِ ضرورت زکاۃ دینا جائز ہے۔
[شامی: ۷/ ۲۲۳، باب مصرف الزکاۃ]

Scanned with CamScanner

سوالات

① کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز ہے؟ ② فقیر کسے کہتے ہیں؟

5 پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۵ کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز نہیں؟

① وہ شخص جس پر زکاۃ فرض ہو، ایسا شخص شریعت کی نگاہ میں ''مالدار'' ہے۔
[شامی: ۲۳۷/۷، باب مصرف الزکاۃ]

② وہ شخص جس پر زکاۃ تو فرض نہ ہو لیکن ضرورت سے زائد زمین، مکان یا کوئی اور سامان فرنیچر، برتن وغیرہ اس کے پاس موجود ہو اور اس کی قیمت نصاب کے بقدر ہو۔
[شامی: ۲۳۸/۷، باب مصرف الزکاۃ]

③ ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی اوپر تک۔ [شامی: ۲۳۰/۷، باب مصرف الزکاۃ]

④ بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسہ نواسی نیچے تک۔ [شامی: ۲۳۰/۷، باب مصرف الزکاۃ]

⑤ شوہر، بیوی۔ [شامی: ۲۲۶/۷، باب مصرف الزکاۃ]

⑥ غیر مسلم۔ [شامی: ۲۳۹/۷، باب مصرف الزکاۃ]

⑦ مالدار آدمی کی نابالغ اولاد۔ [شامی: ۲۳۷/۷، باب مصرف الزکاۃ]

⑧ سید اور بنی ہاشم (عباس، حارث اور ابو طالب کی اولاد)۔ [شامی: ۲۳۵/۷، باب مصرف الزکاۃ]

مسئلہ: زکاۃ کے پیسے سے کنواں کھدوانا، سڑک بنوانا، مسجد کے لیے زمین خریدنا وغیرہ جائز نہیں ہے، اس لیے کہ زکاۃ کی ادائیگی کے صحیح ہونے کے لیے مستحق کو اس کا مالک بنانا شرط ہے۔
[شامی: ۲۲۶/۷، باب مصرف الزکاۃ]

مسئلہ: زکاۃ کی نیت سے قرض معاف کرنے سے زکاۃ ادا نہیں ہوگی۔ [شامی: ۲۹۳/۶، کتاب الزکاۃ]

مسئلہ: کسی ایک ہی آدمی کو نصاب کے بقدر زکاۃ کا مال دے دینا مکروہ ہے اور جب کسی مستحق کے پاس نصاب کے بقدر مال جمع ہو جائے تو اسے زکاۃ دینا جائز نہیں۔
[شامی: ۲۵۶/۷، باب مصرف الزکاۃ]

مسائل

Scanned with CamScanner

کن لوگوں کو زکاۃ دینا افضل ہے؟

سب سے پہلے اپنے رشتے دار بھائی بہن اور ان کی اولاد، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، ساس، سسر، داماد وغیرہ میں سے جو ضرورت مند ہوں ان کو زکوٰۃ دینا افضل ہے۔ ان کے بعد اپنے پڑوسیوں یا اپنے شہر کے لوگوں میں سے جو زیادہ ضرورت مند ہوں، پھر جس کو دینے میں دین کا زیادہ نفع ہو جیسے علم دین کے طلبہ۔ ان لوگوں کو زکوٰۃ دینے میں دوہرا ثواب ہے۔

[شامی: ۷/۲۳۰، باب مصرف الزکاۃ]

سوالات

① کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے؟
② شریعت کی نگاہ میں ''مالدار'' کون ہے؟
③ غیر مسلم کو زکاۃ دینا کیسا ہے؟
④ زکاۃ کے پیسے سے کنواں کھدوانا کیسا ہے؟
⑤ کن لوگوں کو زکاۃ دینا افضل ہے؟

5 پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۶ صدقۂ فطر کے مسائل

عیدالفطر کے دن جو صدقہ غریبوں کو دینا واجب ہے، اسے ''صدقۂ فطر'' کہتے ہیں۔

صدقۂ فطر کس پر واجب ہے؟

صدقۂ فطر ہر ایسے مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو عیدالفطر کے دن نصابِ زکاۃ کا مالک ہو یا اس کے پاس نصاب کی قیمت کے بقدر استعمال سے زائد کپڑے، برتن، فرنیچر، زیب و زینت اور آرائش کا سامان یا ضرورت سے زیادہ مکان یا زمین ہو، خواہ اس پر سال نہ گذرا ہو۔

[شامی: ۷/۳۲۷، باب صدقۃ الفطر]

مسئلہ: جس شخص پر صدقۂ فطر واجب ہو، وہ اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کرے۔

[شامی: ۷/۳۲۸، باب صدقۃ الفطر]

Scanned with CamScanner

مسئلہ: اگر ضرورت سے زائد مکان کرایہ پر دیا ہوا ہو اور اس کے کرایہ پر گذر اوقات ہو تو اس کی وجہ سے صدقۂ فطر واجب نہ ہوگا اور اگر ضروریاتِ زندگی دوسرے ذرائع سے حاصل ہو جاتی ہوں تو اس کی وجہ سے صدقۂ فطر واجب ہوگا۔ [شامی: ۷/۲۳۸، ۲۳۹، باب مصرف الزکوۃ]

صدقۂ فطر کی مقدار

① ایک صاع جَو، منقّیٰ یا کھجور ہے۔ ایک صاع کی مقدار موجودہ اوزان کے اعتبار سے ۳/کلو ۱۵۰/گرام ہوتی ہے۔ [شامی: ۷/۲۹۳، باب صدقۃ الفطر، فتاویٰ رحیمیہ: ۷/۱۹۷]

② آدھا صاع گیہوں ہے۔ آدھے صاع کی مقدار موجودہ اوزان کے اعتبار سے ۱/کلو ۵۷۵/گرام ہوتی ہے۔ ان چیزوں کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے۔

[شامی: ۷/۲۹۳، باب صدقۃ الفطر، فتاویٰ رحیمیہ: ۷/۱۹۷]

صدقۂ فطر کب ادا کریں؟

صدقۂ فطر عید کے دن صبح صادق ہوتے ہی واجب ہو جاتا ہے۔ جو شخص صبح صادق سے پہلے مر گیا، اس کے مال میں سے صدقۂ فطر نہیں دیا جائے گا۔ جو بچہ صبح صادق سے پہلے پیدا ہوا ہو، اس کی طرف سے صدقۂ فطر ادا کیا جائے گا اور جو صبحِ صادق کے بعد پیدا ہوا، اس کی طرف سے صدقۂ فطر واجب نہیں ہوگا۔

صدقۂ فطر عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے ادا کر دینا چاہیے لیکن اگر کوئی نماز سے پہلے ادا نہ کر سکا تو نماز کے بعد ضرور ادا کر دے، جب تک ادا نہ کرے گا اس کے ذمے باقی ہی رہے گا۔ اگر کوئی رمضان میں ادا کرنا چاہے تو اس کی بھی اجازت ہے۔

[شامی: ۷/۳۰۱، ۳۰۲، باب صدقۃ الفطر]

مسئلہ: جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے، اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔ [شامی: ۷/۲۷۳، باب صدقۃ الفطر]

Scanned with CamScanner

مسئلہ: جن لوگوں کو زکوۃ دینا جائز ہے، ان لوگوں کو صدقۂ فطر دینا بھی جائز ہے اور جن کو زکوۃ دینا جائز نہیں، ان کو صدقۂ فطر دینا بھی جائز نہیں۔ [شامی: ۳۱۰/۷، باب صدقۃ الفطر]

سوالات

① صدقۂ فطر کس پر واجب ہے؟ ② صدقۂ فطر کی مقدار کیا ہے؟
③ صدقۂ فطر کب ادا کرنا ہے؟ ④ صدقۂ فطر کس کو دینا جائز ہے؟

5 پانچویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ١٧ قربانی کے مسائل

عیدالاضحیٰ کی قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی کی یادگار ہے جو انھوں نے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو قربان کر کے قائم کی ہے۔

عیدالاضحیٰ کے دن قربانی کی بڑی فضیلت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عیدالاضحیٰ کے دن آدم کے بیٹے (انسان) کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ محبوب نہیں اور قربانی کا جانور قیامت کے دن اپنی سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضا اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے، پس اے اللہ کے بندو! دل کی پوری خوشی سے قربانی کیا کرو۔ [ابن ماجہ: ۳۱۲۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

اگر کوئی شخص استطاعت کے باوجود قربانی نہ کرے تو ایسا شخص گنہگار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو شخص قربانی کی استطاعت رکھتا ہو اس کے باوجود قربانی نہ کرے، ایسا شخص ہماری عیدگاہ کے قریب ہرگز نہ آئے۔ [ابن ماجہ: ۳۱۲۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

قربانی کا وقت

دسویں ذی الحجہ کی صبح سے بارہ ذی الحجہ کے غروب آفتاب تک قربانی کا وقت ہے۔ ان تین دنوں میں سے جس دن چاہیں قربانی کریں، مگر دسویں تاریخ کا دن سب سے بہتر ہے، رات میں بھی قربانی کرنا جائز ہے مگر بہتر نہیں ہے۔ [شامی: ۲۲۲/۹-۲۲۳، کتاب الاضحیہ]

Scanned with CamScanner

مسئلہ : جہاں عید کی نماز ہوتی ہے، وہاں عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے؛ البتہ ایسا دیہات جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی، وہاں صبح صادق کے بعد قربانی کرنا درست ہے۔

[شامی: ۲/۲۶ ۲۲۹، کتاب الاضحیہ]

مسئلہ : اگر کوئی شہری اپنی قربانی کسی ایسے دیہات میں کرائے جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی، تو صبح صادق کے بعد قربانی درست ہے۔ [شامی: ۲/۲۶ ۲۲۹، کتاب الاضحیہ]

قربانی کس پر واجب ہے؟

قربانی ہر ایسے مقیم مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے جو قربانی کے دنوں میں نصابِ زکاۃ کا مالک ہو یا اس کے پاس نصاب کی قیمت کے بقدر استعمال سے زائد کپڑے، برتن، فرنیچر، زیب و زینت اور آرائش کے سامان یا ضرورت سے زیادہ مکان یا زمین ہو۔

[شامی: ۲/۲۶ ۲۱۴، کتاب الاضحیہ]

مسئلہ : مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر بارہ ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے مسافر گھر لوٹ آیا کسی جگہ پندرہ دن قیام کا ارادہ کرلیا، تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔

[شامی: ۲/۲۶ ۲۱۰، کتاب الاضحیہ]

مسئلہ : قربانی کے واجب ہونے کے لیے مال پر سال کا گزرنا شرط نہیں ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص قربانی کے تین دنوں میں سے کسی دن بھی نصاب کے بقدر مال کا مالک ہو جائے، تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔ [شامی: ۲/۲۶ ۲۱۱، کتاب الاضحیہ]

تنبیہ: بعض لوگ قربانی کو حج کی طرح سمجھ کر عمر میں صرف ایک دفعہ کر لینے کو کافی سمجھتے ہیں، یہ بڑی غلطی ہے۔ ہر مالکِ نصاب پر ہر سال قربانی ضروری ہے۔

مسئلہ: ایک گھر میں جتنے افراد صاحبِ نصاب ہوں، ان سب پر علاحدہ علاحدہ قربانی واجب ہوگی، ایک قربانی گھر کے تمام افراد کی طرف سے کافی نہیں ہوگی۔ [شامی: ۲/۲۶ ۲۱۴، کتاب الاضحیہ]

Scanned with CamScanner

مسئلہ: کسی شخص پر قربانی واجب تھی اور اس نے قربانی نہیں کی اور قربانی کے تینوں دن گزر گئے، تو اس پر ایک بکرا یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے اور اگر جانور خرید لیا تھا اور تین دنوں میں قربانی نہیں کی تھی، تو اسی جانور کو صدقہ کر دے۔ [شامی: ۲۶/۶/ ۲۳۴، کتاب الاضحیہ]

سوالات

① قربانی کی فضیلت بتایئے۔ ② قربانی کا وقت بتایئے۔
③ کیا عید کی نماز سے پہلے قربانی کرنا درست ہے؟ ④ قربانی کس پر واجب ہے؟
⑤ قربانی واجب ہونے کے باوجود قربانی نہ کی تو کیا حکم ہے؟

۶ چھٹے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۸ قربانی کے جانور

① بڑے جانور: ① اونٹ، اونٹنی کم از کم پانچ سال کے ہوں۔ ② گائے، بیل، بھینس کم از کم دو سال کے ہوں۔ بڑے جانور کی قربانی میں زیادہ سے زیادہ سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ [شامی: ۲۶/۲۲۱، ۲۲۱، کتاب الاضحیہ]

② چھوٹے جانور: دُنبہ، بکرا، بکری یا بھیڑ، کم از کم ایک سال کا ہونا چاہیے۔ البتہ چھ مہینے کا دُنبہ یا بھیڑ اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہوتا ہو، تو ایسی صورت میں اُس کی قربانی درست ہے۔ چھوٹے جانور کی قربانی ایک ہی آدمی کی طرف سے ہوتی ہے۔ [شامی: ۲۶/۲۲۱، کتاب الاضحیہ]

مسئلہ: قربانی کا جانور عمدہ، موٹا اور تندرست ہو، اس میں عیب نہ ہو، جتنا اچھا اور جتنا قیمتی ہوگا اتنا زیادہ ثواب ملے گا۔ [شامی: ۲۶/۲۸۱، کتاب الاضحیہ]

عیب دار جانور کی قربانی

① ایسا جانور جس کا کان یا دُم تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گئی ہو، اس کی قربانی درست نہیں ہے۔ [شامی: ۲۶/ ۲۲۸-۲۲۹، کتاب الاضحیہ]

Scanned with CamScanner

② اندھے جانور کی قربانی درست نہیں ہے۔ [شامی:۲۶/ ۲۲۷، کتاب الاضحیہ]

③ ایسا لنگڑا جانور جو تین پاؤں سے چلتا ہو، چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہی نہ ہو یا چوتھا پاؤں رکھتا ہو، مگر اس سے چل نہ سکتا ہو، تو اس کی قربانی درست نہ ہوگی۔ اور اگر چلتے وقت چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہو اور چلنے میں اس سے سہارا لیتا ہو، تو اس کی قربانی درست ہے۔ [شامی:۲۶/ ۲۲۸، کتاب الاضحیہ]

④ جس جانور کے بالکل دانت نہ ہوں، اس کی قربانی درست نہیں ہے لیکن اگر بغیر دانت کے بھی چارہ کھا سکتا ہو، تو اس کی قربانی درست ہے۔ [شامی:۲۶/ ۲۵۰، کتاب الاضحیہ]

⑤ جس جانور کے پیدائش ہی سے کان نہ ہوں، اس کی بھی قربانی درست نہیں ہے۔ اور اگر کان بالکل چھوٹے ہوں، تو اس کی قربانی درست ہے۔ [شامی:۲۶/ ۲۵۰، کتاب الاضحیہ]

⑥ جس جانور کے پیدائش ہی سے سینگ نہیں ہیں یا سینگ تو تھے لیکن ٹوٹ گئے، اس کی قربانی درست ہے، البتہ اگر سینگ بالکل جڑ سے اکھڑ گئے ہوں اور دماغ کے اندر کا گودا یا ہڈی ظاہر ہوگئی ہو، تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔ [شامی:۲۶/ ۲۲۸، کتاب الاضحیہ]

⑦ ایسا دبلا اور مریل جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ ہو، اس کی قربانی درست نہیں ہے۔ [شامی:۲۶/ ۲۲۷، کتاب الاضحیہ]

مسئلہ: خصّی جانوروں کی قربانی افضل ہے۔ [شامی:۲۶/ ۲۲۷، کتاب الاضحیہ]

سوالات

① کن جانوروں کی قربانی درست ہے؟ ② بڑے جانور میں کتنے حصے رکھے جا سکتے ہیں؟

③ چھوٹے جانور میں کتنے حصے ہوتے ہیں؟ ④ لنگڑے جانور کی قربانی کرنا کیسا ہے؟

⑤ دم کٹے ہوئے جانور کی قربانی کا حکم بتائیے؟

۶ چھٹے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

سبق ۱۹ قربانی کا طریقہ

قربانی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو بائیں کروٹ پر اس طرح لٹائے کہ اس کا منہ قبلے کی طرف ہو اور پیروں کو باندھ دے، پھر یہ دعا پڑھے:

إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفاً وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ [ابن ماجہ: ۳۱۲۱، عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما]

یہ دعا پڑھنے کے بعد جس کی طرف سے قربانی کرنی ہے اس کی طرف سے دل میں نیت کرلے پھر "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہہ کر تیز چھری سے ذبح کرے۔ اگر کسی کو دعا یاد نہ ہو، تو صرف "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہہ کر ذبح کردے۔ [بدائع الصنائع: ۱۵/۶۰، کتاب الذبائح]

بہتر یہ ہے کہ اپنی قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرے، اگر خود نہ کرسکے تو دوسرے سے ذبح کرائے اور خود سامنے کھڑا رہے۔ [شامی: ۲۶/۲۶۰، کتاب الاضحیۃ]

مسئلہ: جانور کی گردن میں چار رگیں ہوتی ہیں: ایک غذا کے لیے، ایک سانس کے لیے اور دو خون کے لیے، ان میں سے تین کا کٹ جانا ضروری ہے، اگر صرف دو کٹیں تو یہ جانور مردار ہوگا۔ [شامی: ۲۶/۱۵۱، کتاب الذبائح]

مسئلہ: جانور ذبح کرنے کے بعد جب تک جان پوری طرح نکل نہ جائے اور اضطرابی کیفیت ختم نہ ہوجائے، اس وقت تک چمڑے کا چھیلنا، گردن کا الگ کرنا یا جسم کے کسی حصے کا کاٹنا مکروہ ہے۔ [شامی: ۲۶/۱۵۶، کتاب الذبائح]

قربانی کا گوشت

بہتر یہ ہے کہ قربانی کے گوشت کے تین حصے کرے، ایک حصہ گھر کے لیے رکھے، ایک حصہ غریبوں پر صدقہ کرے اور ایک حصہ رشتے داروں میں تقسیم کرے۔ [شامی: ۲۶/۲۶۲، کتاب الاضحیۃ]

Scanned with CamScanner

مسئلہ : قربانی کا گوشت غیر مسلموں کو بھی دینا جائز ہے۔ [فتاویٰ محمودیہ جدید: ۱۷/۴۳۴]

مسئلہ : اگر میت کی طرف سے نفلی قربانی کی تو اس کا بھی یہی حکم ہے، لیکن اگر میت کی وصیت پر اس کے مال سے قربانی کی ہے، تو اس کے تمام گوشت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

[شامی: ۲۶/ ۴۵۷، کتاب الاضحیہ]

قربانی کی کھال

① قربانی کی کھال کا حکم وہی ہے جو قربانی کے گوشت کا ہے۔ لیکن اگر کھال بیچ دی تو اس کی قیمت غریب کو صدقہ کر دینا واجب ہے۔

[البحر الرائق: ۸/۲۰۳، کتاب الاضحیہ، شامی: ۲۶/۴۶۴، کتاب الاضحیہ]

② قربانی کی کھال اور اس کا گوشت قصائی یا کسی اور کو اجرت میں دینا جائز نہیں ہے۔

[شامی: ۲۶/ ۴۴۸، ۴۴۹، کتاب الاضحیہ]

سوالات

① قربانی کا طریقہ کیا ہے؟ ② قربانی کی دعا سنائیے۔

③ قربانی کا گوشت کس طرح تقسیم کیا جائے گا؟ ④ قربانی کی کھال کا حکم بتائیے۔

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۰ عقیقہ کے مسائل

بچہ پیدا ہونے کی خوشی میں نعمت کے شکر کے طور پر اللہ کی رضا کے لیے جو جانور ذبح کیا جاتا ہے، اسے ''عقیقہ'' کہتے ہیں۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد ساتویں دن یا چودھویں یا اکیسویں دن عقیقہ کرنا مستحب ہے، بغیر کسی مجبوری کے اکیس دن سے زیادہ تاخیر کرنا مناسب نہیں۔ اکیسویں دن کے بعد تاخیر

Scanned with CamScanner

کرنے سے عقیقے کے وقت کی فضیلت ختم ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: عقیقہ کا جانور ساتویں دن ذبح کیا جائے یا چودھویں دن یا اکیسویں دن۔

[طبرانی اوسط: ۴۸۸۲، عن بریدہ رضی اللہ عنہ]

جس کے یہاں بچہ پیدا ہو اس کے لیے مستحب ہے کہ ساتویں دن اس کا نام رکھے، عقیقہ کرے اور اس کے سر کے بال منڈوائے اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔ [شامی: ۴۸۹/۲۶، کتاب الاضحیہ]

مسئلہ: اگر کوئی اکیسویں دن بھی عقیقہ نہ کر سکے تو جب بھی عقیقہ کرے، ساتویں دن کا لحاظ رکھنا بہتر ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس دن بچہ پیدا ہوا ہو، اس کے ایک دن پہلے عقیقہ کر دے، مثلاً اگر جمعہ کو بچہ پیدا ہو تو جمعرات کو عقیقہ کرے۔ [اعلاء السنن: ۱۶/ ۸۱۷، باب العقیقہ]

مسئلہ: لڑکی کی جانب سے ایک بکرا اور لڑکے کی جانب سے دو بکرے ذبح کرنا مستحب ہے، اگر دو بکروں کی استطاعت نہ ہو تو لڑکے کی طرف سے ایک بکرا بھی کافی ہے۔

[اعلاء السنن: ۱۶/ ۸۱۸، باب العقیقہ]

مسئلہ: عقیقے کے لیے ایسا جانور لازم ہے جس کی قربانی درست ہو۔ [شامی: ۴۸۹/۲۶، کتاب الاضحیہ]

مسئلہ: عقیقے کے گوشت کا وہی حکم ہے جو قربانی کے گوشت کا ہے۔ [شامی: ۴۸۹/۲۶، کتاب الاضحیہ]

ختنہ کا حکم

ختنہ کرانا مردوں کے لیے سنتِ مؤکدہ اور شعائرِ اسلام میں سے ہے، بلا عذر ختنہ نہ کرانا درست نہیں ہے، پیدائش سے ساتویں روز ختنہ کرنا مستحب ہے، جتنا جلد ہو سکے ختنہ کروائے، جوں جوں عمر بڑھتی ہے ختنے میں زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ کم از کم بالغ ہونے سے پہلے کرا دینا چاہیے۔ [شامی: ۲۹/ ۳۴۲، مسائل شتی]

مسئلہ: اگر کوئی شخص بڑی عمر میں مسلمان ہوا یا کوئی بچہ بالغ ہو گیا اور کسی وجہ سے اب تک اس کی

Scanned with CamScanner

ختنہ نہیں ہو سکی اور مسلمان ماہر ڈاکٹر کی رائے یہ ہے کہ یہ شخص بوڑھا یا کمزور ہونے کی وجہ سے ختنہ کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا تو ختنہ نہیں کرانا چاہیے۔ [شامی:۲۶/۲۴۲، مسائل شتی]

سوالات

① عقیقہ کب کرنا مستحب ہے؟
② عقیقے کے لیے کیسا جانور چاہیے؟
③ عقیقے کے گوشت کا حکم بتائیے۔
④ ختنے کا حکم بتائیے۔

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۱ حج کے مسائل

حج کے دنوں میں مکۃ المکرمہ جا کر خاص اعمال ادا کرنے کو "حج" کہتے ہیں۔ حج کے اعمال ادا کرنے کے دن پانچ ہیں: ۸/ذی الحجہ سے ۱۲/ذی الحجہ تک۔ حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔ [شامی:۸/۹۹، کتاب الحج]

فضیلت: حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے حج کیا اور وہ اس سفر میں برائیوں، نفسانی خواہشات اور لڑائی جھگڑوں سے دور رہا تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو کر لوٹے گا جس طرح بچہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے وقت گناہوں سے پاک وصاف ہوتا ہے۔ [بخاری:۱۵۲۱، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس کھانے پینے اور سواری کا اتنا خرچ ہو جس سے وہ بیت اللہ شریف جا سکے پھر وہ حج نہ کرے، تو وہ یہودی ہو کر مرے، یا نصرانی ہو کر مرے، اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ [ترمذی:۸۱۲، عن علی رضی اللہ عنہ]

حج کے فرض ہونے کی شرطیں

① مسلمان ہونا۔ ② آزاد ہونا۔ ③ عاقل ہونا۔ ④ بالغ ہونا۔
[شامی:۸/۱۱۳-۱۱۵، کتاب الحج]

Scanned with CamScanner

⑤ ملکیت میں اتنا سونا چاندی یا روپیہ پیسہ ہو، جس کی بناء پر وہ اپنے مقام سے مکۃ المکرّمہ تک آنے جانے کے خرچ اور وہاں کے ضروری اخراجات پر قادر ہو اور جن لوگوں کا خرچ اس کے ذمے ضروری ہے ان کو لوٹنے تک کا خرچ دے سکے، یا اتنے روپے کا ضرورت سے زائد مکان، سامان وغیرہ ہو، اور مال کی یہ مقدار قرض سے خالی ہو۔
[شامی: ۸/ ۱۱۷-۱۲۶، کتاب الحج]

⑥ تندرست ہونا، ایسی کوئی بیماری نہ ہو جس کی وجہ سے وہ سفر نہ کر سکتا ہو۔
[شامی: ۸/ ۱۱۵، کتاب الحج]

⑦ راستہ میں جانی یا مالی نقصان کا خطرہ نہ ہو۔ [شامی: ۸/ ۱۲۶، کتاب الحج]

⑧ حکومت کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ [شامی: ۸/ ۱۱۶، کتاب الحج]

⑨ اوپر ذکر کی گئی شرائط کا اس وقت پایا جانا جب لوگ حج کے موسم میں حج کے لیے روانہ ہوتے ہیں۔ [شامی: ۸/ ۱۱۳، کتاب الحج]

مسئلہ: جب حج فرض ہو جائے تو فوری طور پر حج کرنا واجب ہے، بلا عذر دیر کرنا اور یہ خیال کرنا کہ ابھی عمر پڑی ہے، پھر کسی سال حج کر لیں گے، درست نہیں، ایسا شخص گنہگار ہوگا۔
[شامی: ۸/ ۱۰۹، ۱۱۰، کتاب الحج]

مسئلہ: اگر کسی کے ذمے حج فرض تھا اور اس نے سستی کی وجہ سے دیر کر دی، پھر وہ ایسا بیمار ہو گیا کہ سفر کے قابل نہ رہا، تو مرتے وقت یہ وصیت کرنا واجب ہے کہ میری طرف سے حج کرا دینا، مر جانے کے بعد اس کے وارثین اس کے ایک تہائی مال سے کسی آدمی کو خرچ دے کر بھیجیں کہ وہ جا کر مرحوم کی طرف سے حج کرے، اور جو حج دوسرے کی طرف سے کیا جاتا ہے، اسے ''حجِ بدل'' کہتے ہیں۔

سوالات

① حج کی فضیلت بتائیے۔ ② حج فرض ہونے کی شرطیں بیان کیجیے۔

Scanned with CamScanner

③ حج فرض ہونے کے باوجود حج کرنے میں دیر کرنا کیسا ہے؟
④ جو حج دوسرے کی طرف سے کیا جاتا ہے، اسے کیا کہتے ہیں؟

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲۲ حج کے فرائض

① احرام باندھنا، یعنی دل سے حج کی نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا۔

② وقوفِ عرفہ، یعنی عرفات کے میدان میں نویں ذی الحجہ کو ظہر کے وقت سے دسویں ذی الحجہ کی فجر سے پہلے تک کسی بھی وقت ٹھہرنا، اگر چہ ایک منٹ ہی ہو۔

③ طوافِ زیارت۔

④ اوپر کی تینوں چیزوں کو ترتیب سے کرنا یعنی پہلے احرام باندھنا، پھر وقوفِ عرفہ کرنا، اس کے بعد طوافِ زیارت کرنا۔ [شامی: ۸/۱۴۰-۱۴۱، کتاب الحج]

نوٹ: ان فرائض میں سے کوئی فرض چھوٹ جائے تو حج ادا نہیں ہوگا۔

حج کے واجبات

① وقوفِ مزدلفہ یعنی دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق ہونے کے بعد کچھ وقت کے لیے مزدلفہ میں ٹھہرنا۔ [شامی: ۸/۱۴۲، کتاب الحج]

② صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا (تیز چلنا)۔ [شامی: ۸/۱۴۳، کتاب الحج]

③ جمرات کی رمی کرنا، یعنی منیٰ میں تین جگہیں جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں ان کو کنکری مارنا۔ [شامی: ۸/۱۴۴، کتاب الحج]

④ قارن (حج کے دنوں میں ایک ہی احرام سے حج و عمرہ کرنے والے) اور متمتع (حج کے دنوں میں الگ الگ احرام سے حج و عمرہ کرنے والے) کا قربانی کرنا۔

[شامی: ۸/۱۵۲، کتاب الحج]

Scanned with CamScanner

⑤ سر کے بال منڈانا یا کم کرانا۔ [شامی: ۸/ ۱۴۵، کتاب الحج]

نوٹ: ان واجبات میں سے کوئی چھوٹ جائے تو دم یعنی منیٰ میں قربانی کرنا لازم ہو جائے گا۔

سوالات

① حج کے فرائض سنائیے۔ ② حج کے واجبات سنائیے۔

③ واجب چھوٹ جائے تو کیا حکم ہے؟

8 آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۳ حج کا طریقہ

جب حج کے لیے جانا طے ہو جائے، تو روانگی سے پہلے پہلے بندوں کے جو حقوق ذمہ میں ہوں ان سب کو ادا کر دے، غلطیوں کی معافی مانگ لے، اور گناہوں سے توبہ واستغفار کر لے، پھر سفر کے لیے نکلے، جب میقات (احرام باندھنے کی جگہ) پر پہنچے تو احرام باندھ لے (احرام کا کپڑا پہن لے اور تلبیہ کے ساتھ دل سے حج کی نیت کر لے) اور اسی وقت سے تلبیہ پڑھنا شروع کر دے (لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ. إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ. لَاشَرِيْكَ لَكَ) پھر جب مکہ پہنچے تو سب سے پہلے مسجدِ حرام جا کر طوافِ قدوم کرے، طواف کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے، اس کے بعد ''صفا مروہ'' جا کر سعی کرے، صفا اور مروہ کے درمیان سات پھیروں کو سعی کہتے ہیں، صفا سے مروہ ایک پھیرا اور مروہ سے صفا دوسرا پھیرا، اس طرح مروہ پہنچ کر سات پھیرے مکمل ہوں گے۔ آٹھویں ذی الحجہ کو ''منیٰ'' جائے، پھر نویں ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد ''میدانِ عرفات'' آئے، وہاں ظہر، عصر پڑھے اور غروب تک وہیں ٹھہرا رہے، غروب کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر ''مزدلفہ'' چلا جائے، وہاں پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب عشاء ایک ساتھ ادا کر لے، اور رات وہیں گزارے۔ دس ذی الحجہ کی صبح کو پھر ''منیٰ'' آئے اور ''جمرۂ

مسائل

Scanned with CamScanner

عقبہ'' کی رمی کرے، یعنی بڑے شیطان کو کنکری مارے، اس کے بعد قربانی کر کے سر کے بال منڈائے یا کم از کم ایک انگلی کے پورے کے بقدر بال کاٹ لے، پھر مکہ آ کر طواف زیارت کرے، پھر منیٰ واپس جا کر گیارہ، بارہ ذی الحجہ دو دن جمرات کی رمی کرے، بارہ تاریخ کو غروب سے پہلے مکہ کو روانہ ہو جائے، پھر مکہ آ کر جتنے دن چاہے ٹھہرے اور جب وطن روانہ ہونے لگے تو طواف وداع کر لے۔ [فتاویٰ ہندیہ: ۱/ ۲۲۴-۲۳۵، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج]

کون کون سی چیزیں احرام میں ناجائز ہیں؟

① سلا ہوا کپڑا پہننا۔ [شامی: ۸/ ۲۱۹، فصل فی الاحرام]

② خشکی کے جانور کا شکار کرنا۔ [شامی: ۸/ ۲۱۲، فصل فی الاحرام]

③ بدن کے کسی حصے (سر، ڈاڑھی، بغل، زیر ناف، مونچھ وغیرہ) کے بال کتروانا یا منڈانا۔ [شامی: ۸/ ۲۱۷-۲۱۸، فصل فی الاحرام]

④ ناخن کاٹنا۔ [شامی: ۸/ ۲۱۳، فصل فی الاحرام]

⑤ خوشبو یا تیل لگانا۔ [شامی: ۸/ ۲۱۳، فصل فی الاحرام؛ شامی ۸/ ۳۹۹، باب الجنایات فی الحج]

⑥ ہم بستری کرنا یا اس کی خواہش کو ابھارنے والی کوئی بات یا حرکت کرنا۔ [شامی: ۸/ ۲۱۱، فصل فی الاحرام]

⑦ سر یا چہرہ ڈھانکنا۔ [شامی: ۸/ ۲۱۳، فصل فی الاحرام]

⑧ موزے پہننا۔ [شامی: ۸/ ۲۱۹، فصل فی الاحرام]

⑨ جوں مارنا۔ [شامی: ۸/ ۴۸۰، باب الجنایات فی الحج]

اوپر دی گئی چیزوں کے کر لینے سے کبھی تو دم واجب ہوتا ہے اور کبھی صدقہ، دم سے مراد ایک بھیڑ، یا بکری یا دنبے کی قربانی ہے اور صدقہ سے مراد اتنا غلہ یا اس کی قیمت ہے

Scanned with CamScanner

جتنا صدقۂ فطر میں دیا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل ضرورت کے وقت علمائے کرام سے معلوم کرلیں۔

نوٹ: حج کے واجبات، سنن، مستحبات اور مدینہ منورہ کی حاضری کے آداب اور عمرہ کا مکمل طریقہ اور حج کے فضائل و مسائل پر معتبر علمائے کرام کی لکھی گئی کتابیں معتبر علماء کی رہنمائی میں پڑھنا چاہیے اور ان کی رہنمائی میں حج و عمرہ کے مسائل اور زیارت حرمین شریفین کے آداب سیکھنا چاہیے تاکہ مکمل طور پر حج و عمرہ کی برکات حاصل ہوسکیں۔

سوالات

① حج کا طریقہ بتایئے۔ ② احرام میں کون سی چیزیں ناجائز ہیں؟

③ احرام میں سلے ہوئے کپڑے پہننا کیسا ہے؟

8 آٹھویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲۴ نکاح کے مسائل

نکاح اس معاملہ کو کہتے ہیں جس سے مرد اور عورت ایک دوسرے کے لیے حلال ہو جاتے ہیں۔

فضیلت: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جس شخص نے نکاح کرلیا، اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا، اب اسے چاہیے کہ بقیہ آدھے دین کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

[شعب الایمان: ۵۴۸۶، عن انس رضی اللہ عنہ]

نکاح عبادت ہے، انبیاء کرام اور اولیاء عظام نے ہمیشہ اس کا بڑا اہتمام کیا ہے، نکاح جہاں میاں بیوی کے لیے راحت و سکون کا ذریعہ ہے، وہیں بہت سی خیر و برکت کا سبب ہے، نکاح کی وجہ سے مرد عورت بہت سے گناہوں اور برائیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں، نکاح کا مقصد ہی بدکاری سے حفاظت اور پاکدامنی ہے، نیک اولاد ماں باپ کے حق میں صدقۂ

Scanned with CamScanner

جاریہ اور مغفرت کا ذریعہ بنتی ہے۔

نوٹ: اسلام میں بیوہ عورتوں کو بھی نکاح کی ترغیب دی گئی ہے، نبی کریم ﷺ نے جن عورتوں سے نکاح فرمایا تھا وہ سب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ بیوہ یا مطلقہ تھیں، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا دو شوہروں کے بعد آپ ﷺ کے نکاح میں سب سے پہلے آئیں، اس لیے بیوہ سے نکاح کرنے کو برا نہیں سمجھنا چاہیے اور نہ بیوہ عورت کو نکاح کرنے میں شرم کرنا چاہیے، یہ محض باطل خیالات ہیں۔

نکاح کی سنتیں

① نکاح علی الاعلان کرنا۔ [ترمذی:۱۰۸۹، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

② سادگی کے ساتھ نکاح کرنا۔ [مسند احمد:۲۴۵۲۹، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

③ مسجد میں نکاح کرنا۔ [ترمذی:۱۰۸۹، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

④ جمعہ کے دن نکاح کرنا۔ [البحر الرائق:۳/۸۳، کتاب النکاح]

⑤ نکاح کے بعد چھوارے یا کھجور تقسیم کرنا۔ [سنن کبریٰ:۱۴۳۶۰، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

⑥ ولیمہ کرنا۔ [بخاری:۲۰۴۸، عن عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ]

⑦ خطبۂ نکاح پڑھنا۔ [ترمذی:۱۱۰۵، عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

⑧ دولہے کو برکت کی دعا دینا۔ [ابوداؤد:۲۱۳۰، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

جوڑے کے انتخاب میں معیار دینداری ہو

نکاح کے لیے جوڑے (لڑکے یا لڑکی) کے انتخاب میں اصل معیار دینداری ہونی چاہیے اور دین داری ہی کو دیکھ کر رشتہ طے کرنا چاہیے، دین دار لڑکی ہی صحیح معنیٰ میں شوہر کے حقوق سمجھتی اور ادا کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: عورت سے نکاح کرنے کی رغبت

مسائل

Scanned with CamScanner

(عموماً) چار چیزوں کی بناء پر ہوتی ہے: ① دولت۔ ② خاندان و وجاہت۔ ③ خوبصورتی۔ ④ دینداری۔ تم دیندار عورت سے نکاح کرنے میں کامیاب ہو جاؤ (یعنی دیندار عورت سے نکاح کرو یہی بڑی کامیابی ہے) [بخاری:۵۰۹۰، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

نکاح کے الفاظ نکاح صرف دو لفظوں سے منعقد ہو جاتا ہے، جیسے کسی نے گواہوں کے سامنے کہا کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیا، لڑکے نے کہا میں نے قبول کیا، بس نکاح ہو گیا اور دونوں میاں بیوی بن گئے۔ [شامی:۹/۱۹۹، کتاب النکاح]

نکاح میں گواہ نکاح کے صحیح ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ نکاح کم سے کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے کیا جائے اور یہ لوگ اپنے کانوں سے دونوں جانب کے الفاظ سنیں، اِن گواہوں کا مسلمان، عاقل، بالغ ہونا ضروری ہے، بغیر گواہوں کے نکاح درست نہیں۔

[شامی:۹/۲۳۴-۲۳۸، کتاب النکاح]

عدالتی نکاح عدالت کے ذریعہ نکاح کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مرد اور عورت رجسٹرار کے پاس نکاح نامہ پر دستخط کرتے ہیں، عدالت میں نکاح کے منعقد ہونے کے لیے نہ نکاح کے الفاظ زبان سے کہنا ضروری سمجھا جاتا ہے اور نہ گواہوں کی موجودگی ضروری سمجھی جاتی ہے، اس لیے اگر عدالت میں نکاح کے لیے نہ الفاظ کہے گئے ہوں اور نہ شرعی گواہ ہوں تو نکاح درست نہ ہوگا، دوبارہ نکاح شرعی طریقہ سے پڑھنا لازم ہوگا۔ [شامی:۹/۲۳۴-۲۲۱، کتاب النکاح]

سوالات

① نکاح کی فضیلت بتائیے۔ ② نکاح کی سنتیں سنائیے۔

③ نکاح میں گواہوں کا حکم بتائیے۔ ④ عدالتی نکاح کا حکم بتائیے۔

۹ نویں مہینے میں پڑھائیں

Scanned with CamScanner

سبق ۲۵ مہر کے مسائل

نکاح کی وجہ سے شوہر پر جو مال بیوی کو دینا واجب ہوتا ہے اسے ''مہر'' کہتے ہیں۔

مہر عورت کا شرعی حق ہے، مرد پر مہر کا ادا کرنا لازم ہے۔ حدیث شریف میں ہے: جو شخص کسی عورت سے نکاح کرے اور اس کی نیت مہر ادا کرنے کی نہ ہو تو وہ شخص قیامت میں زنا کار کی حیثیت سے اٹھایا جائے گا۔ [طبرانی کبیر: ۱۴۸ے، عن صہیب رضی اللہ عنہ]

عورت کو مہر لینے کا پورا اختیار ہے اور اگر کوئی عورت بغیر کسی دباؤ کے اپنی خوش دلی سے کل یا بعض مہر معاف کرنا چاہے تو معاف بھی کر سکتی ہے۔ [شامی: ۱۰/۳۸، باب المہر]

مہر کی مقدار مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم (تقریباً ۳۱ گرام چاندی) یا اس کی قیمت ہے۔ اس سے کم مہر مقرر کرنا درست نہیں ہے۔ زیادہ مہر کی کوئی حد نہیں ہے۔ لیکن مہر اتنا ہی مقرر کرنا چاہیے جتنا مرد ادا کر سکتا ہو، اگر مہر فاطمی (۱ کلو ۵۳۰ گرام ۹۰۰ ملی گرام) ادا کرنے کی طاقت ہو تو مقرر کرنا مستحب ہے۔ [شامی: ۹/۴۹۶-۵۰۰، باب المہر]

جہیز دولہے والے ساز و سامان اور روپیہ پیسے کا دلہن کے ماں باپ سے جو مطالبہ کرتے ہیں وہ حرام ہے۔ اور ہمارے یہاں جہیز لینے دینے کا رواج ہے، اس لیے دلہن والے بغیر مطالبے کے رواج کی وجہ سے جو سامان وغیرہ دیں اس کا لینا بھی جائز نہیں ہے۔

سوالات

① کیا مرد پر مہر کا ادا کرنا لازم ہے؟
② مہر کی مقدار بتائیے۔
③ مہر فاطمی بتائیے۔
④ جہیز کا حکم بتائیے۔

| ۹ | نویں مہینے میں پڑھائیں |

مسائل

Scanned with CamScanner

سبق ۲۶ ولی کے مسائل

نابالغ لڑکی اور لڑکے کا نکاح کرانے کا جس کو اختیار ہوتا ہے، اسے "ولی" کہتے ہیں۔
سب سے بڑا اور اول درجے کا ولی باپ ہے، اگر وہ نہ ہو تو دادا، پھر پردادا، پھر حقیقی بھائی، پھر سوتیلا بھائی۔

مسئلہ: اگر لڑکا یا لڑکی نابالغ ہو تو اس کا نکاح ولی کے بغیر صحیح نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر بالغ لڑکی ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو نکاح تو ہو جائے گا، لیکن ایسا کرنا شریعت میں پسندیدہ نہیں ہے، بڑوں کے مشوروں سے کیے ہوئے نکاح میں بڑی خیر و برکت ہوتی ہے۔ [شامی:۹/۳۴۶، باب الولی]

مسئلہ: اگر کسی ولی نے بالغ لڑکا یا لڑکی کا نکاح اس سے اجازت لیے بغیر کر دیا تو وہ نکاح اس کی اجازت پر موقوف رہے گا، اگر وہ اجازت دے تو نکاح ہو جائے گا اور اگر انکار کر دے تو نکاح نہیں ہوگا۔ [شامی:۹/۲۴۴، کتاب النکاح]

سوالات

① ولی کسے کہتے ہیں؟ ② کس کا نکاح بغیر ولی کے صحیح نہیں؟
③ کیا بالغ لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر صحیح ہے؟

۹ نویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۷ کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے؟

① ماں، نانی، پرنانی، دادی، پردادی۔ [شامی:۹/۲۵۶، فصل فی المحرمات]

② بیٹی، پوتی، پرپوتی، نواسی، پرنواسی۔ [شامی:۹/۲۵۶، فصل فی المحرمات]

③ سگی بہن، سوتیلی بہن (ماں یا باپ شریک بہن) بھتیجی، بھانجی۔ [شامی:۹/۲۵۶، فصل فی المحرمات]

④ خالہ، پھوپھی۔ [شامی:۹/۲۵۶، فصل فی المحرمات]

Scanned with CamScanner

⑤ بہو، ساس۔ [شامی:۹/۲۵۶،فصل فی المحرمات]

⑥ رضاعی بہن (دودھ شریک بہن)، رضاعی ماں (جس عورت کا دودھ پیا ہو)۔
[شامی:۱۰/۳۸۳،باب الرضاع]

مسئلہ : چچازاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد، اور ماموں زاد بہنوں سے نکاح درست ہے۔
[شامی:۹/۲۵۶،فصل فی المحرمات]

مسئلہ : دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا حرام ہے، البتہ اگر بیوی کی وفات ہوگئی یا اسے طلاق دے دی ہو اور عدت پوری ہو چکی ہو تو اب سالی سے نکاح درست ہے۔
[شامی:۹/۲۵۶،فصل فی المحرمات]

مسئلہ : اگر کسی مرد نے کسی عورت کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگایا یا زنا کیا تو اس مرد کے لیے اس عورت کی ماں اور اس کی بیٹیوں سے نکاح کرنا حرام ہو گیا۔ [شامی:۹/۲۵۶،فصل فی المحرمات]

مسئلہ : حیض و نفاس کی حالت میں ہم بستری کرنا حرام ہے۔ اسی طرح عورت کی پچھلی شرمگاہ میں ہم بستری کرنا بھی حرام ہے۔ [شامی:۲/۳۰۹،باب الحیض]

سوالات

① کن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے؟ ② دو بہنوں کو ایک ساتھ نکاح میں رکھنا کیسا ہے؟

③ رضاعی بہن سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

9 نویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲۸ طلاق کے مسائل

نکاح کے بندھن اور تعلق کو ختم کر دینے کا نام ”طلاق“ ہے۔

شریعت مطہرہ نے ضرورت کے موقع پر شوہر کو طلاق کے استعمال کی اجازت دی ہے، بہت سی مرتبہ میاں بیوی میں نبھاؤ مشکل ہو جاتا ہے، وہ ایک دوسرے سے علاحدہ ہونے ہی

Scanned with CamScanner

میں عافیت سمجھتے ہیں، تو اب اس مشکل سے نجات پانے کے لیے اسلام نے شوہر کو طلاق کا اختیار دیا ہے، تاکہ وہ علاحدہ ہوکر عافیت کی زندگی گذاریں، اور بلا ضرورت طلاق دینے اور اس کا مطالبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جائز چیزوں میں سب سے زیادہ بری اور قابل نفرت چیز اللہ کے نزدیک طلاق ہے۔ [ابوداؤد:۲۱۷۸،عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

ایک اور حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت بغیر سخت مجبوری کے خود طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ [ابوداؤد:۲۲۲۶،عن ثوبان رضی اللہ عنہ]

طلاق دینے کا طریقہ

جب میاں بیوی میں اختلاف اور جھگڑا ہو تو سب سے پہلے دونوں اُسے ٹھنڈے دماغ سے حل کرنے کی کوشش کریں اور عفو و درگزر سے کام لیں اور اللہ تعالیٰ سے آپسی محبت کے لیے خوب دعائیں کریں، پھر بھی اختلاف ختم نہ ہو، تو دونوں کے خاندان کے سمجھدار اور نیک لوگوں کو بلا کر ان سے مشورہ کریں، اس کے بعد بھی تعلقات بہتر نہ ہوں تو آخری درجے میں صرف ایک طلاق دے، یہ طلاق ایسی حالت میں دے جب عورت حیض سے پاک ہو اور اس پاکی کے زمانے میں ایک دفعہ بھی ہم بستری نہ کی ہو، اب ایک طلاق دینے کے بعد بیوی کو عدت (تین حیض) تک اپنے حال پر چھوڑ دے، عدت پوری ہونے کے بعد وہ نکاح سے نکل جائے گی، اسے دوسری جگہ نکاح کرنے کا حق حاصل ہو جائے گا۔ تین طلاق ہرگز نہ دے، ایک ساتھ تین طلاق دینا بہت بڑا گناہ ہے، اسی طرح حیض کی حالت میں بھی طلاق دینا گناہ ہے۔

[شامی:۱۰/ ۴۳۹-۴۴۲، کتاب الطلاق]

طلاق کا اختیار طلاق دینے کا اختیار صرف مرد کو ہے، جب مرد نے طلاق دے دی تو پڑ گئی، عورت کا اس میں کچھ بس نہیں چاہے قبول کرے یا نہ کرے، چاہے عورت سامنے ہو یا نہ ہو، ہر طرح طلاق واقع ہو جائے گی۔ [شامی:۱۰/ ۴۳۸، کتاب الطلاق]

Scanned with CamScanner

طلاق دینا اگر شوہر نے صاف لفظوں میں طلاق دی تو زبان سے نکلتے ہی طلاق پڑ جائے گی، چاہے طلاق دینے کی نیت ہو یا نہ ہو، بلکہ ہنسی مزاق میں بھی دی ہو تو طلاق واقع ہو جائے گی۔
[شامی:۱۱/۱، باب صریح الطلاق]

رجعت

جب شوہر صاف لفظوں میں ایک یا دو طلاق دے تو عدت ختم ہونے سے پہلے پہلے مرد کو اختیار ہے کہ عورت کو بغیر نکاح کے بیوی کی طرح رکھ لے، عورت چاہے راضی ہو یا نہ ہو، اس طرح رکھ لینے کو ''رجعت'' کہتے ہیں۔

اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مرد زبان سے کہہ دے کہ میں عورت کو اپنے نکاح میں برقرار رکھتا ہوں اور اس بات پر دو چار لوگوں کو گواہ بنا لے۔ اگر عدت گذر گئی پھر شوہر رکھنا چاہے تو بغیر نکاح کیے نہیں رکھ سکتا، البتہ اگر بیوی راضی ہو تو نکاح کر کے رکھنا درست ہے، اگر شوہر بغیر نکاح کے رکھے تو عورت کو اس کے پاس رہنا درست نہیں، دونوں گنہگار ہوں گے۔
[شامی:۱۱/۳۶۲-۳۷۸، باب الرجعۃ]

تین طلاق

اگر شوہر نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی، ایک مجلس میں دی ہو یا الگ الگ مجلس میں، جیسے یوں کہا: تجھے تین طلاق یا یوں کہا: تجھے طلاق، طلاق، طلاق۔ یا ایک طلاق آج دی، ایک کل اور ایک پرسوں دی، یا ایک اس مہینے میں دی، ایک دوسرے مہینے میں اور ایک تیسرے مہینے میں دی تو تین طلاق واقع ہوگئی اور بیوی اس مرد کے لیے بالکل حرام ہوگئی، اگر پھر سے نکاح کرے تب بھی عورت کو اس مرد کے پاس رہنا حرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق ایک ساتھ دے دی تو نبی اکرم ﷺ سخت غصے ہوئے اور کھڑے ہو کر فرمایا: کیا اللہ کی

Scanned with CamScanner

کتاب سے کھیلا جا رہا ہے جب کہ میں تمھارے درمیان موجود ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کا غصہ دیکھ کر ایک صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اسے قتل نہ کر دوں۔

[نسائی: ۳۴۰۱، عن محمود بن لبید رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی، اس عورت نے (عدت کے بعد) دوسرے آدمی سے نکاح کر لیا، دوسرے مرد نے (ہم بستری کے بغیر) طلاق دے دی، (یہ ساری تفصیل) نبی کریم ﷺ کو بتا کر پوچھا گیا کہ کیا یہ عورت اپنے پہلے شوہر کے لیے حلال ہوگئی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک دوسرا شوہر ہم بستری نہ کر لے جیسا کہ پہلا شوہر ہم بستری کی لذت اٹھا چکا ہے۔

[بخاری: ۵۲۶۱، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

نوٹ: طلاق کی نیت سے ایسے الفاظ کہے گئے جو طلاق کے معنیٰ میں صاف نہیں ہیں، ان کا حکم دوسرا ہے جس کی تفصیل بڑی کتابوں میں ہے۔

خلع

اگر شوہر بیوی میں کسی طرح نبھاؤ نہ ہو سکے اور شوہر طلاق بھی نہ دیتا ہو تو عورت کو جائز ہے کہ کچھ مال دے کر یا اپنا مہر معاف کر کے شوہر سے کہے کہ اس کے بدلے میری جان چھوڑ دے، اس کے جواب میں شوہر کہے کہ میں نے چھوڑ دیا، تو اس سے عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جائے گی، طلاق بائن میں مرد کو رجعت (روکے رکھنے) کا اختیار نہیں رہتا، اس طرح جان چھڑانے اور شوہر سے آزاد ہونے کو شریعت میں ''خلع'' کہتے ہیں۔

[شامی: ۱۲/۱۰۴-۱۰۶، باب الخلع]

سوالات

① بلا ضرورت طلاق دینا کیسا ہے؟
② طلاق دینے کا طریقہ بتائیے۔
③ طلاق دینے کا اختیار کس کو ہے؟
④ ایک مجلس کی تین طلاق کا حکم بتائیے۔
⑤ خلع کسے کہتے ہیں؟

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں

Scanned with CamScanner

سبق ۲۹

عدت کے مسائل

شوہر کے مرجانے یا طلاق واقع ہوجانے کے بعد عورت پر شریعت کی جانب سے مقرر کی ہوئی وہ مدت جس میں بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنا، سنورنا اور نکاح کرنا منع ہے، اس کو ''عدت'' کہتے ہیں۔

عدت کی مقدار

عدت دو طرح کی ہے:

① **عدت وفات:** جو شوہر کے انتقال پر واجب ہوتی ہے، اس کی مقدار غیر حاملہ عورت کے لیے چار مہینے دس دن ہے اور حاملہ عورت کے لیے ولادت (بچہ پیدا ہونے) تک کا زمانہ ہے۔ [شامی: ۱۲/ ۳۵۵-۳۵۶، باب العدۃ]

② **عدتِ طلاق:** جو طلاق کے بعد واجب ہوتی ہے، اس کی مقدار حاملہ عورت کے حق میں بچہ پیدا ہونے تک کا زمانہ ہے اور غیر حاملہ عورت کے حق میں پورے تین حیض اور اگر عمر بہت کم یا بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت پورے تین مہینے ہیں۔ [شامی: ۱۲/ ۳۳۸-۳۴۸، باب العدۃ]

عدت کی جگہ

عدت اسی گھر میں گذارنا ضروری ہے جہاں شوہر کے ساتھ طلاق یا وفات سے پہلے رہا کرتی تھی، البتہ اگر وہاں رہنے میں جان و مال یا عزت و آبرو کا خطرہ ہو یا کوئی اور شدید پریشانی ہو تو دوسرے مکان میں بھی عدت گذار سکتی ہے۔ اور عدتِ طلاق کا سارا خرچ شوہر کے ذمے لازم ہے۔ [شامی: ۱۲/ ۴۵۴، فصل فی الحداد، ۱۳/ ۱۸۶، باب النفقہ]

Scanned with CamScanner

عدت میں ناجائز امور

① نکاح کرنا۔ [بدائع الصنائع: ۳/۲۰۴، فصل وامّا احکام العدة]

② صاف الفاظ میں نکاح کا پیغام دینا۔ [شامی: ۱۲/۴۴۱، فصل فی الحداد]

③ بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنا۔ [شامی: ۱۲/۴۵۴، فصل فی الحداد]

④ زیب و زینت (بناؤ سنگار) کی چیزیں اختیار کرنا، جیسے زیور پہننا، مہندی لگانا، اچھے کپڑے پہننا، سرمہ لگانا، بالوں کو سنوارنا اور خوشبو لگانا وغیرہ، ان چیزوں کے چھوڑنے کو شریعت میں "سوگ" کہتے ہیں۔ [شامی: ۱۲/۴۳۲، فصل فی الحداد]

مسئلہ: عدتِ وفات میں اگر عورت کے پاس گذارے کے بقدر پیسے نہ ہوں تو روزی کمانے کے لیے نکلنے کی اجازت ہے، لیکن رات اپنے گھر ہی پر گذارے، کسی اور جگہ گذارنا درست نہیں۔ [شامی: ۱۲/۴۵۱، فصل فی الحداد]

مسئلہ: سر میں درد کی وجہ سے ایسا تیل لگانا درست ہے جس میں خوشبو نہ ہو، اسی طرح دوا کے طور پر سرمہ لگانا جائز ہے اور ضرورت کے وقت ہلکی پھلکی کنگھی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جیسے سر میں جوئیں پڑ گئیں، یا بال پراگندہ (بالکل بکھر گئے) ہو گئے، سنورنا مقصود نہ ہو۔ [شامی: ۱۲/۴۳۵، فصل فی الحداد]

مسئلہ: جس عورت کو طلاق رجعی (جس میں شوہر کو رجعت کا اختیار ہوتا ہے) ملی، اسے زیب و زینت اختیار کرنے کی اجازت ہے۔ [بدائع الصنائع: ۳/۲۰۹، فصل وامّا احکام العدة]

سوالات

① عدت کسے کہتے ہیں؟
② عدتِ طلاق کتنی ہے؟
③ عدتِ وفات کتنی ہے؟
④ عورت عدت کہاں گزارے گی؟
⑤ عدت میں کون سی چیزیں ناجائز ہیں؟
⑥ سوگ کسے کہتے ہیں؟

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

مسائل

Scanned with CamScanner

تعریف

سیرت: ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی زندگی کے حالات کو ''سیرت'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ [سورۂ احزاب:۲۱]

ترجمہ: یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول (ﷺ) کی ذات میں (زندگی گذارنے کے لیے) بہترین نمونہ ہے۔

حضور ﷺ کی زندگی قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ایک عملی اور مثالی نمونہ ہے، اس میں انسان کی انفرادی واجتماعی زندگی کے تمام گوشوں کی صاف صاف رہنمائی موجود ہے، انسان کی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا باقی نہیں جس میں آپ ﷺ نے رہنمائی نہ فرمائی ہو۔

رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے پوری انسانیت اجتماعی وانفرادی طور پر پستی وتنزلی کا شکار تھی، روئے زمین پر کوئی قوم ایسی نہ تھی، جو مزاج کے اعتبار سے صالح ونیک ہو، اور نہ ایسی کوئی سوسائٹی اور معاشرہ تھا، جو شرافت واخلاق کے اعلیٰ مرتبوں کا حامل ہو، نہ ایسی کوئی حکومت تھی جس کی بنیاد عدل وانصاف اور رحم وکرم پر مبنی ہو اور نہ کوئی ایسا صحیح دین تھا، جو انسانوں کو سیدھا راستہ بتا سکے۔ حضور ﷺ نے بعثت کے بعد صرف تیئیس سال کے عرصے میں پوری انسانیت کو پستی وگمراہی کے دلدل سے نکال باہر کیا، آپ ﷺ نے انسانیت کو نئی زندگی، نئی روشنی اور نئی طاقت عطا کی اور عمدہ تہذیب، نیک معاشرہ اور عدل وانصاف پر مبنی

Scanned with CamScanner

دین و مذہب عطا فرمایا اور حقوق اللہ اور حقوق العباد سے لوگوں کو آگاہ کیا، نماز روزہ، کھانا پینا، سونا جاگنا، شادی بیاہ، جینا مرنا، تجارت و کاروبار وغیرہ کا عمدہ طریقہ بتایا، الغرض زندگی کے ہر موڑ پر آپ ﷺ نے انسانوں کی مکمل رہنمائی فرمائی۔

حضور ﷺ کی پاکیزہ زندگی کے مطابق زندگی گذارنے سے ہی انسان حقیقی معنوں میں انسان بنتا ہے اور اسی سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی سچی محبت حاصل ہوتی ہے۔ اور دنیا و آخرت میں حقیقی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ حضور ﷺ کی پاکیزہ زندگی سے رخ موڑ کر غیروں کے طور طریق اختیار کرنا بڑی بدبختی اور محرومی کی بات ہے، دنیا میں تباہی و بربادی اور آخرت میں ناکامی کا سبب ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم آپ ﷺ کی سیرت اور آپ ﷺ کے بلند اخلاق و اعلیٰ صفات سے واقف ہوں اور اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں ہمیشہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

ہدایت برائے اُستاذ

اس سال حضور ﷺ کی ''مدنی زندگی'' کے اسباق اور آپ کی پاکیزہ زندگی کی چند نمایاں صفات دی گئی ہیں، تاکہ طلبہ انھیں اپنی زندگی میں اختیار کر کے کامیاب و کامران ہو سکیں۔ سیرت کے اسباق طلبہ کو اچھی طرح سمجھائیں اور ہر سبق کے تحت دیے گئے سوالات کے ذریعے سبق کی باتیں ذہن نشین کرادیں۔

سیرت

Scanned with CamScanner

مدنی دور

پیارے رسول ﷺ نبی ہونے کے بعد تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں رہے، جہاں مسلسل دین کا کام کرتے رہے اور ہر طرح کے دکھ سہتے رہے، اس زمانے کو ''مکی دور'' کہتے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے اور دس سال مدینہ منورہ میں رہے، اس زمانے کو ''مدنی دور'' کہتے ہیں۔

سبق ۱ ہمارے نبی ﷺ مدینہ میں

جب سے مدینہ والوں نے سُنا کہ ہمارے نبی ﷺ آنے والے ہیں، اسی وقت سے وہ روزانہ مدینہ سے باہر نکل کر آپ ﷺ کی راہ دیکھتے، وہ بہت خوش تھے، بچّے خوشی میں گلی گلی پھر رہے تھے کہ ہمارے پیارے نبی آ رہے ہیں، ہمارے نبی آ رہے ہیں، ہمارے نبی آ رہے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

بچیّاں اپنے گھروں کی چھت پر بیٹھ کر آپ ﷺ کے آنے کی خوشی میں ترانے گاتی تھیں، جب آپ ﷺ آئے تو لوگوں نے راستے کے دونوں کناروں پر کھڑے ہو کر آپ ﷺ کا استقبال کیا، ہر ایک کی خواہش تھی کہ حضور ﷺ میرے گھر میں قیام کریں۔ ہمارے نبی ﷺ کی اُونٹنی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے ٹھہر گئی اور آپ نے وہیں قیام فرمایا۔

سوالات

(۱) مکی اور مدنی دور کس کو کہتے ہیں؟ (۲) مدینہ والوں نے کس طرح ہمارے نبی ﷺ کا استقبال کیا؟
(۳) ہمارے نبی ﷺ نے کس کے گھر قیام فرمایا؟

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں

Scanned with CamScanner

سبق ۲ مہاجرین و انصار کا آپس میں بھائی چارہ

مکّہ سے جو مسلمان مدینہ پہنچے تھے، یہ ''مہاجر'' کہلائے، مہاجر سب بے سروسامان تھے، مدینہ کے مسلمانوں نے ہر طرح ان کی مدد کی، اس لیے یہ لوگ ''انصار'' کہلائے۔ پیارے رسول ﷺ نے مہاجرین اور انصار میں ''مواخاۃ'' قائم کی؛ یعنی انصار اور مہاجرین کو ایک دوسرے کا بھائی بنایا۔ پھر تو انصار نے ان کو رہنے کے لیے گھر دیے، شادی اور بیاہ کرایا، کاروبار میں شریک کیا اور ہر بات میں ان کو اپنے سے زیادہ سمجھنے لگے، اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی تعریف فرمائی ہے۔

سوالات

① مہاجر کسے کہتے ہیں؟
② مواخاۃ کا کیا مطلب ہے؟
③ انصار نے مہاجرین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

| ۱ | پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۳ مدینہ منوّرہ کے حالات

ہمارے نبی ﷺ نے مدینہ پہنچ کر سب سے پہلے اللہ کی عبادت اور نماز کے لیے مسجد بنائی، اسے ''مسجدِ نبوی'' کہتے ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ کے مدینہ پہنچنے سے پہلے قبیلہ اَوس اور خزرج ہمیشہ لڑتے رہتے تھے، روز روز کی لڑائی سے وہ بھی تھک چکے تھے، اس لڑائی کو ختم کرنے کے لیے وہ چاہتے تھے کہ کسی کو اپنا بادشاہ بنالیں، اس کے لیے انھوں نے ایک ''منافق'' عبداللہ بن اُبَی کا نام طے کیا؛ لیکن ہمارے نبی ﷺ کے مدینہ آنے کے بعد وہ بادشاہ نہ بن سکا، ہمارے نبی ﷺ نے مدینہ کے حالات دیکھ کر یہودیوں کے ساتھ صُلح کرلی، یہودیوں نے ظاہر میں صُلح تو کرلی لیکن اندر اندر جلتے رہے، خاص کر عبداللہ بن اُبَی

Scanned with CamScanner

بہت جلتا تھا۔

سوالات

(۱) ہمارے نبی ﷺ نے مدینہ پہنچ کر سب سے پہلا کام کیا کیا؟
(۲) ہمارے نبی ﷺ کے مدینہ پہنچنے کے وقت کیا حالات تھے؟
(۳) عبداللہ بن اُبَی کون تھا اور آپ ﷺ سے کیوں جلتا تھا؟

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۴ مسلمانوں کے تین دُشمن

مکّہ مکرمہ میں مسلمانوں کے دُشمن صرف کُفّار تھے، مدینہ منوّرہ میں تین دُشمن ہوگئے: کُفّار، یہود اور منافقین۔ مدینہ کے یہودی بہت مالدار تھے، ملک کا سارا کاروبار ان ہی کے ہاتھوں میں تھا، عربوں سے مزدوری اور کھیتی باڑی کا کام لیتے تھے، سود پر رقمیں دیا کرتے تھے اور وہ ملکِ عرب کی بھلائی کے مخالف تھے۔ منافق وہ لوگ تھے جو ظاہر میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے تھے؛ لیکن اندرونی طور پر وہ مسلمانوں کے سخت مخالف اور بڑے دُشمن تھے۔

عبداللہ بن اُبَی ان منافقوں کا سردار تھا، منافق ہمارے نبی ﷺ کو بار بار دھوکہ دیتے تھے، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے تھے۔

سوالات

(۱) مدینہ میں مسلمانوں کے کتنے دُشمن ہوگئے؟
(۲) مدینہ کے یہود کیسے تھے؟
(۳) منافق کون تھے؟ اور کیا کرتے تھے؟

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں

Scanned with CamScanner

سبق ۵ بدر اور اُحد کی لڑائیاں

مدینہ میں مسلمانوں کو ہجرت کے دوسرے سال ہی ایک بڑی جنگ کرنی پڑی، یہ اسلام کی سب سے پہلی جنگ تھی، اس کو "غزوۂ بدر" کہتے ہیں، جس میں مسلمان صرف تین سو تیرہ (۳۱۳) تھے، جبکہ کُفارِ مکہ کی تعداد ایک ہزار (۱۰۰۰) کے قریب تھی اور ان کے پاس ہر قسم کے سازوسامان اور جنگی ہتھیار تھے۔

لیکن اللہ کی مدد سے مسلمان جیت گئے اور کافر ہار گئے، اس لڑائی میں ابوجہل اور عُتبہ جیسے بڑے بڑے سردار مارے گئے، بدر کے ایک سال بعد اُحد کی لڑائی پیش آئی۔

اُحد کی لڑائی بہت ہی سخت تھی، اس لڑائی میں مسلمان پہلے جیت گئے، کافروں کی ہار ہوئی، خوشی میں مسلمان اپنے پہرے سے ہٹ گئے، اس سے مسلمانوں کا بڑا نقصان ہوا، ہمارے نبی ﷺ کے دو (۲) دانت بھی شہید ہوگئے، مگر مسلمانوں نے جمع ہو کر دوبارہ حملہ کیا، آخر اللہ کی مدد آئی، کافر بھاگنے لگے، مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا اور اللہ نے مسلمانوں کو فتح دی۔ اس لڑائی میں ستر (۷۰) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوگئے۔

سوالات

(۱) غزوۂ بدر میں مسلمانوں اور کُفار کی تعداد کتنی تھی؟
(۲) غزوۂ بدر میں کفار کے کون سے بڑے سردار مارے گئے؟
(۳) غزوۂ اُحد میں ہمارے نبی ﷺ کو کیا تکلیف پہنچی اور کتنے صحابہ رضی اللہ عنہم شہید ہوئے؟

| ۱ | پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۶ خندق

ہجرت کے پانچویں سال ایک اور بڑی لڑائی ہوئی، اس کو "غزوۂ خندق" کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

کچھ یہودیوں نے مکہ جا کر کافروں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا، اسی طرح عرب کے دوسرے قبیلوں کو بھی لڑائی پر ابھارا، سب نے مل کر دس ہزار (۱۰۰۰۰) فوجوں کا ایک بھاری لشکر تیار کرلیا اور اس کا امیر ابوسفیان کو مقرر کیا۔ جب ہمارے نبی ﷺ کو اس کی خبر ہوئی، تو آپ ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مشورے سے مدینہ کے اِردگرد خندق کھدوائی، ہمارے نبی ﷺ بھی کھدائی میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ برابر شریک رہے، کافروں کا لشکر جب مدینہ پہنچا، تو خندق دیکھ کر ان کو بڑا تعجب ہوا؛ کیوں کہ یہ ایسی تدبیر تھی جس سے عرب کے لوگ واقف نہیں تھے، خندق اتنی گہری اور چوڑی تھی کہ دشمن اُسے پار نہ کرسکے اور کُفّار ایک مہینے تک مدینہ کو گھیرے رہے، ایک دن بہت تیز ہوا چلی جس سے کافروں کے خیمے اُکھڑ گئے اور کافر بھاگ کھڑے ہوئے۔

سوالات

(۱) خندق کی لڑائی کب ہوئی؟ (۲) خندق کی لڑائی کے مختصر حالات بیان کیجیے۔

| ۱ | پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۷ صلحِ حُدَیبیہ

ہمارے نبی ﷺ اور مہاجرین کو مدینہ آئے ہوئے چھ سال ہوگئے تھے، ان کو مکّہ بہت یاد آتا تھا، ان کی بڑی خواہش تھی کہ مکّہ معظّمہ جا کر خانۂ کعبہ کا طواف کریں، لہٰذا ہمارے نبی ﷺ نے اپنے چودہ سو (۱۴۰۰) ساتھیوں کے ساتھ عمرہ کا اِرادہ فرمایا اور مدینہ سے سفر کرکے مکّہ کے قریب ”حُدَیبیہ“ نامی کنویں کے پاس قیام کیا، کُفّار نے یہ خبر سن کر جنگ کی تیاری شروع کردی، ہمارے نبی ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذریعہ مکّہ والوں کو یہ پیغام بھیجا کہ ہم تم سے لڑنے نہیں آئے صرف عُمرہ کرنے آئے ہیں، لیکن کافر نہ مانے اور

Scanned with CamScanner

مختلف شرطوں کے ساتھ صلح کے لیے تیار ہوئے، جن میں سے ایک شرط یہ تھی کہ اس سال مسلمان واپس چلے جائیں اور آئندہ سال آ کر عمرہ کریں، دوسری شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی مسلمان مکّہ سے مدینہ جائے تو مدینہ والے اس کو واپس کر دیں اور اگر کوئی مدینہ سے مکّہ آئے تو مکّہ والے اس کو واپس نہیں کریں گے، اس موقع پر کافروں نے جتنی شرطیں لگائیں، آپ ﷺ نے سب کو منظور فرمالیا اور صلح کر لی۔

شروع میں مسلمانوں کو اس طرح دَب کر صلح کرنا پسند نہ آیا، لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کو مسلمانوں کے لیے فتح قرار دیا تو مسلمانوں کے دلوں کو اطمینان حاصل ہوا۔

سوالات

(۱) ہمارے نبی ﷺ نے عمرے کا ارادہ کیوں فرمایا؟

(۲) اس صلح کا کیا نام ہے؟

(۳) کن شرطوں پر یہ صلح ہوئی؟

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۸ فتحِ مکّہ مکرّمہ

صلح حدیبیہ کے بعد مسلمانوں کو ذرا اطمینان ہوا، تبلیغ اسلام کے لیے راستے کھل گئے اور بہت سارے لوگ مسلمان ہونے لگے، ہمارے نبی ﷺ نے اس زمانے میں بہت سے بادشاہوں کے نام خطوط بھی لکھے اور ان کو اسلام کی دعوت دی۔

کُفّارِ مکّہ زیادہ عرصے تک صلح پر قائم نہ رہ سکے اور انھوں نے صلح توڑ دی، چنانچہ ہمارے نبی ﷺ ۸ھ میں دس ہزار (۱۰۰۰۰) مسلمانوں کے ساتھ کافروں سے مقابلہ کرنے کے لیے مکّہ روانہ ہوئے۔ کُفّارِ مکّہ مسلمانوں کی شان و شوکت دیکھ کر ڈر گئے اور مقابلے کی ہمت نہ کر سکے۔ ہمارے نبی ﷺ مکّہ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ فاتحانہ داخل

Scanned with CamScanner

ہوئے۔ یہ وہی کُفّار تھے جنھوں نے مسلمانوں کو بہت تکلیفیں دی تھیں، طرح طرح کا ظُلم کیا تھا اور مکّہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا تھا، اگر آپ ﷺ چاہتے تو ہر ایک سے بدلہ لے سکتے تھے، لیکن آپ ﷺ نے ان سے بدلہ نہیں لیا، سب کو معاف کر دیا اور فرمایا کہ آج رحم و معافی کا دن ہے۔ کُفّارِ مکہ ہمارے نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر معافی مانگنے لگے، جو بھی آپ ﷺ سے معافی مانگتا آپ ﷺ اس کو معاف کر دیتے، اس دن ہمارے نبی ﷺ نے اللہ کے گھر ''کعبہ'' کو بُتوں سے صاف کیا اور ہر جگہ توحید کا نعرہ بلند کیا۔

سوالات

1. ہمارے نبی ﷺ کتنے مسلمانوں کو ساتھ لے کر مقابلے کے لیے نکلے؟
2. ہمارے نبی ﷺ نے بادشاہوں کے نام خطوط کب لکھے؟
3. جن لوگوں نے ہمارے نبی ﷺ اور مسلمانوں کو ستایا تھا ان کے ساتھ ہمارے نبی ﷺ نے کیا سلوک کیا؟

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۹ حجۃ الوداع

فتحِ مکّہ کے بعد عرب میں اسلام کا بول بالا ہو گیا اور بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہونے لگے، مسلمانوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی، ہمارے نبی ﷺ نے ۱۰ھ میں اپنے ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰) سے زیادہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ حج کیا، یہ ہمارے نبی ﷺ کا آخری حج تھا، اسی حج کو ''حجۃ الوداع'' کہتے ہیں۔ اس میں ہمارے نبی ﷺ نے عرفہ کے دن تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور ایک بہت ہی مؤثر تقریر فرمائی۔

اس کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم سے سوال کیا کہ کیا میں نے تم تک اللہ کا دین پہنچا دیا؟ تمام

Scanned with CamScanner

صحابہ رضی اللہ عنہم نے جواب دیا کہ ہاں! آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فریضہ ادا کر دیا۔
اس کے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کے تمام ارکان ادا کر کے سارے قافلے کے ساتھ مدینہ طیبہ لوٹ آئے۔

سوالات

(۱) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کب کیا؟
(۲) ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج کو کیا کہتے ہیں؟
(۳) اس حج میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے صحابہ رضی اللہ عنہم تھے؟

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۰ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات

جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کا پیغام اللہ کے بندوں تک پہنچا دیا اور ہر طرف اسلام کا کلمہ بلند ہوگیا، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بلانے کا ارادہ فرمالیا۔ چنانچہ سفرِ حج سے لوٹنے کے تین۳ مہینے بعد ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت خراب ہونے لگی، جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں چلنے کی طاقت رہی برابر نماز پڑھانے کے لیے مسجد تشریف لے جاتے رہے؛ لیکن جب چلنے کی طاقت ختم ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم فرمایا، آپ کی بیماری کم زیادہ ہوتی رہتی تھی، پیر کی صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کچھ سنبھل گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کا پردہ اُٹھا کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا اور مسکرائے، پھر اچانک طبیعت زیادہ خراب ہونے لگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار بے ہوش ہونے لگے، اس بے چینی کے عالم میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ تم لوگ نماز کبھی نہ چھوڑنا اور غلاموں سے نیک برتاؤ کرنا۔ بالآخر بارہ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ کو پیر کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک جسمِ اطہر سے نکل گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

Scanned with CamScanner

سوالات

① آپ ﷺ کی بیماری کے حالات بیان کیجیے۔ ② آپ ﷺ آخری وقت میں کیا فرما رہے تھے؟
③ آپ ﷺ کی وفات کب ہوئی؟

۱	پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۱ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بچے

ہمارے نبی ﷺ کے تین بیٹے تھے: قاسم رضی اللہ عنہ، ابراہیم رضی اللہ عنہ اور عبداللہ رضی اللہ عنہ اور چار بیٹیاں تھیں: زینب رضی اللہ عنہا، اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا، رقیہ رضی اللہ عنہا اور فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

ہمارے نبی ﷺ کے تمام بیٹوں کا بچپن ہی میں انتقال ہوگیا تھا اور بیٹیوں نے عمر پائی۔ ہمارے نبی ﷺ اپنی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بہت محبت کرتے تھے، ان کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا اور اُن سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔

سوالات

① ہمارے نبی ﷺ کے کتنے بچے تھے اور کون کون؟
② حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کس سے ہوا اور ان سے کون پیدا ہوئے؟

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۲ بات چیت

پیارے رسول ﷺ بہت صاف صاف بولتے، سننے والے آپ ﷺ کی بات اچھی طرح سمجھ لیتے، آپ ﷺ کسی کی بات کے بیچ نہ بولتے، نہ اور کسی کو بولنے دیتے۔ جو بات اچھی نہ لگتی اس سے صرف نظر کر لیتے یا پیار سے سمجھا دیتے، بات کرنے کا طریقہ بتا دیتے۔

Scanned with CamScanner

آپ ﷺ ہر ایک کی بات دھیان سے سنتے، فرمایا کرتے کہ جس کو کوئی ضرورت ہو، وہ مجھ سے ضرور کہے، جو لوگ پاس نہ آسکیں تو دوسرے لوگ اُن کی خیریت بتائیں۔

آپ ﷺ کا حکم تھا کہ جس طرح بادشاہوں کے سامنے تعظیم سے کھڑا ہوا جاتا ہے اس طرح میرے سامنے کوئی کھڑا نہ ہو، یہ بھی فرمایا کرتے کہ جو لوگ اپنے سامنے لوگوں کو اس طرح کھڑا دیکھیں اور پسند کریں تو ایسے لوگ اپنی جگہ جہنم میں ڈھونڈ لیں۔

ایسا بھی ہوتا کہ پیارے رسول ﷺ اپنے پیاروں کو دیکھتے تو محبت کے مارے اُٹھ کھڑے ہوتے۔ ان کی پیشانی چومتے۔ آپ ﷺ کی دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا آتیں تو اُٹھ کر ان کے لیے چادر بچھاتے اور ان کو سامنے بٹھاتے۔ پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آتیں تو اُٹھ کر ان کی پیشانی چومتے۔

پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سمجھا دیا تھا کہ کسی کی برائی میرے سامنے نہ کریں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر ایک سے صاف دل ہو کر دنیا سے جاؤں۔ بات چیت کرتے وقت اسلامی تہذیب کا بڑا خیال رکھتے اور اس کے لیے دوسروں کو بھی تاکید فرماتے، اس بارے میں امیر، غریب سب کو ٹوکتے۔

ایک بار آپ ﷺ کے سامنے ایک بڑے آدمی کو چھینک آئی، انھوں نے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" نہیں کہا۔ پھر ایک غریب آدمی کو چھینک آئی تو اس نے کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" آپ ﷺ نے اس کے جواب میں "یَرْحَمُکَ اللّٰہُ" فرمایا (تجھ پر خدا کی رحمت ہو)۔ اب اُن بڑے صاحب نے شکایت کی کہ حضور نے میرے لیے رحمت کی دعا نہیں کی۔ آپ ﷺ نے انھیں جواب دیا کہ تم نے اللہ کی تعریف نہیں کی، میں نے تم کو دعا نہیں دی، انھوں نے اللہ کی تعریف کی تو میں نے انھیں دعا دی۔

Scanned with CamScanner

سوالات

(۱) آپ ﷺ کے بات کرنے کا طریقہ کیسا تھا؟ (۲) آپ ﷺ اپنے پیاروں سے کس طرح ملتے؟

(۳) چھینک کے بارے میں کیا واقعہ پیش آیا؟

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۳ خاطرداری

پیارے نبی ﷺ اپنے ساتھیوں کے آرام اور سُکھ کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ پیارے رسول ﷺ کے گھر باہر سے کوئی آدمی آتا، چاہے وہ مسلمان ہوتا یا نہ ہوتا، آپ ﷺ اس کے بھی آرام کا بڑا خیال فرماتے۔

آپ ﷺ سے ملنے کے لیے، آپ ﷺ سے دین کی باتیں سیکھنے کے لیے، آپ ﷺ سے کچھ پوچھنے کے لیے، آپ ﷺ سے کچھ کہنے کے لیے، آپ ﷺ کو دیکھنے کے لیے، اور بہت سے کاموں کے لیے لوگ آپ ﷺ کے پاس آتے ہی رہتے تھے، ایک ایک دو دو اور زیادہ زیادہ بھی۔ آپ ﷺ سب کی بڑی خاطر کرتے، انھیں اچھی جگہ ٹھہراتے، انھیں اچھا کھانا کھلاتے، آرام سے سُلاتے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر دیکھتے کہ مہمانوں کو کوئی تکلیف تو نہیں، ایسا بھی ہوتا کہ حضور ﷺ کے گھر میں کھانے کو کچھ نہ ہوتا اور مہمان آجاتے، اس پر بھی آپ ﷺ بڑی خوشی سے مہمانوں کے کھانے پینے کا انتظام فرماتے۔

ایک بار ایک یہودی آپ ﷺ کے یہاں آیا، ٹھہرا، اس دن آپ ﷺ کے گھر میں کھانے کو کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک بکری کا دودھ پلایا، وہ پی گیا، لیکن بھوکا ہی رہا۔ آپ ﷺ نے ایک بکری کا دودھ اور پلایا، وہ پھر پی گیا، لیکن رہا بھوکا ہی۔ آپ ﷺ نے اُسے ایک اور بکری کا دودھ پلایا۔ وہ، وہ بھی پی گیا لیکن رہا بھوکا ہی۔ اس طرح ایک ایک

Scanned with CamScanner

کرکے آپ ﷺ نے اسے سات بکریوں کا دودھ پلایا۔

ایک بار ایک شخص آپ ﷺ کے یہاں آیا، رات کو ٹھہرا، کھاپی کر سویا تو رات کو اُسے دست آ گیا۔ حضور ﷺ نے اسے بستر دیا تھا، اس نے بستر گندہ کر دیا اور صبح ہونے سے پہلے گھر سے بھاگ گیا، آپ ﷺ نے صبح کو اپنے ہاتھ سے بستر دھویا۔ وہ شخص بھاگتے وقت اپنی تلوار یہیں بھول گیا تھا، ڈرتے ڈرتے تلوار کی لالچ میں آیا۔ دیکھا تو حضور ﷺ کو گندگی دھوتے پایا۔ آپ ﷺ نے اُسے شرمندہ نہیں کیا۔ اس کی تلوار اُسے دے دی اور اسے دلاسا دیا۔ وہ شخص آپ کے اس برتاؤ سے مسلمان ہو گیا۔

پیارے رسول ﷺ کے پیارے ساتھیوں میں کچھ ایسے تھے جو دین کی باتیں سیکھنے کے لالچ میں ہر وقت آپ ﷺ کے آس پاس جمع رہتے تھے۔ انھیں دین کی باتیں سیکھنے کا اتنا شوق تھا کہ وہ کمانے کے لیے بھی نہیں جاتے تھے...... مسجدِ نبوی کے پاس ایک چبوترہ تھا۔ وہ سب اسی چبوترے پر اُٹھتے بیٹھتے اور سوتے، اور ہر وقت پیارے نبی ﷺ کی بتائی ہوئی باتوں کو یاد کرنے میں لگے رہتے تھے۔ اُن سب کے کھانے پینے کی ذمہ داری حضور ﷺ نے اپنے سر لے لی تھی۔ یہ سب اصحابِ صُفّہ (چبوترے والے) کہلاتے تھے۔

ایک دن اصحابِ صُفّہ کو زیادہ بھوک لگی تھی۔ پیارے رسول ﷺ ان کی حالت دیکھ کر بے چین ہوئے۔ اپنی پیاری بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے فرمایا: ”کھانے کو جو کچھ ہو، لاؤ۔“ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے موٹے آٹے کا پکا ہوا کھانا لا کر رکھ دیا، پھر کچھ چھوہارے لائیں، اس کے بعد دودھ سے بھرا ہوا بڑا پیالہ دیا، آپ ﷺ یہ سب اصحابِ صفّہ کے لیے لے آئے۔

ایک بار آپ ﷺ کے کچھ مہمان آئے۔ آپ ﷺ نے ایک بیوی کے گھر کہلا بھیجا

Scanned with CamScanner

کہ مہمانوں کے لیے کھانا بھیجیں۔ ان بیوی کے گھر خود فاقہ تھا۔ آپ ﷺ نے دوسری بیوی کے گھر کہلا بھیجا۔ وہاں بھی اللہ کے نام کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس طرح آپ ﷺ نے اپنی سب بیویوں کے گھر کہلا بھیجا۔ مگر وہ بے چاری سب بھوکی اللہ اللہ کر رہی تھیں اور کسی کے گھر میں دانہ تک نہ تھا۔ اب آپ ﷺ نے پیارے ساتھیوں سے کہا: "ان مہمانوں کو کون کھانا کھلائے گا؟" ایک صحابی اٹھے، بولے: "میں" اور وہ مہمانوں کو اپنے گھر لے آئے۔

اور ایسا تو بہت بار ہوا کہ حضور ﷺ کے گھروں میں کھانا تیار کیا گیا۔ اتنے میں مہمان آگئے تو آپ ﷺ نے مہمانوں کو کھانا کھلا دیا اور گھر کے سب لوگ بھوکے ہی سو رہے۔ کیسے خاطر دار تھے پیارے رسول ﷺ۔

سوالات

① جو لوگ آپ ﷺ کے پاس آتے، آپ ان کے ساتھ کیسا معاملہ فرماتے؟
② یہودی کو آپ ﷺ نے کتنی بکریوں کا دودھ پلایا؟
③ اصحاب صفہ کون لوگ تھے اور ان کے کھانے پینے کا کیا انتظام تھا؟
④ آپ ﷺ کے پاس مہمان آئے تو ان کے کھانے کا انتظام کس طرح ہوا؟

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۴ برابری کا برتاؤ

پیارے نبی ﷺ کسی انسان کو چھوٹا آدمی (حقیر) نہیں سمجھتے تھے، امیر ہو یا غریب، بچہ ہو یا بوڑھا، کوئی غلام ہو یا لونڈی، بڑے خاندان والا ہو یا چھوٹے خاندان کا، کالا ہو یا گورا، آپ ﷺ سب کو برابر کا انسان سمجھتے تھے۔ اور سب کی عزت کرتے تھے۔

ایک دن آپ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے تھے، اتنے میں کہیں سے دودھ آگیا، آپ ﷺ کی عادت تھی کہ آپ ﷺ ہر چیز داہنی طرف سے بانٹتے تھے۔ آپ ﷺ

Scanned with CamScanner

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے، جو ابھی بچے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں طرف دیکھا تو بڑی عمر کے صحابہ رضی اللہ عنہ بیٹھے دکھائی دیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: ''میاں! حق تو تمھارا ہی ہے لیکن اگر تم اجازت دو تو میں پہلے ان بڑی عمر کے صحابہ کو دودھ دوں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تھے تو کم عمر، لیکن اللہ نے ان کو سوجھ بوجھ بہت زیادہ دی تھی۔ انھوں نے دل میں سوچا کہ پیالے میں جس جگہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹ چھوگئے ہیں، اس جگہ سب سے پہلے اپنے ہونٹ لگانا بڑی برکت کی بات ہے، یہ سوچ کر بولے: ''میں یہ برکت ہاتھ سے نہ جانے دوں گا۔'' یہ سُنا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ انھیں کو دے دیا۔ انھوں نے دو ایک گھونٹ دودھ اسی جگہ منہ لگا کر پیا، جہاں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا تھا، اس کے بعد دوسروں کو دے دیا۔

اسی طرح ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنی طرف ایک بدّو بیٹھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اَنس رضی اللہ عنہ سے پینے کا پانی مانگا۔ حضرت اَنس رضی اللہ عنہ نے دودھ پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑا سا دودھ پیا اور حضرت اَنس رضی اللہ عنہ کو دے کر فرمایا کہ اب داہنی طرف والے کا حق ہے۔ اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بدّو نے پیا۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جب مِل جُل کر کوئی کام کرتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان میں شامل ہو جاتے۔ مسجدِ نبوی بننے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ کام کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم روکتے کہ ہماری جان آپ پر قربان ہو، آپ تکلیف نہ فرمائیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ مانتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر سب سے زیادہ محنت سے کام کیا، بڑے بڑے وزن دار پتھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لا کر ڈھیر کر دیے، اسی طرح ایک بار ایک خندق کھودنے میں سب سے زیادہ مشکل کام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔

Scanned with CamScanner

ایک بار حضور ﷺ کہیں جا رہے تھے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ساتھ تھے۔ سب ایک جگہ ٹھہرے، کھانا پکانے کا سامان ہوا، سب نے ایک ایک کام بانٹ لیا۔ حضور ﷺ نے جنگل سے لکڑیاں لانے کا کام اپنے ذمے لیا، صحابہ رضی اللہ عنہم نے منع کیا کہ ہم تو حاضر ہیں، مگر حضور ﷺ نہ مانے فرمایا: ”مجھے یہ پسند نہیں کہ میں تمھارے بیچ نواب بن بیٹھوں۔ خدا اس بندے کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ساتھیوں سے الگ تھلگ لگتا ہو۔“

ایک بار کافروں سے لڑائی ہوئی، اس لڑائی کے وقت مسلمانوں کے پاس سامان کم تھا، اونٹ بھی کم تھے، مسلمان چلے تو سواری کے لیے ایک ایک اونٹ تین تین مسلمانوں کے حصے میں آیا، سب باری باری سے چڑھتے اترتے چلتے۔ حضور ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بہت کہا کہ حضور سوار ہو کر چلیں مگر آپ ﷺ نے کسی کی باری نہیں لی۔ کیسے اچھے تھے ہمارے پیارے نبی ﷺ۔

سوالات

۱) آپ ﷺ ہر چیز کس طرف سے بانٹتے تھے؟
۲) آپ ﷺ نے دودھ پی کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کیا بات کہی؟ پورا واقعہ بتاؤ۔
۳) آپ ﷺ کا برابری کے برتاؤ کا کوئی ایک واقعہ بتاؤ۔

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۵ شرم وحیا

پیارے نبی ﷺ بڑے ہی شرمیلے تھے۔ راستہ، گلی اور بازاروں میں چپ چاپ چلتے۔ بدن کا جو حصہ کپڑوں سے چھپانے کے لائق ہوتا اس پر بڑا دھیان رکھتے۔ ٹھٹھا لگا کر نہیں ہنستے تھے۔ حاجت سے فارغ ہونے کے لیے اتنی دور نکل جاتے کہ کوئی دیکھ نہ سکتا۔ کبھی

Scanned with CamScanner

کبھی تین تین میل دور چلے جاتے، اس وقت عرب میں گھروں کے اندر پاخانے بنانے کا رواج نہ تھا۔

حضور ﷺ کے بچپن کی وہ بات سب جانتے ہیں کہ جب کعبہ کی مرمّت ہونے لگی تو آپ ﷺ بھی بچّوں کے ساتھ پتّھر ڈھوتے تھے، پتّھر ڈھونے میں آپ ﷺ کے کندھے چھل گئے۔ آپ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو آپ ﷺ کا تہبند کھول کر آپ ﷺ کے کندھے پر رکھ دیا، اب جو آپ ﷺ نے اپنے کو ننگا دیکھا تو شرم کے مارے بے ہوش ہوکر گر پڑے۔ اس زمانے میں بچّے تو بچّے، بڑوں میں اتنی شرم نہیں تھی، بہت سے لوگ تو ننگے ہوکر کعبہ کا طواف کرتے تھے، کوئی نہ سمجھ سکا کہ محمد ﷺ کیوں بے ہوش ہوگئے، سب آپ ﷺ کو ہوش میں لانے کی تدبیر کرنے لگے۔ آپ ﷺ کو ذرا ہوش آیا تو آپ کی زبان سے نکلا۔ ''میرا تہبند، میرا تہبند۔'' اب سب لوگ سمجھے کہ آپ ﷺ کیوں بے ہوش ہوگئے تھے۔ آپ ﷺ کو تہبند باندھا گیا۔ تو آپ ﷺ نے آنکھیں کھولیں۔ اُٹھے اور پھر کام کرنے لگے۔ کیسے شرمیلے تھے پیارے نبی ﷺ۔

سوالات

(۱) حاجت سے فارغ ہونے کے لیے آپ ﷺ کہاں جاتے؟

(۲) حضور ﷺ کے بچپن میں شرم کا کیا واقعہ پیش آیا؟

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۶ گھمنڈ نہ تھا

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنا آخری رسول بنایا۔ سب سے زیادہ آپ ﷺ کو عزّت دی۔ اللہ نے آپ ﷺ کو سارے عرب کی حکومت عطا فرمائی، لیکن آپ ﷺ میں

Scanned with CamScanner

غرور اور گھمنڈ ذرا بھی نہ تھا۔ آپ ﷺ گھر کا کام کاج خود ہی کر لیتے، بازار سے سودا لے آتے، دوسروں کا سودا بھی لا دیتے، دودھ خود دُوہ لیتے، ٹوٹی جوتیوں کو خود ہی گانٹھ لیتے، غریبوں اور غلاموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا لیتے۔

ایک دن آپ ﷺ گھر سے نکلے۔ لوگ آپ ﷺ کو دیکھ کر ادب سے کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے منع فرمایا، ساتھ ہی یہ فرمایا: جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوں، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں ڈھونڈے۔

ایک بار کچھ لوگ ملنے آئے۔ انھوں نے کہا: آپ تو ہمارے مالک ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مالک تو بس اللہ ہے۔''

ایک پاگل عورت آ گئی اور کہا: اے محمد! مجھے تم سے کام ہے۔ آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے، وہ آپ ﷺ کو ایک گلی میں لے گئی، زمین پر بیٹھ گئی، آپ ﷺ بھی زمین پر بیٹھ گئے، اس نے جو کچھ کہا آپ ﷺ نے اسے اطمینان سے سنا اور اس کی حاجت روائی کی۔ پھر جب وہ اٹھ کر چلی گئی تو آپ ﷺ اُٹھے۔

حضور ﷺ نے مکّہ فتح کیا اور جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ ایک خچر پر سوار تھے جس کی لگام کی جگہ کھجور کی چھال بندھی تھی اور آپ ﷺ اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے۔

ایک بار آپ ﷺ اپنے ایک ساتھی کے گھر گئے۔ آپ ﷺ کو دیکھ کر کچھ بچّیاں آ گئیں۔ اُن میں سے کسی نے ایک شعر پڑھا جس کا مطلب یہ تھا۔ ''ہم میں ایک ایسا رسول ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے۔'' آپ ﷺ نے یہ شعر سُنا تو اسے پڑھنے سے روک دیا کیوں کہ کل کی باتیں اللہ کے سوا کوئی جاننے والا نہیں ہے۔

حضور ﷺ کے پیارے بیٹے ابراہیم جس دن اللہ کو پیارے ہوئے اس دن سورج گرہن تھا۔ کسی نے کچھ اس طرح کی بات کہی کہ نبی ﷺ کے بیٹے کے غم میں سورج کو

گرہن لگ گیا۔ آپ ﷺ نے سنا تو فرمایا ''غلط ہے۔ سورج اور چاند میں گرہن لگنا خدا کے حکم سے ہوتا ہے۔ کسی کی موت اور زندگی سے ایسا نہیں ہوتا۔''

ایک بار حضور ﷺ وضو فرما رہے تھے، کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے وضو کیے ہوئے پانی کو ہاتھوں میں لے لیا اور اپنے چہرے پر ملنے لگے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تم یہ کیوں کر رہے ہو؟'' انھوں نے بتایا کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت میں ایسا کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ جو اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کرنا چاہے اُسے چاہیے کہ سچ بولے، امانت دار بنے اور پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

ایک بار کسی نے بات کرتے کرتے کہہ دیا کہ جو خدا چاہے اور جو آپ ﷺ چاہیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے مجھ کو خدا کے برابر اس کا ساجھی بنا دیا، کہو کہ جو خدا چاہے۔''

کیسی اچھی باتیں بتاتے تھے آپ ﷺ۔ آپ ﷺ میں ذرا بھی تو گھمنڈ نہ تھا۔

سوالات

(۱) آپ ﷺ کون کون سے کام خود کر لیتے؟ (۲) آپ ﷺ کی تواضع (عاجزی) کا ایک واقعہ بتاؤ۔

(۳) اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والوں کو کیا کرنا چاہیے؟

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۷ بہادری

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سے زیادہ بہادر کوئی نہ تھا۔ ایک بار مدینہ میں شور سنائی دیا کہ دشمن آ گئے، ان دنوں ایک دشمن (غسانی) کے چڑھائی کر دینے کا بڑا چرچا تھا اور یہ کھٹکا دن رات لگا رہتا تھا۔ شور سن کر ہم مقابلے کے لیے تیاری کرنے لگے۔ کوئی اپنے گھوڑے کی طرف لپکا، کوئی اپنے ہتھیار سنبھالنے لگا۔ لیکن سب سے پہلے حضور ﷺ

Scanned with CamScanner

اپنے گھر سے نکلے۔ جلدی میں گھوڑے پر زین بھی نہ کسی، آپ ﷺ مدینہ کے آس پاس ہو آئے۔ پھر آ کر فرمایا "گھبراؤ نہیں، کوئی ڈر کی بات نہیں۔"

صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک سے ایک بہادر صحابی تھے لیکن تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے کہ جب ہم دشمنوں سے لڑتے اور ان کا دباؤ ہم پر زیادہ ہوتا تو ہم سب پیارے نبی ﷺ کی پناہ لیتے تھے۔

بَدر اور اُحد کی لڑائیاں بہت مشہور ہیں۔ دونوں لڑائیوں میں بڑے گھمسان کا رَن پڑا تھا لیکن دشمنوں سے زیادہ قریب آپ ﷺ ہی تھے۔ اُحد میں آپ ﷺ بہت زیادہ زخمی ہو گئے تھے لیکن مقابلے سے نہ ہٹے۔

حنین کی لڑائی میں دشمنوں نے مسلمانوں پر ایسے تیر برسائے کہ مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ تتر بتر ہو گئے لیکن حضور ﷺ اپنے خچر کو ایڑ لگا لگا کر آگے بڑھا رہے تھے۔ پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم لگام پکڑ پکڑ کر روکتے اور کہتے کہ حضور! دشمن تو آپ ہی کی تاک میں ہیں۔ پھر بھی حضور ﷺ آگے بڑھتے گئے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ ایک بہادر صحابی تھے، اُن سے کسی نے پوچھا: "کیا تم لوگ حنین کی لڑائی میں بھاگ کھڑے ہوئے تھے؟" انھوں نے کہا: "ہاں یہ سچ ہے لیکن میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی ﷺ نہ گھبرائے، نہ پیچھے ہٹے۔ خدا کی قسم! جب گھمسان کا رَن پڑتا تو ہم سب حضور ﷺ ہی کے پاس آ کر پناہ لیتے تھے۔ لڑائیوں میں سب سے زیادہ بہادر وہ سمجھا جاتا تھا جو آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا رہتا تھا۔"

ہوازن کے مقابلے میں مسلمانوں کے قدم اکھڑے اور حضور ﷺ اکیلے رہ گئے تو آپ ﷺ نے نعرہ مارا: "میں سچا نبی ہوں اور عبدالمطلب کی اولاد ہوں۔" پھر عباس سے کہا: "نیزے والوں کو پکارو۔" حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے۔ ان کی آواز بہت بلند تھی۔ انھوں نے مسلمانوں کو پکارا۔

مسلمان پلٹ پڑے اور انھوں نے لڑائی جیت لی۔

اُبی بن خلف آپ ﷺ کا جانی دشمن تھا۔ وہ بڑا بہادر اور پھرتیلا سپاہی تھا۔ وہ ہزار بہادروں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔ اُحد کی لڑائی میں وہ اپنے مضبوط گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ وہ حضور ﷺ کی تاک میں تھا۔ ایک بار وہ گھوڑا اُڑاتا چلا، جو سامنے آیا اُسے ہٹا دیا۔ سیدھا آپ ﷺ پر حملہ کرنے بڑھا۔ مسلمانوں نے یہ دیکھا تو گھبرا گئے۔ سب بڑھے کہ اسے روکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آنے دو۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم الگ ہٹ گئے۔ آپ ﷺ نیزہ لے کر بڑھے۔ اس کے پاس پہنچے اور دھیرے سے نیزے کی نوک اس کی گردن میں چبھو دی۔ بس اتنے میں وہ چیخ مار کر بھاگا۔ اسے چیختے چلاتے دیکھا تو اس کے ساتھیوں نے کہا: ارے تو ایسا بہادر اور اتنی سی چوٹ کھا کر بری طرح چنگھاڑ رہا ہے۔ اس نے جواب دیا:

''ہاں۔ تم سچ کہتے ہو، لیکن یہ محمد کے ہاتھ کی چوٹ ہے۔''

ایسے بہادر تھے ہمارے پیارے نبی ﷺ۔

سوالات

(۱) آپ ﷺ کی بہادری کا ایک واقعہ بتاؤ۔ (۲) ابی بن خلف کون تھا؟

(۳) ابی بن خلف کو آپ ﷺ نے کس چیز سے مارا تھا؟

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۸ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سچے تھے

پیارے رسول ﷺ بڑے سچے تھے۔ آپ ﷺ نے کبھی کوئی جھوٹ بات زبان سے نہ نکالی۔ آپ ﷺ ابھی نبی نہیں ہوئے تھے کہ عرب والوں نے آپ ﷺ کو صادق (سچا) کہہ کر پکارا۔ یہ عرب میں سب سے بڑا خطاب تھا۔ جب آپ ﷺ نبی ہوئے اور اسلام پھیلانا شروع کیا تو بہت سے لوگ آپ ﷺ کے دشمن ہو گئے۔ دشمن تو

Scanned with CamScanner

ہمیشہ تاک میں رہتا ہی ہے کہ ذرا سی بات پا جاتا ہے تو مشہور کر دیتا ہے کہ فلاں ایسا ہے، ایسا ہے۔ کوئی بات نہ ملے تو اپنی طرف سے جھوٹ گھڑ کر کہہ دیتا ہے، لیکن نبی ﷺ کے کٹر سے کٹر دشمن نے بھی آپ ﷺ کو کبھی جھوٹا نہیں کہا۔ وہ آپ ﷺ کو طرح طرح سے کوستے تھے، توبہ توبہ! مجنون اور شاعر تک کہتے، جان لینے پر تُلے تھے، لیکن کسی نے یہ نہیں کہا کہ محمد ﷺ جھوٹے ہیں۔

آپ ﷺ کا سب سے بڑا دشمن ابوجہل تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ "اے محمد! میں تم کو جھوٹا نہیں کہتا۔ ہاں، تم جو یہ کہتے ہو اس کو میں ٹھیک نہیں سمجھتا۔" (اس کا مطلب اسلام کے بنیادی عقیدوں سے تھا جو قرآن پیش کر رہا تھا) بدر کی لڑائی میں جب مسلمانوں کا مقابلہ مکہ کے کافروں سے ہوا تو قریشی لشکر میں سے ایک سردار اَبُو البَختَرِی نے حضور ﷺ کی طرف اشارہ کر کے ابوجہل سے پوچھا: "سچ بتا! یہ شخص کیسا ہے؟" ابوجہل نے جواب دیا: "بڑا ہی سچا ہے۔" یہ جواب سن کر ابوالبختری نے کہا: "تو پھر مسلمان کیوں نہیں ہو جاتا اور مسلمانوں سے کیوں لڑتا ہے؟" جواب دیا: "یہ نہیں ہو سکتا کہ میں بلال جیسے غلاموں کے ساتھ بیٹھوں (حضرت بلال رضی اللہ عنہ غلام تھے اور اس زمانے میں غلاموں کو بڑا ہی ذلیل سمجھا جاتا تھا)۔

ابوجہل کے بعد ابوسفیان کا نمبر تھا۔ یہ ایک بار روم کے بادشاہ ہرقل کے دربار میں گئے۔ اس نے ابوسفیان سے حضور ﷺ کے متعلق چند سوالات کیے، ایک سوال یہ پوچھا: "تمھارے یہاں جو شخص اپنے کو نبی کہتا ہے، کیا اس نے کبھی جھوٹ بھی بولا؟" ابوسفیان نے جواب دیا: "نہیں، محمد جھوٹے نہیں ہیں۔" یہ سنا تو بادشاہ نے کہا: "مجھے یقین ہے کہ اگر وہ شخص (یعنی محمد ﷺ) خدا پر جھوٹ بولتا تو وہ آدمیوں سے جھوٹ بولنے میں نہ چوکتا۔"

سچ مچ بڑے سچے تھے حضرت محمد ﷺ۔

Scanned with CamScanner

سوالات

① عرب والے آپ ﷺ کو کیا کہہ کر پکارتے تھے؟

② اسلام کا سب سے بڑا دشمن ابوجہل آپ ﷺ سے کیا کہتا تھا؟

③ ہرقل کے دربار میں ابوسفیان نے کیا کہا تھا؟

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۹ امانت داری

پیارے رسول ﷺ بڑے ہی امانت دار تھے۔ جو لوگ آپ ﷺ کو روپیہ پیسہ یا سامان رکھنے کو دیتے تو آپ ﷺ اس سامان یا روپیہ کو بڑی دیکھ بھال کے ساتھ رکھتے۔ اُسے اپنے کام میں نہ لاتے اور نہ اس میں کمی کرتے۔ لوگ باہر جاتے تو اپنی چیزیں آپ ﷺ کے سپرد کر جاتے اور جب آتے ویسی کی ویسی لے لیتے۔

حضور ﷺ کی امانت داری اتنی مشہور ہوگئی کہ نبی ہونے سے پہلے ہی لوگ آپ ﷺ کو "امین" کہنے لگے تھے۔ یعنی بہت بڑا امانت دار۔ جو لوگ آپ ﷺ کی جان کے دشمن تھے وہ بھی آپ ﷺ کو بڑا ہی امانت دار سمجھتے تھے۔ جب آپ ﷺ مکّہ سے مدینہ ہجرت فرمانے لگے تو بہت سے کافروں کی امانتیں آپ ﷺ کے پاس تھیں۔ چلتے وقت وہ سب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیں اور بتا دیا کہ کس کس کی امانت ہے تاکہ وہ ان کو دے دیں۔

پیارے نبی ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ جو آدمی یہ چاہتا ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ اس سے محبت کریں اسے چاہیے کہ جب بات کرے سچ بولے اور اس کے پاس امانت رکھی جائے تو دیکھ بھال رکھے اور واپس کر دے۔

دینیات

Scanned with CamScanner

پیارے نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ امانت میں گڑبڑ کرنے والا منافق ہوتا ہے یعنی وہ زبان سے چاہے اپنے کو مسلمان کہے لیکن وہ حقیقت میں سچا مسلمان نہیں رہتا۔

سوالات

(۱) جو لوگ روپیہ پیسہ یا سامان رکھنے کو دیتے آپ ﷺ اس کو کس طرح رکھتے؟

(۲) ہجرت کے وقت آپ ﷺ نے امانتیں لوٹانے کے لیے کس کو دی تھیں؟

(۳) امانت میں گڑبڑ کرنے والا کون ہوتا ہے؟

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۰ وعدے کے سچے

پیارے نبی ﷺ کسی سے وعدہ کرتے تو اسے ضرور پورا فرماتے۔ جب آپ ﷺ نبی نہیں ہوئے تھے اس وقت کی بات ہے۔ ایک صاحب تھے۔ ان کا نام عبداللہ تھا۔ وہ آپ ﷺ کو ایک جگہ ملے۔ لین دین کی کوئی بات ہوئی۔ انھوں نے کہا: ''اچھا اسی جگہ ٹھہریے، میں آکر حساب کر دوں گا۔'' یہ کہہ کر وہ چلے گئے لیکن بات ان کے دھیان سے اتر گئی۔ تیسرے دن اسی طرف پھر نکلے دیکھا تو آپ ﷺ وہیں بیٹھے ہیں۔ عبداللہ بہت شرمائے۔

پیارے نبی ﷺ وعدے کے ایسے سچے تھے کہ آپ ﷺ کے دشمن بھی مانتے تھے۔ ایک بار روم کے بادشاہ نے ابوسفیان سے یہ بھی پوچھا تھا کہ تمھارے یہاں جو صاحب اپنے کو نبی کہتے ہیں، وہ وعدے کے سچے بھی ہیں؟ ابوسفیان اس وقت حضور ﷺ کے جانی دشمن تھے لیکن انھوں نے بادشاہ کے سامنے اقرار کیا کہ محمد وعدے کے سچے ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

Scanned with CamScanner

بدر کے میدان میں مسلمانوں کی مکہ کے کافروں سے گھمسان کی لڑائی ہوئی، مسلمانوں کی تعداد صرف ۳۱۳ اور کافروں کی تعداد ایک ہزار تھی، اسی زمانے میں کچھ مسلمان مکہ سے آرہے تھے۔ مکہ کے کافروں نے ان کو روکا اور کہا کہ تم محمد (ﷺ) کے پاس جارہے ہو، انھوں نے انکار کیا، کافروں نے اس وعدے پر چھوڑا کہ لڑائی میں محمد (ﷺ) کا ساتھ نہ دو گے، انھوں نے مان لیا، پھر حضور ﷺ کے پاس آئے، سارا حال کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نے لڑائی میں شریک نہ ہونے کا وعدہ کیا ہے تو تم جاؤ، ہمیں صرف اللہ کی مدد چاہیے۔''

جب آپ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو بہت سے لوگ مسلمان ہو گئے۔ بہت سے لوگ بھاگ گئے۔ مسلمان ہونے والوں نے اپنے گھر والوں کی معافی کے لیے کہا۔ حضور ﷺ نے وعدہ فرمالیا۔ پھر جب بھاگنے والے واپس آئے تو آپ ﷺ نے انھیں سچ مچ معاف فرمادیا، حالانکہ ان میں آپ ﷺ کے بڑے بڑے دشمن تھے۔ صفوان بن اُمیہ، عکرمہ بن ابی جہل اور ایسے ہی دوسرے لوگ۔ آپ ﷺ کی اس معافی سے سب مسلمان ہو گئے۔ اللہ ان سب سے راضی ہو۔

سوالات

(۱) آپ ﷺ کے وعدے کی سچائی کا عبداللہ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا؟

(۲) ابوسفیان نے بادشاہ کے سامنے کس بات کا اقرار کیا؟

(۳) فتح مکہ کے وقت آپ ﷺ نے کیا وعدہ فرمایا؟

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۱ بُرائی کے بدلے بھلائی

پیارے رسول ﷺ کے ساتھ کوئی بُرائی کرتا تو آپ ﷺ اُسے معاف فرما دیتے۔ معاف ہی نہیں بلکہ بُرائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے۔ آپ ﷺ کا یہ طریقہ زندگی بھر رہا۔ آئے دن آپ ﷺ اپنے دشمنوں کو معاف کر دیتے۔

حضور ﷺ جب مکہ میں تھے تو ایک بار طائف گئے۔ آپ ﷺ نے وہاں کے لوگوں سے کہا: ”اللہ کو ایک مانو مجھے اللہ کا رسول جانو۔ آخرت کی پکڑ سے ڈرو۔ بتوں کی پوجا سے پرہیز کرو۔ برائیاں چھوڑو اور اللہ سے رشتہ جوڑو۔“ یہ سن کر طائف والے بگڑ گئے۔ آپ ﷺ کو بہت برا بھلا کہا، آوارہ لڑکوں کو آپ ﷺ کے پیچھے لگا دیا، انھوں نے آپ ﷺ پر پتھر برسائے جس سے آپ ﷺ لہولہان ہو گئے۔ آپ ﷺ چوٹیں کھا کر گر پڑے۔ آپ ﷺ کے خادم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو اٹھا کر ایک باغ میں لے گئے۔ انھوں نے آپ ﷺ سے کہا: حضور! آپ طائف والوں کے لیے بددعا کیوں نہیں کر دیتے؟ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور بددعا کے بدلے طائف والوں کے لیے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ! انھیں معاف کر دے۔ یہ کچھ جانتے نہیں، آخرت کو مانتے نہیں، اے اللہ انھیں بخش دے۔

اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ آگے چل کر طائف والے مسلمان ہو گئے اور ان میں بڑے بڑے بہادر لوگ پیدا ہوئے اور پھر ان لوگوں نے اسلام کو خوب پھیلایا۔

زید بن سَعنہ ایک یہودی تھا، ایک بار حضور ﷺ نے اس سے قرض لیا اور ادا کرنے کی ایک تاریخ طے کی، مگر وہ تاریخ سے پہلے ہی مانگنے آ گیا۔ اس نے بھری محفل میں حضور ﷺ کا گریبان پکڑا اور آپ ﷺ کو برا بھلا کہنے لگا کہ تم ٹال مٹول کر کے میری رقم مار لو گے۔

Scanned with CamScanner

اس بات پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا، بولے: ''او اللہ کے دشمن! تو اللہ کے رسول کے بارے میں ایسی بُری بات کہتا ہے؟''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے عمر! تم کو چاہیے تھا کہ مجھ سے کہتے کہ قرضہ ادا کر دو اور اس سے کہتے کہ سلیقے سے تقاضہ کرو، اے عمر! انھیں لے جاؤ اور جتنا اس کا حق بنتا ہے وہ دے دو اور جو تم نے اس کو دھمکایا ہے اس کے بدلے اسے بیس صاع (صاع ایک وزن ہوتا ہے) کھجوریں اور دو۔

ایک بار ایک بدّو آیا۔ وہ مسجد میں آکر کھڑے کھڑے پیشاب کرنے لگا۔ لوگ دوڑے کہ اسے پیٹیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جانے دو اور پیشاب پر پانی بہا دو اور دیکھو! اللہ نے تمھیں نرمی کے لیے بھیجا ہے، سختی کے لیے نہیں۔''

ایک بار ایک بدّو آیا۔ اس نے آتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر اس زور سے کھینچی کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن لال ہوگئی اور بڑی سختی ے کہا کہ اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے، اس میں سے مجھے بھی دو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا اور مسکرا کر فرمایا: اسے کچھ دے دو۔

ایک بار مکّہ والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بائیکاٹ کر دیا۔ نہ کچھ کھانے کو دیتے اور نہ کچھ اور ضرورت کی چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے دیتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بچّے، عورتیں اور بوڑھے بھوک کے مارے تڑپتے۔ تین برس تک اسی طرح بائیکاٹ رہا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آئے تو یمامہ کے رئیس ثُمامہ مسلمان ہوگئے۔ انھوں نے ایک بار قسم کھالی کہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر مکہ والوں کو ایک دانہ بھی نہ دیا جائے گا۔ مکہ میں غلّہ وہیں سے آتا تھا۔ اب تو مکہ میں قحط پڑ گیا۔ مکہ والوں نے گھبرا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ترس آگیا اور کہلا بھیجا کہ ثمامہ! غلّہ بھیج دو۔

Scanned with CamScanner

مکہ کے کافر مسلمانوں کو کیسا ستاتے تھے۔ دوپہر کے وقت تپتی ہوئی ریت میں لٹا دیتے۔ پانی میں ڈبکیاں دیتے، مارتے پیٹتے اور قتل کر دیتے۔ حضرت خبّاب رضی اللہ عنہ کو تو جلتے ہوئے کوئلوں پر لٹا دیا، جس سے ان کی پیٹھ جل گئی اور چربی نکل گئی۔ وہ غصّے میں آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ''یارسول اللہ ! ان کے لیے بددعا کیجیے۔''

یہ سنتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ لال ہوگیا۔ اور کچھ مسلمانوں نے بھی بددعا کرنے کو کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں دنیا میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں، زحمت بنا کر نہیں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ماں مسلمان نہیں ہوئی تھیں۔ وہ روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیا کرتیں۔ یہ گالیاں سن کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو بڑا دکھ ہوتا۔ انھوں نے آ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ''میری ماں کے لیے دعا کیجیے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے لیے مسلمان ہونے کی دعا کی۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خوش ہوگئے، دوڑے دوڑے گھر گئے، معلوم ہوا کہ ماں تو نہا رہی ہیں۔ نہانے کے بعد اپنے آپ مسلمان ہوگئیں۔ انھوں نے کلمۂ شہادت پڑھ لیا۔

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

سوالات

(۱) طائف والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟
(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کے لیے کیا دعا فرمائی؟ (۳) زید بن سعنہ کا واقعہ سناؤ۔

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲۲ بچوں سے پیار

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بچوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں جاتے ہوتے، راستے میں بچے ملتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں اپنے ساتھ سواری پر کسی کو آگے اور کسی کو

Scanned with CamScanner

پیچھے بٹھا لیتے۔ ان سے اچھی اچھی باتیں کرتے۔ کھجوریں یا ان کے دینے کے لائق کوئی چیز ہوتی تو انھیں بانٹتے۔ انھیں پیار کرتے۔ ایک بار ایک بدو نے دیکھا تو بولا: ''آپ بچوں کو پیار کرتے ہیں؟ میرے دس بچّے ہیں، میں نے کبھی کسی کو پیار نہیں کیا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر اللہ تمھارے دل سے رحم چھین لے تو میں کیا کروں۔''

ایک دن آپ ﷺ کے پاس ایک صحابی حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ آئے۔ ان کے ساتھ ان کی بچّی بھی تھی۔ اس بچّی کا نام اُمِّ خالد تھا۔ بچّی آ کر حضور ﷺ کے کندھوں سے کھیلنے لگی۔ حضرت خالد نے ڈانٹا لیکن حضور ﷺ نے منع فرمایا۔

حضور ﷺ کے ایک غلام تھے: زید، آپ ﷺ نے زید رضی اللہ عنہ کو پالا تھا۔ زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے اُسامہ رضی اللہ عنہ تھے۔ اسامہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کو محبت تھی۔ فرمایا کرتے کہ اُسامہ اگر بیٹی ہوتے تو میں اسے زیور پہناتا اور اپنے ہاتھوں اس کی ناک صاف کرتا۔

ایک بار عید کے دن آپ ﷺ منہ ڈھانک کر لیٹے ہوئے تھے۔ کچھ بچّیاں گھر میں آئیں اور دف بجانے لگیں، اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے۔ انھوں نے بچّیوں کو ڈانٹا۔ حضور ﷺ نے سُنا، آپ ﷺ نے منہ پر سے چادر ہٹائی اور فرمایا: ''ان کو خوشی منانے دو، آج ان کی عید ہے۔''

سوالات

(۱) آپ ﷺ بچوں کے ساتھ کیسا معاملہ فرماتے؟ (۲) عید کے دن کیا واقعہ پیش آیا؟

5 پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۳ نرم دلی

پیارے نبی ﷺ دل کے بڑے نرم تھے۔ دکھ کی بات ہوتی تو آپ ﷺ کا دل بھر آتا اور آنسو نکل آتے۔

ایک بار ایک صحابی نے اپنا پُرانا قصہ سنایا جب وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے کہ میری ایک چھوٹی بچّی تھی۔ ہمارے خاندان میں لڑکیوں کے مار ڈالنے کا طریقہ چلا آتا تھا۔ میں نے بھی اپنی لڑکی کو زندہ دفن کر دیا۔ وہ ابا ابا پکار رہی تھی اور میں اس پر مٹی ڈال رہا تھا۔

پیارے رسول ﷺ یہ سن کر رو پڑے۔ آپ ﷺ نے ان سے کہا: پھر سناؤ، انھوں نے پھر سنایا تو آپ ﷺ پھر روئے۔ اتنا روئے کہ چہرہ آنسوؤں سے تر ہو گیا۔

ایک لڑائی میں کچھ قیدی ہاتھ آئے تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ ان کے ساتھ بھلائی کا معاملہ اور اچھا سلوک کرو۔

ایک بار حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے، آپ ﷺ ان کو دیکھنے گئے تو آپ ﷺ کا دل بھر آیا اور آپ ﷺ رونے لگے، آپ ﷺ کو روتا دیکھ کر لوگ رو پڑے۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مکہ کے ایک رئیس کے بیٹے تھے۔ بڑے لاڈ پیار سے پالے گئے تھے۔ جوان ہونے پر مسلمان ہو گئے۔ تو ماں باپ دشمن ہو گئے، مارا، پیٹا، قید کر دیا۔ گھر سے نکال دیا۔ ایک دن حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس آئے تو سب نے دیکھا کہ ریشم کے کپڑوں کے بدلے وہ ایک کمبل اوڑھے ہوئے تھے، وہ بھی پھٹا ہوا تھا، یہ دیکھ کر حضور ﷺ کو بڑا دکھ ہوا، اور آپ ﷺ نے گردن جھکالی۔

ایک بار ایک صحابی آئے۔ وہ چادر میں چڑیا کے بچّوں کو چھپائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا: جاؤ! انھیں جہاں سے لائے ہو، وہیں رکھ آؤ۔"

ایک بار آپ ﷺ سفر میں تھے۔ راستے میں ٹھہرے تو ایک شخص نے ایک چڑیا کے گھونسلے سے اس کا انڈا نکال لیا۔ چڑیا انڈے کے مارے پَر مارنے لگی۔ حضور ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: "انڈے وہیں رکھ دو۔"

ایک بار ایک بھوکے اونٹ کو دیکھا تو فرمایا: "ان بے زبانوں کے بارے میں بھی خدا

Scanned with CamScanner

سے ڈرو۔'' جانوروں پر اگر کوئی زیادہ بوجھ لادتا تو آپ ﷺ منع فرما دیتے۔

ایک بار آپ ﷺ کے گھر میں کچھ عورتیں اکٹھی تھیں۔ یہ سب عورتیں رشتہ دار تھیں اور بڑھ بڑھ کر باتیں کر رہی تھیں۔ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو سب اُٹھ کر چل دیں۔ حضور ﷺ ! ہنس پڑے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے! آپ کیوں ہنسے؟'' فرمایا: ''مجھے ان عورتوں پر ہنسی آئی کہ تمھاری آواز سنتے ہی چل دیں''۔ اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں سے کہا: ''تم مجھ سے اتنا ڈرتی ہو اور حضور ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟'' عورتوں نے جواب دیا: ''پیارے رسول ﷺ تم سے زیادہ نرم دل ہیں۔''

سوالات

(۱) صحابی نے کیا واقعہ سنایا کہ آپ ﷺ رو پڑے؟
(۲) حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر آپ ﷺ کو کیوں دکھ ہوا؟
(۳) چڑیا کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

5 پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۴ عفوو درگذر

اللہ کا دین پھیلانے کے سلسلے میں کافروں نے آپ ﷺ کو گالیاں دیں۔ آپ ﷺ کی ہنسی اُڑائی۔ آپ ﷺ کو برا کہا۔ آپ ﷺ کو مارا پیٹا۔ آپ ﷺ کو ستایا۔ آپ ﷺ کا بائیکاٹ کیا۔ قتل کرنے کی کوششیں کیں، لیکن جب اللہ نے آپ ﷺ کو طاقت و غلبہ عطا کیا تو آپ ﷺ نے کسی سے بدلہ نہیں لیا۔ ایسی بہت سی باتوں میں سے کچھ باتیں سنیے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیارے چچا تھے۔ بڑے بہادر آدمی تھے۔ اسلام کے لیے کافروں سے خوب لڑے، ان کے سامنے حضور ﷺ کو کوئی برا کہتا تو لڑ پڑتے کافروں کے بڑے بڑے سردار ان کے ہاتھوں مارے گئے۔ ایک لڑائی میں وحشی نے چھپ کر

Scanned with CamScanner

آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مرنے کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عمر بھر غم رہا۔ پھر جب مکہ فتح ہو گیا تو وحشی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور معافی مانگی۔ وحشی کو دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چچا یاد آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے صرف یہ کہا: "اچھا جاؤ، معاف کر دیا، لیکن اب میرے سامنے نہ آنا، تم کو دیکھ کر چچا حمزہ یاد آ جاتے ہیں۔" ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا سینہ چیر کر غصہ میں کلیجہ چبا ڈالا اور ناک کان کاٹ کر ہار بنایا لیکن جب ہندہ نے آ کر معافی مانگی تو اسے بھی معاف کر دیا۔

ہُبار بن اسود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کٹر دشمن تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا مکہ سے مدینہ کو ہجرت کرنے لگیں تو ہبار دوڑا اور ان کو اونٹ پر سے گرا دیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے اتنی چوٹ آئی کہ وہ زندہ نہ رہ سکیں لیکن جب اس نے آ کر معافی مانگی تو اسے بھی معافی دے دی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے لیے مکّہ سے نکلے تو مکّہ کے کافروں نے یہ اعلان کیا کہ جو محمد کا سر کاٹ لائے، اسے سُرخ بالوں والے ۱۰۰/ اونٹ انعام میں دیے جائیں گے۔ لالچی کافر دوڑ پڑے۔ ایک کافر تھا "سُراقہ"، وہ گھوڑے پر سوار ہوا حضور کو تلاش کرتا ہوا پاس پہونچ گیا۔ چاہا کہ وار کریں کہ اس کا گھوڑا گھٹنوں تک بالو میں دھنس گیا۔ گھوڑے سے اتر کر لگام پکڑ کر گھوڑے کو کھینچا۔ گھوڑے کو بالو سے نکالا پھر بڑھا لیکن گھوڑا پھر گھٹنوں تک دھنس گیا۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔ اب وہ گھبرایا۔ اس نے معافی مانگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی معافی دے دی۔

سوالات

(۱) جب اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو طاقت وغلبہ دیا تو آپ نے کیا کیا؟

(۲) سراقہ کا واقعہ سناؤ۔

(۳) وحشی اور ہندہ کون تھے؟

5 پانچویں مہینے میں پڑھائیں

Scanned with CamScanner

سبق ۲۵ جسم مبارک

پیارے نبی ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد کے۔ نہ زیادہ دُبلے تھے نہ موٹے۔ آپ ﷺ کا سر بڑا تھا، پیشانی چوڑی، ناک لمبائی لیے ہوئے، بھنویں گھنی، پلکیں لمبی، آنکھیں بڑی بڑی اور سرمگیں، داڑھی بھری ہوئی، گردن اونچی اور چہرہ کھڑا کھڑا تھا۔ آپ ﷺ کے چہرے پر زیادہ گوشت نہ تھا۔ آپ ﷺ کے بال نہ زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے۔ آخر عمر تک بال بالکل کالے رہے۔ آپ ﷺ اُن میں اکثر تیل ڈالتے۔ کنگھی کرتے اور مانگ نکالتے تھے۔

آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے بیچ وبیچ کبوتر کے انڈے کے برابر اُبھرا ہوا سرخ گوشت تھا، جس پر تل اور بال تھے۔ دونوں شانے گوشت سے بھرے ہوئے تھے، اور مونڈھوں کی ہڈیاں بڑی تھیں، ہتھیلیاں چوڑی اور نرم، کلائیاں لمبی اور نازک، پاؤں کی ایڑیاں ہلکی تھیں۔ پاؤں کے تلوے بیچ سے ذرا ذرا خالی تھے۔ تلووں کے بیچ سے پانی نکل جایا کرتا تھا۔ حضور ﷺ کے جسم مبارک کی جلد بڑی نرم اور ملائم تھی۔

رنگ روپ گورا چٹا سرخی کی جھلک لیے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ بڑے ہی خوب صورت تھے۔ جو دیکھتا اس کے دل میں آپ ﷺ کی محبت پیدا ہو جاتی۔ آپ ﷺ کا پسینہ موتی کی طرح جھلکتا اور اس میں بڑی اچھی خوشبو آتی۔

حضور ﷺ بڑی تیز چال چلتے تھے۔ چلتے وقت ایسا معلوم ہوتا کہ جیسے آپ ﷺ ڈھلوان زمین سے اتر رہے ہیں۔

سوالات

① آپ ﷺ کے بال مبارک کیسے تھے؟ ② آپ ﷺ کا پسینہ کیسا تھا؟

③ آپ ﷺ کیسے چلتے تھے؟

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

۴- اسلامی تربیت

[آسان دین]

تعریف

آسان دین: اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی ﷺ کے طریقے پر زندگی گذارنے کو ''دین'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ [سورۂ مائدہ:۳]

ترجمہ: آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کردیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمھارے لیے اسلام کو دین کے طور پر (ہمیشہ کے لیے) پسند کرلیا۔

اسلام مکمل نظامِ زندگی کا نام ہے۔ اس میں جہاں دل و جان سے ایک اللہ کی وحدانیت رسول کی رسالت اور یومِ آخرت پر ایمان لانے کا حکم ہے، وہیں پنج وقتہ نمازوں کے اہتمام، رمضان کے روزوں کی پابندی، زکوٰۃ کی ادائیگی اور حج کرنے کا مطالبہ ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تجارتی لین دین میں امانت داری وسچائی اختیار کرنے کا حکم اور دھوکہ دینے اور جھوٹ بولنے سے اجتناب کی تعلیم ہے نیز اپنے اخلاق و کردار کو سنوارنے کی بھی تلقین و ہدایت دی گئی ہے۔ اسی لیے دین کے مشہور پانچ شعبے قرار دیے گئے ہیں:

① **ایمانیات:** اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جن پر ایک مسلمان کو دل سے پکا یقین رکھنا ضروری ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار کرنا۔

Scanned with CamScanner

② **عبادات:** اس سے مراد وہ نیک اعمال ہیں جو اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں: جیسے نماز، روزہ، زکوۃ، حج، قرآن کی تلاوت، دین کا علم حاصل کرنا وغیرہ۔

③ **معاملات:** اس سے مراد خرید وفروخت، تجارت و بزنس، آپسی لین دین اور وراثت وغیرہ کو احکام شریعت کے مطابق انجام دینا ہے۔ جیسے ناپ تول میں کمی نہ کرنا، امانت میں خیانت نہ کرنا، مال وراثت تمام حق داروں میں تقسیم کرنا وغیرہ۔

④ **معاشرت:** اس سے مراد یہ ہے کہ جن لوگوں کے درمیان ہم رہتے ہیں، ان کے ساتھ کیسا سلوک اور کیسا برتاؤ کرنا چاہیے اور ہمارے اوپر ان کے کیا حقوق وفرائض ہیں۔ جیسے ماں باپ کی فرماں برداری کرنا، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، کسی کو تکلیف نہ پہنچانا وغیرہ۔

⑤ **اخلاقیات:** اس سے مراد اچھے اخلاق اور اچھی عادتیں ہیں، جن کا ہر ایک انسان کے اندر ہونا ضروری ہے۔ جیسے: سچائی، امانت داری، وعدہ پورا کرنا، بغض وحسد اور غیبت سے بچنا وغیرہ۔

کامل ومکمل مسلمان وہی ہے جس کی پوری زندگی شریعت کے مطابق گذرے اور جن کے ایمان وعقائد، عبادت وبندگی، تجارت ولین دین، آپسی تعلقات، اخلاق وعادات سب کچھ احکام شریعت کے موافق ہو، اگر کوئی انسان دین کے کسی شعبے میں اسلامی احکام پر عمل نہیں کرتا ہے، تو وہ کامل مومن نہیں ہوسکتا۔ مثلاً ایک شخص ہے، جس کا عقیدہ تو درست ہے، عبادتیں بھی خوب کرتا ہے، مگر لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے، وعدہ خلافی کرتا ہے، دوسروں کو تکلیف پہنچاتا ہے، اس کے اخلاق وکردار گندے ہیں، تو ایسا شخص اللہ کے نزدیک پسندیدہ اور کامل مسلمان نہیں ہوسکتا؛ بلکہ قیامت کے دن اس کی یہ عبادتیں بھی کچھ کام نہ دیں گی اور وہ اپنی

Scanned with CamScanner

بدکرداریوں کی بنیاد پر عذاب الٰہی میں گرفتار ہو جائے گا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو پورے طور پر اسلام کے تابع کر دیں اور اپنی زندگی اس کے مطابق گذاریں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً [سورۂ بقرہ:۲۰۸]

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے: وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ [سورۂ آل عمران:۱۰۲]

ترجمہ: اور تم ہرگز جان نہ دینا مگر مسلمان ہونے کی حالت میں۔

لہٰذا ہمیں اپنے عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات وغیرہ زندگی کے تمام شعبوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھال دینا چاہیے۔ اسی میں ہماری کامیابی اور نجات ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام ہی کو ہمارے لیے بطور دین کے پسند کیا ہے، اسی سے اللہ خوش ہوتے ہیں۔ اسلام کے علاوہ جتنے بھی مذاہب ہیں سب باطل اور منسوخ ہیں۔ اب قیامت تک اسلام ہی رہے گا۔ ہر انسان کی نجات اور کامیابی اسلام ہی میں ہے۔ اسی کو اختیار کرنے پر پاکیزہ زندگی کا وعدہ ہے اور جنت میں داخلے اور بے حساب رزق کی خوشخبری ہے۔

ہدایت برائے استاذ

آسان دین کے مضمون سے ہمارا منشا بچوں کی ذہنی تربیت اور ایمانیات اور عبادات کے ساتھ ساتھ زندگی کے ہر شعبے میں پورے دین کے مطابق اپنی زندگی گذارنے کا پابند بنانا ہے۔
لہٰذا آسان دین کے عنوان کے تحت دین کے مشہور پانچوں شعبوں سے متعلق الگ الگ عناوین کے تحت مضامین دیے جا رہے ہیں۔
آسان دین کے اسباق خود پڑھ کر یا طلبہ سے پڑھوا کر اچھی طرح سمجھا دیں اور ان مضامین میں دی گئی ہدایات کے مطابق اپنی زندگی گذارنے کی ترغیب دیں۔

Scanned with CamScanner

سبق ۱- ایمانیات پر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ

اللہ تعالیٰ ساری کائنات کے خالق و مالک ہیں، سارے عالم کا نظام تن تنہا خود چلا رہے ہیں، اس کارخانۂ عالم میں جو کچھ کسی کو ملتا ہے وہ اسی کے حکم اور فیصلے سے ملتا ہے۔ اگر وہ کسی کو کچھ دینا چاہے اور ساری دنیا کے لوگ مل کر اس کو محروم کرنا چاہیں تو وہ اس کو ہرگز محروم نہیں کر سکتے۔ اگر وہ کسی کو محروم کر دینا چاہے اور ساری دنیا کے لوگ مل کر اس کو نوازنا چاہیں تو وہ اس کو ہرگز نواز نہیں سکتے۔ معلوم ہوا کہ اصل نوازنے والی ذات اللہ کی ہے اور اصل محروم کرنے والی ذات اللہ کی ہے۔ ہاں، ہمیں دنیا میں جو چیزیں دکھائی دیتی ہیں اور احساس ہوتا ہے ان چیزوں سے ہمیں ضروریات مل رہی ہیں، وہ دراصل اسباب اور ذرائع ہیں، ان کی حیثیت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ وہ چیزوں کے ہم تک پہنچنے کے لیے اللہ ہی کے مقرر کیے ہوئے صرف ذریعے اور راستے ہیں جس طرح کہ گھروں میں پانی جن نلوں کے ذریعہ پہنچتا ہے وہ پانی پہنچانے کے صرف ذریعے اور راستے ہیں، پانی کی تقسیم میں ان کا اپنا کوئی دخل اور کوئی حصہ نہیں ہے، اسی طرح اس عالم وجود میں کارفرمائی اسباب کی بالکل نہیں بلکہ کارفرما اور مؤثر صرف اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کا حکم ہے۔

اس حقیقت پر دل سے یقین کر کے اپنے تمام مقاصد اور کاموں میں صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتماد اور بھروسہ کرنا، اسی سے لو لگانا، اسی کی قدرت اور اسی کے کرم پر نظر رکھنا، اسی سے امید یا خوف ہونا، اور اسی سے دعا کرنا وغیرہ کا نام توکل ہے۔ ظاہری اسباب و تدابیر کو چھوڑ دینا توکل کے لیے لازم نہیں ہے۔ بلکہ اسباب کے ہوتے ہوئے بھی اللہ پر بھروسہ و اعتماد کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ پر توکل و اعتماد کی احادیث میں بڑی تاکید آئی ہے اور اس کی فضیلت بتائی گئی ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار بغیر حساب کے

Scanned with CamScanner

جنت میں جائیں گے وہ وہ بندگان خدا ہوں گے جو منتر نہیں کراتے، شگون بد نہیں لیتے اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں۔ [بخاری: ۶۴۷۲، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

ایک اور حدیث میں توکل کی ترغیب دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم لوگ اللہ پر ایسا توکل اور ایسا اعتماد کرو جیسا کہ اس پر توکل کرنے کا حق ہے تو تم کو وہ اس طرح روزی دے جس طرح کہ پرندوں کو دیتا ہے، وہ صبح کو بھوکے اپنے آشیانوں سے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے واپس آتے ہیں۔ [ترمذی: ۲۳۴۴، عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ]

۶ چھٹے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲- عبادات پر نیک کاموں میں سبقت کرنا

نیک لوگ ہمیشہ زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے اور خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، وہ ہر وقت یہ سوچتے رہتے ہیں کہ کیسے اللہ کی عبادت، ان کی یاد، تقویٰ و پرہیزگاری، خدمت خلق اور صدقہ و خیرات میں سب سے آگے بڑھ جائیں اور جنت کے اونچے اونچے درجے حاصل کرلیں، کسی سے پیچھے رہ جانا ان کو گوارا نہیں ہوتا، یہ ایک بہت اچھی صفت ہے، ہر مسلمان کے اندر یہ شوق اور جذبہ ہونا چاہیے۔ قرآن و حدیث میں نیک کاموں میں سبقت کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: تم نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ [سورۂ بقرہ: ۱۴۸]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مشغول ہونے سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کیا کرو۔ [ابن ماجہ: ۱۰۸۱، عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما]

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے دل میں زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کا شوق و جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا، وہ نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ

Scanned with CamScanner

کچھ غریب صحابہ رضی اللہ عنہم پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مال دار لوگ جنت کے اونچے اونچے درجے حاصل کیے جا رہے ہیں (اور ہم لوگ غریبی کی بنا پر اس سے محروم ہو جاتے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: وہ کیسے؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ نماز پڑھتے ہیں اور وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، ہم روزہ رکھتے ہیں اور وہ بھی روزہ رکھتے ہیں، مگر وہ لوگ صدقہ وخیرات کرتے ہیں اور ہم اس نیک کام سے محروم رہ جاتے ہیں، وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم غلام آزاد نہیں کر سکتے، (اس طرح ان کی نیکیاں ہم سے بڑھ جاتی ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمھیں ایسی چیز نہ بتا دوں، جس پر تم عمل کر کے ان لوگوں کے ثواب کو پالو گے جو تم سے آگے نکل رہے ہیں اور ثواب میں ان لوگوں سے آگے نکل جاؤ گے جو تم سے پیچھے ہیں؟ ان صحابہ کو بڑی خوشی ہوئی، انھوں نے کہا: یا رسول اللہ! ضرور بتا دیجیے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نماز کے بعد ۳۳/ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ، ۳۳/ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ۳۳/ مرتبہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اور ۱۰/ مرتبہ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھ لیا کرو۔ ان غریب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کو ہر نماز کے بعد پابندی کے ساتھ پڑھنا شروع کیا، جب ان مال دار صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کی خبر ہوئی تو وہ لوگ بھی ان کلمات کو ہر نماز کے بعد پابندی سے پڑھنے لگے، آخر انھیں بھی تو زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کی خواہش تھی۔

جب غریب صحابہ رضی اللہ عنہم کو معلوم ہوا کہ مال داروں نے بھی اس کو پڑھنا شروع کر دیا، تو وہ بڑے فکر مند ہوئے کہ اب پھر ان کا ثواب ہم لوگوں سے بڑھ گیا، چنانچہ وہ لوگ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کلمات تو مال دار لوگ بھی پڑھنے لگے، اب پھر وہ لوگ ثواب میں آگے بڑھتے جا رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں۔ [مسلم: ۱۳۷۵، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

۶ چھٹے مہینے میں پڑھائیں

Scanned with CamScanner

سبق ۳- معاملات پر

رشوت لینے اور دینے والے

مال و دولت اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اسے اللہ کے حکم کے مطابق ہی کمانا اور خرچ کرنا چاہیے، قیامت کے روز انسان سے اس کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اس لیے مال حاصل کرنے اور اس کے خرچ کرنے میں شریعت کا خوب پاس و لحاظ رکھنا چاہیے اور اس کی خلاف ورزی سے بچتے رہنا چاہیے۔ اگر مال کو غلط طریقے سے حاصل کیا گیا یا ناجائز جگہوں میں خرچ کیا گیا تو دنیوی زندگی میں بے چینی کا سبب اور آخرت میں سخت وبال کا ذریعہ ہوگا۔

مال کے حاصل کرنے کے بے شمار ذرائع اور اس کے خرچ کرنے کے متعدد مقامات ہیں۔ مگر سب جائز اور پسندیدہ نہیں، بلکہ بعض ناجائز اور سخت ناپسندیدہ ہیں۔ منجملہ ان کے ایک رشوت لینا اور دینا بھی ہے۔ رشوت لینا دینا شریعت میں بڑا گناہ اور اللہ کی لعنت کا سبب ہے۔ جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر۔ [ابوداؤد: ۳۵۸۰، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے والوں اور رشوت دینے والوں سے اپنی انتہائی ناراضی و بیزاری کا اظہار فرمایا اور ان کے لیے بددعا فرمائی کہ اللہ ان کو اپنی رحمت سے محروم کردے۔ اللہ کی پناہ! رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین ﷺ جس بدنصیب سے بیزاری کا اعلان فرمائیں اور اس کے لیے رحمت خداوندی سے محروم کیے جانے کی بددعا فرمائیں اس بدبخت کا کیا ٹھکانہ!......

لہٰذا ہمیں رشوت لینے اور دینے سے دور رہنا چاہیے اور ہمیشہ حق و انصاف کا دامن تھامے رہنا چاہیے۔ نیز رشوت کے کسی معاملے میں درمیانی آدمی کا کردار ادا کرنے سے بھی بچنا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے کے علاوہ اس درمیانی آدمی (دلال) پر بھی لعنت فرمائی ہے جو رشوت کے لین دین کا ذریعہ اور واسطہ بنے۔

۶ چھٹے مہینے میں پڑھائیں

Scanned with CamScanner

سبق ۴- معاشرت پر ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک

انسان کو اپنے ماتحتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے، مثلاً کوئی شخص کسی قوم کا امیر ہو یا کسی ملک کا بادشاہ ہو، تو ان کے لیے لازم ہے کہ اپنے ماتحت لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرے ان کے ساتھ انصاف کرے، ظلم و زیادتی نہ کرے، ان کے آرام و راحت کا خیال رکھے، ان کی ضرورتیں پوری کیا کرے۔ یہ اسلام کی اہم تعلیم ہے، ہمارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بندے کو اللہ تعالیٰ کسی رعیت کا حاکم و نگراں بنائے اور وہ اس کی پوری پوری خیر خواہی نہ کرے، تو وہ حاکم جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔ [بخاری: ۷۱۵۰، عن معقل رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جو حکمراں ضرورت مندوں اور کمزوروں کے لیے اپنا دروازہ بند کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت، اس کی ضرورت اور اس کی مسکینی کے وقت آسمان کے دروازے بند کرلے گا۔ (یعنی ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد نہیں ہوگی)۔ [ترمذی: ۱۳۳۲، عن عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص میری امت میں سے کم یا زیادہ افراد کا حاکم اور نگراں بنے، پھر ان کے درمیان انصاف نہ کرے، تو ایسے حاکم کو اللہ تعالیٰ اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔ [طبرانی کبیر: ۵۱۷، عن معقل بن یسار رضی اللہ عنہ]

ہندوستان کے مغل حکمرانوں میں ایک بادشاہ جہاں گیر کے نام سے مشہور ہے، وہ عدل وانصاف کو اتنی اہمیت دیتا تھا کہ انھوں نے آگرہ کے قلعے میں ایک زنجیر لٹکا دی تھی جس کا دوسرا کنارہ باہر سڑک پر تھا اور اس نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ جس شخص کے ساتھ عدالت میں انصاف نہ ہوا ہو وہ اس زنجیر کو کھینچے۔ اس کے کھینچنے سے محل میں گھنٹیاں بجتی تھیں اور بادشاہ خود اس کی شکایت سننے آجاتا تھا۔

مغل حکمرانوں میں ہی ایک بادشاہ کا نام اورنگ زیب عالمگیر ہے، وہ بہت اخلاق مند تھے، اپنی رعایا کے ساتھ بہترین سلوک کرتے تھے، عدل وانصاف کرنے والے اور اپنی رعایا

Scanned with CamScanner

کی راحت وسکون کا خیال رکھنے والے تھے، کسی پر ظلم ان کو گوارہ نہ تھا، وہ کم عمری سے ہی ملک کے بڑے بڑے کام انجام دیتے تھے، وہ دکن کے گورنر بھی رہے، انھوں نے دکن کے کسانوں کی حالت سدھاری اور اس کو مغلیہ حکومت کا خوشحال علاقہ بنادیا۔ اس کے بعد وہ سندھ کے بھی گورنر رہے اور اسے بھی خوب ترقی دی، پھر وہ جب بادشاہ بنے تو ہمیشہ اپنی رعایا کے ساتھ عدل وانصاف اور حسن سلوک کا معاملہ کرتے، حتیٰ کہ انھوں نے پورے ملک میں یہ اعلان کردیا تھا کہ اگر کوئی بادشاہ پر مقدمہ چلانا چاہے تو وہ مقدمہ چلاسکتا ہے، ملک میں ہزاروں مسجدیں بنوائی، غیر مسلموں کی پاٹھ شالاؤں اور کئی عبادت گاہوں کے لیے جاگیریں دیں، غریبوں، لنگڑوں، لولوں اور اندھوں کے لیے ''محتاج خانے'' قائم کیے اور ان کو کھانا، کپڑا حکومت کی طرف سے دیا کرتے، بادشاہ ہونے کے باوجود سرکاری آمدنی اپنے ذاتی خرچ میں استعمال نہیں کرتے تھے، وہ سمجھتے تھے کہ یہ رعایا کا مال ہے اور اس کو ان ہی پر خرچ ہونا چاہیے۔ وہ اپنا خرچ ٹوپی سی کر اور قرآن مجید لکھ کر پورا کرتے تھے، ان کو عوام میں کافی مقبولیت حاصل تھی، اسی وجہ سے جب شہر احمد نگر میں ان کا انتقال ہوگیا اور ان کی نعش اورنگ آباد لائی گئی تو راستہ بھر لوگ زاروقطار رو رہے تھے۔

۶ چھٹے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۵- اخلاقیات پر چغل خوری کا وبال

کسی شخص کی ایسی بات دوسروں کو پہنچانا جس کی وجہ سے دوسرا شخص اُس سے بدگمان ہو جائے اور آپسی تعلقات خراب ہوجائیں، ''چغل خوری'' کہلاتا ہے۔ چغل خوری انتہائی بری عادت ہے اور چغل خور کا انجام بہت برا ہے، اسی لیے اسلام نے اس سے بچنے کی تعلیم دی ہے، چغل خوری ایسی بری عادت ہے کہ اس کی وجہ سے بعض مرتبہ پوری قوم مصیبت میں مبتلا ہوجاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

حضور ﷺ نے چغلی کی بہت مذمت بیان کی ہے اور چغل خوروں کو برے لوگوں میں شمار فرمایا ہے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں، جن کو دیکھ کر اللہ یاد آئے اور بدترین بندے وہ ہیں جو چغلیاں کھانے والے، دوستوں میں جدائی ڈالنے والے ہیں اور جو لوگ اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ پاک دامن بندوں کو کسی گناہ یا پریشانی اور مصیبت میں مبتلا کردیں۔ [مسند احمد: ۱۷۹۹۸، عن عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ]

جو شخص چغل خور ہوتا ہے اور ایک کی بات دوسرے تک پہنچاتا ہے، تاکہ دوسرا شخص بدگمان ہو جائے اور اُن دونوں کے آپسی تعلقات خراب ہو جائیں، ایسی بری صفت والوں کے لیے حدیثوں میں بہت سخت وعید آئی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

''لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ'' [بخاری: ۶۰۵۶، عن حذیفہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

ہم لوگوں کو چغل خوری کرنے سے بچنا چاہیے، اگر کوئی شخص اس بری عادت میں مبتلا ہو اور ہمارے درمیان کسی کی چغلی کرتا ہو، تو اسے منع کردینا چاہیے۔ اگر ہم ایسا نہیں کریں گے، تو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہونا پڑے گا اور آخرت کے عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی اِس سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

۶ چھٹے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۶- ایمانیات پر — اللہ ہی رزق دینے والے ہیں

جتنے جاندار اس دنیا میں زندگی بسر کرتے ہیں، ان سب کو روزی پہنچانے کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے، وہی تمام چیزوں کا خالق بھی ہے اور وہی سب کا رازق بھی۔ وہ ایسا نہیں ہے کہ کسی جان دار کو پیدا کردے اور اس کو یوں ہی چھوڑ دے، ان کے لیے رزق اور دوسری ضروریات کا کوئی انتظام نہ کرے، وہ تو سمندر میں رہنے والے جانداروں کو، فضا میں

Scanned with CamScanner

اڑنے والے پرندوں کو اور خشکی میں رہنے والی بے شمار مخلوقات کو اپنے خزانے سے روزی پہنچانے والا ہے۔ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور کتنے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے! اللہ انھیں بھی رزق دیتا ہے اور تمھیں بھی، اور وہی ہے جو ہر بات سنتا ہے، ہر چیز جانتا ہے۔ [سورۂ عنکبوت:۶۰]

لیکن یہ اللہ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ وہ کسی کے رزق میں وسعت پیدا فرما دیتا ہے اور کسی کی روزی میں تنگی کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ جس کے لیے چاہتا ہے رزق میں وسعت کر دیتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگی کر دیتا ہے۔ [سورۂ رعد:۲۶]

یہاں دو باتیں ذہن میں رہنی چاہیے ایک یہ کہ جو انسان بھی اس دنیا میں آتا ہے وہ اپنی روزی ساتھ لے کر آتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اپنے خزانے سے اس کے لیے بھی رزق مقدر فرما دیتے ہیں، اور اس کے لیے رزق کو مقدر کرنے کی وجہ سے کسی دوسرے کے رزق میں کمی نہیں ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ سمجھنا کہ پریوار (خاندان) جتنا چھوٹا ہوگا ہر ایک کی زندگی اتنی ہی خوشحالی کے ساتھ گذرے گی اور پریوار جتنا بڑا ہوگا زندگی اتنی ہی عسرت اور تنگی کے ساتھ گذرے گی، یہ خیال سراسر غلط اور جہالت پر مبنی ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں بھی کچھ لوگ یہی خیال کرتے تھے کہ اولاد اگر زیادہ ہو جائیں گی تو ان کے کھانے پینے کا انتظام کہاں سے کریں گے اور کیسے ان کی ضروریات پوری کی جائیں گی، اس لیے وہ بڑی بے رحمی اور سنگ دلی کے ساتھ اولاد کو قتل کر ڈالتے تھے۔ اسلام نے اس معصوم طبقے پر ہونے والے ظلم عظیم پر روک لگا دی اور اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر یہ فرما دیا: اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو، ہم انھیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ یقین جانو! ان کو قتل کرنا بڑی بھاری غلطی ہے۔ [سورۂ بنی اسرائیل:۳۱]

دراصل یہ خیال یہاں سے پیدا ہوتا ہے کہ انسان اپنے آپ کو اپنے لیے، اپنی اولاد کے لیے اور دیگر متعلقین کے لیے رزق دینے والا سمجھ بیٹھتا ہے، اس لیے وہ سوچتا ہے کہ ابھی تو

Scanned with CamScanner

اپنی زندگی ہی پریشانی کے ساتھ گذر رہی ہے، اگر افراد زیادہ ہو گئے تو ان کی روزی کا انتظام کہاں سے ہوگا۔ حالاں کہ انسانوں کے ذمے صرف اتنا ہے کہ وہ خود اپنے لیے اور اپنے زیر تربیت دوسرے افراد کے لیے روزی حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے اور اس کے لیے اسباب اختیار کرے، اللہ تعالیٰ اس کو بھی روزی دیں گے اور اس کو ذریعہ اور واسطہ بنا کر دوسرے لوگوں کو بھی رزق پہنچاتے رہیں گے۔

دوسری بات یہ ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ایک آدمی کے زیر نگرانی جتنے افراد کی کفالت ہوگی اسی کے بقدر رزق بھی ملے گا، مثلاً ایک انسان کی کفالت میں پانچ آدمی ہیں تو پانچ آدمی کے بقدر ان کے پاس رزق آئے گا اور اگر اس کی کفالت میں دس لوگ ہوتے تو اس کے پاس دس لوگوں کے بقدر رزق آتا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: بندے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد، مشقت کے بقدر آتی ہے۔ [شعب الایمان: ۹۹۵۶ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۷- عبادات پر قرآن کریم کی تلاوت کرنا

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ مبارک کلام ہے، اس میں احکام و معارف اور اخلاق و آداب بیان کیے گئے ہیں، اس میں دنیا و آخرت کی کامیابی کے اعمال بتائے گئے ہیں اور وہ تمام انسانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے۔ یہ بہت ہی بابرکت اور مقدس کلام ہے، اس کی برکتیں بے شمار ہیں، اس کے الفاظ بہت ہی پاکیزہ اور مبارک ہیں۔ جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہے، اس کے لیے آخرت میں بے انتہا اجر و ثواب ہے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا دنیا و آخرت کی سربلندی اور عزت و عظمت کا ذریعہ ہے۔ وہ لوگ بہت ہی خوش نصیب اور سعادت مند ہیں، جو ہمیشہ اس کی تلاوت کرتے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں، اس کو سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ ایسے شخص کو

Scanned with CamScanner

اللہ کے رسول ﷺ نے قابلِ رشک بتایا ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا: ''صرف دو آدمی قابلِ رشک ہیں: ایک وہ جس کو اللہ نے قرآن کی نعمت عطا فرمائی پھر وہ دن رات اس میں لگا رہتا ہے۔ اور دوسرا وہ خوش نصیب آدمی جس کو اللہ نے مال و دولت سے نوازا اور وہ دن رات اس کو راہِ خدا میں خرچ کرتا رہتا ہے''۔ [بخاری:۵۲۹ے، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

قرآنِ کریم کی تلاوت سے دل کی صفائی ہوتی ہے اور اللہ کی یاد اور آخرت کے انجام سے بے فکری اور غفلت دور ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسانوں کے قلوب پر اسی طرح زنگ لگ جاتا ہے جس طرح پانی لگنے کی وجہ سے لوہے پر زنگ آجاتا ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! دلوں کے زنگ کی صفائی کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا۔
[شعب الایمان: ۲۰۱۴، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما]

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۸- معاملات پر سود کی حرمت

اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کو یکساں اور برابر نہیں بنایا، بلکہ اپنی حکمت و مصلحت کے تحت کسی کو مالدار بنایا تو کسی کو غریب رکھا، مالدار لوگ غریبوں سے خدمت لیتے ہیں اور غریب لوگ مالداروں کے پیسوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ غریب آدمی کی ضرورتیں کام کاج اور محنت مزدوری سے حاصل کیے ہوئے پیسوں سے پوری نہیں ہوتیں، اس لیے وہ قرض لینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ دنیا میں بہت سے اللہ کے خوش نصیب بندے وہ ہیں جو ایسے وقت میں اپنے غریب بھائی کے کام آتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں مگر بعض لوگ اپنے بھائی کی اس مجبوری کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور اسے قرض تو دے دیتے ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی شرط لگا دیتے ہیں کہ وہ اضافہ کے ساتھ پیسہ لوٹائے گا۔ اسی کو ''سود'' کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

شریعت میں سود لینے دینے کو حرام و ناجائز قرار دیا گیا ہے اور بہت ہی بڑا گناہ بتایا گیا ہے اور اس پر انتہائی سخت وعید وارد ہوئی ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: سات مہلک اور تباہ کن گناہوں سے بچو، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سے سات گناہ ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ساتھ (اس کی ذات یا صفات یا افعال میں کسی کو) شریک کرنا اور جادو کرنا اور ناحق کسی آدمی کو قتل کرنا اور سود کھانا، اور یتیم کا مال کھانا اور (اپنی جان بچانے کے لیے) جہاد میں لشکر اسلام کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جانا اور اللہ کی پاک دامن بھولی بھالی بندیوں پر زنا کی تہمت لگانا۔ [بخاری: ۲۷۶۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سود خوری کے ستر حصے ہیں، ان میں سے ادنیٰ اور معمولی ایسا ہے جیسے کہ اپنی ماں کے ساتھ منھ کالا کرے۔
[ابن ماجہ: ۲۲۷۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس رات مجھے معراج ہوئی میرا گذر ایک ایسے گروہ پر ہوا جن کے پیٹ گھروں کی طرح ہیں اور ان میں سانپ بھرے ہوئے ہیں جو باہر سے نظر آتے ہیں، میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ (جو ایسے عذاب میں مبتلا ہیں) انھوں نے بتلایا کہ یہ سود خور لوگ ہیں۔ [ابن ماجہ: ۲۲۷۳، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

لہٰذا ہمیں سود جیسی لعنت کو اپنے معاشرہ سے ختم کر دینا چاہیے اور ایسی ہلاکتوں اور بربادیوں سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے کہ سود سے بظاہر مال بڑھتا تو ہے مگر حقیقت میں اس کا انجام کمی ہوتا ہے اور ایک نہ ایک دن انسان کو مال کی قلت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور چین و سکون سے محرومی تو مستقل رہتی ہے۔ سودی کاروبار کی حرمت کے باوجود جو لوگ اس سے باز نہ آئیں اور خداوندی قانون کی نافرمانی کریں تو ان کے خلاف اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔

قرآن و حدیث میں وارد سود کی حرمت و لعنت اور اس پر بیان کردہ عذاب کی وعید سے

Scanned with CamScanner

معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نگاہ میں یہ گناہ دوسرے سب گناہوں سے زیادہ شدید وغلیظ ہے۔ ساری امت کو اللہ اس سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۹- معاشرت پر — ہمیشہ دوسروں کی بھلائی چاہو

اسلام ہر ایک کے ساتھ خیر خواہی کرنا سکھاتا ہے، وہ اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ لوگوں کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور جس چیز کو اپنے لیے اچھا نہیں سمجھتا، اس کو دوسرے لوگوں کے لیے بھی اچھا نہ سمجھے۔ حضور ﷺ نے اس کو بڑی اہمیت دی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ [بخاری: ۱۳، عن انس رضی اللہ عنہ]

یہ اسلام کی کتنی اچھی تعلیم ہے، ہم کو اس پر عمل کرنا چاہیے اور دوسرے لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دینی چاہیے مثلاً ہم چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ ہمارے ساتھ ہمدردی کریں، عزت واحترام سے پیش آئیں، قرض لینے پر مہلت دیں، ہمارے ساتھ حسنِ سلوک اور نرمی کا معاملہ کریں، ہمارے ساتھ بے رحمی اور بدمزاجی سے پیش نہ آئیں، تو ہمیں بھی ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرنا چاہیے، یہ ایمان کامل کی علامت ہے۔

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۰- اخلاقیات پر — اپنا کام خود سے کرنا

ہمارا دین جہاں ہمیں اور بہت سی اچھی باتیں سکھاتا ہے وہیں اپنا کام خود کرنے کی ترغیب دیتا ہے، جو شخص اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو کسی کا محتاج نہیں ہونے دیتا۔ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنے والے کی معاشرے میں سب عزت کرتے ہیں

Scanned with CamScanner

اور گھر والوں کی نگاہ میں بھی وہ آدمی پسندیدہ بن جاتا ہے، خود حضور ﷺ کی عادت شریفہ یہی تھی کہ آپ ﷺ اپنا کام اپنے ہاتھوں سے کیا کرتے تھے، کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور ﷺ جب گھر میں ہوتے، تو کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ''جیسے تم لوگ گھر والوں کے کام کاج کرتے ہو (ایسے ہی حضور ﷺ کیا کرتے تھے) اپنا جوتا ٹھیک کرلیا کرتے، اپنا کپڑا سی لیا کرتے اور اپنے ڈول کی مرمت کرلیا کرتے تھے''۔ [صحیح ابن حبان: ۵۶۷۶، عن عروہ رضی اللہ عنہ]

حضور ﷺ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بہت ہی نیک اور عبادت گذار تھیں، آپ ﷺ نے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ جنت کی عورتوں کی سردار ہوں گی، وہ اتنی بڑی فضیلت والی تھیں، مگر وہ اپنے کام خود کیا کرتی تھیں، چکّی پیستے پیستے ہاتھوں میں گھٹے پڑ گئے تھے، پانی کا مشک اٹھانے کی وجہ سے گلے میں نشان پڑ گیا تھا اور گھر میں جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے میلے ہو جاتے تھے؛ ایک مرتبہ حضور ﷺ کے پاس کچھ غلام آئے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تم اپنے والد کے پاس جا کر ایک خادم مانگ لو، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کے پاس آئیں، مگر وہاں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، اس لیے واپس ہوگئیں، دوسرے روز حضور ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کل تم کس ضرورت سے آئی تھیں؟ وہ خاموش رہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ وہیں تھے، انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں بتاتا ہوں، چکی چلانے کی وجہ سے ان کے ہاتھ میں گھٹے پڑ گئے ہیں، پانی کا مشک اٹھانے کی وجہ سے گلے میں نشان پڑ گیا ہے، جب آپ کے پاس کچھ خادم آئے، تو میں نے ان سے کہا کہ وہ جا کر آپ سے ایک خادم مانگ لیں تاکہ انھیں مشقت سے چھٹکارا مل جائے، حضور ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! اللہ سے ڈرو، اپنے رب کے فریضے کو ادا کرو اور اپنے گھر والوں کے کام کاج کیا کرو اور جب سونے کے لیے بستر پر آؤ، تو ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ،

Scanned with CamScanner

۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ أَکْبَر پڑھ لیا کرو۔ یہ تمھارے لیے خادم سے بہتر ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے راضی ہوں۔

[ابوداؤد: ۲۹۸۸، عن علی رضی اللہ عنہ]

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۱- ایمانیات پر ایمان کی حلاوت

جس طرح غذا کے اندر لذت اور ذائقہ ہوتا ہے اور اس لذت اور ذائقے کو ہر وہ شخص محسوس کرتا ہے جس کی زبان اور قوتِ ذائقہ صحیح ہو اور کسی بیماری کی وجہ سے خراب نہ ہوئی ہو، اگر کسی بیماری کی وجہ سے اس کی زبان خراب ہو جائے اور اس کی قوت ذائقہ ماؤف ہو جائے تو اچھی غذا کے اندر بھی اس کو کوئی لذت محسوس نہیں ہوتی ہے۔

بالکل اسی طرح ایمان کے اندر بھی لذت حلاوت اور شیرینی و چاشنی ہوتی ہے، مگر اس کی اس حلاوت اور لذت کو ہر شخص محسوس نہیں کر سکتا ہے، اس کی لذت و حلاوت ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جنھوں نے پوری خوش دلی اور رضا و رغبت سے اللہ تعالیٰ کو اپنا مالک و پروردگار اور معبود و کارساز تسلیم کر لیا ہو، کفر و شرک کی گندگیوں سے کوسوں دور رہتا ہو بلکہ اس سے نفرت کرتا ہو اور کفر و شرک اختیار کرنے میں ایسی ہی اذیت اور تکلیف ہوتی ہو جیسی تکلیف آگ میں جلنے پر ہوتی ہے۔ اسی طرح اسلام کو اپنا دین اور دنیا و آخرت میں کامیابی کے لیے اپنی زندگی کا دستور بنا لیا ہو، اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا ہادی و رہنما اور اللہ کا آخری نبی و رسول مانتا ہو اور ہر چیز سے زیادہ ان سے محبت ہو، ان کی اطاعت و فرماں برداری کرتا ہو، اور یہ سب چیزیں محض رسمی طور پر نہ ہو بلکہ واقعی دل سے ان باتوں کو تسلیم کرتا ہو اور اس پر وہ دل سے راضی اور خوش ہو، تو ایسے لوگ یقیناً ایمان کی حلاوت و لذت اور شیرینی و چاشنی کو محسوس کر لیں گے، اور جس آدمی کے اندر یہ کیفیت نہ ہو تو گویا اس کا ایمانی ذائقہ کمزور ہے اور ایسا شخص ایمان کی حلاوت و لذت کو محسوس نہیں کر سکتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایمان کا مزا اس شخص نے چکھ لیا، جس نے اللہ کو

Scanned with CamScanner

اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد (ﷺ) کو اپنا رسول مان کو خوش ہو گیا۔ [مسلم: ۱۶۰، عن عباس رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی حلاوت اس کو نصیب ہو گی جس کے اندر یہ باتیں ہوں گی۔ ① اللہ اور اس کے رسول کی محبت تمام ماسوا سے زیادہ ہو۔ ② جس آدمی سے اس کو محبت ہو صرف اللہ کے لیے ہو۔ ③ ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو ایسی ہی اذیت اور تکلیف ہوتی ہو جیسی کہ آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔ [بخاری: ۱۶، عن انس رضی اللہ عنہ]

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۲- عبادات پر درود شریف پڑھنا

درود شریف دراصل ایک دعا ہے، جو بندے رسول اللہ ﷺ کے حق میں اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد ہم پر سب سے زیادہ احسان رسول اللہ ﷺ کا ہے۔ آپ ﷺ نے سخت مصیبتیں برداشت کر کے ہماری طرف سیدھے راستے کی رہنمائی کی اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت بندوں تک پہنچائی، اگر آپ ﷺ اس طرح تکلیفیں نہ اٹھاتے، تو ہدایت کی روشنی ہم لوگوں تک نہیں پہنچ سکتی اور آج ہم ایک اللہ کی عبادت کرنے کے بجائے کفر و شرک اور گمراہی میں بھٹکتے رہتے۔

الغرض ہمیں ایمان کی جو سب سے بڑی دولت اور ہدایت کی سب سے بڑی نعمت حاصل ہوئی ہے، وہ حضور ﷺ کے طفیل ہی میں ملی ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ کے بعد آپ ﷺ ہمارے سب سے بڑے محسن ہیں۔ ہمیں اس احسان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے اور آپ ﷺ کے حق میں دعائیں کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اپنی خاص رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور آپ ﷺ کے درجے زیادہ سے زیادہ بلند کرے اور اسی قسم کی دعا کو ''درود'' کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

درود شریف پڑھنے کے بہت فضائل ہیں، ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اس کے دس گناہ معاف کریں گے اور اس کے دس درجے بلند کریں گے۔ [نسائی: ۱۲۹۷، عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ]

ایک اور حدیث میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ہیں، جن کا خاص کام یہ ہے کہ وہ زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور میرا جو امتی مجھ پر درود وسلام بھیجتا ہے، وہ مجھ تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ [سنن نسائی: ۱۲۸۳، عن عبداللہ رضی اللہ عنہ]

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۳ – معاملات پر غصب کا وبال

کسی دوسرے کی کوئی چیز اس کی مرضی کے بغیر لے لینا "غصب" کہلاتا ہے، یہ ناجائز اور حرام ہے، غصب کا وبال اتنا سخت ہے کہ اس سے انسانی زندگی کا سارا سکون وچین ختم ہو جاتا ہے، یہ آپس میں فتنہ وفساد کو جنم دیتا ہے، جس کی وجہ سے آپسی لڑائی جھگڑے کا ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ بہت سی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کے مکان، کھیت اور دکان کو ناجائز طور پر ہڑپ کر لیتا ہے تو ان دونوں کے درمیان سالہا سال تک لڑائی چلتی ہے، قتل وخون کا بازار گرم ہو جاتا ہے اور مقدمے تک کی نوبت آجاتی ہے اور اس مقدمے میں دونوں پریشان ہو جاتے ہیں، دونوں کو کورٹ کے دھکے کھانے پڑتے ہیں اور بے دریغ مال خرچ کرنا پڑتا ہے۔

غصب کرنا بہت بری عادت ہے، غصب کرنے والے انسان کو کبھی دلی اطمینان نصیب نہیں ہوتا، وہ ہمیشہ پریشان رہتا ہے، پریشان کیوں نہ ہو، جب کہ اس نے دوسرے کی چیز زبردستی لے کر اسے تکلیف پہنچائی اور اس پر ناحق ظلم کیا اور ساتھ ہی اس کے لیے ناحق قبضہ کی

Scanned with CamScanner

ہوئی چیز کا استعمال حرام اور ناجائز ہوا، کیا ایسے شخص کو کبھی دل کا سکون حاصل ہوگا! ہرگز نہیں، ایسا شخص ہمیشہ پریشان رہے گا، چوں کہ غصب کرنے والا ایک حرام چیز کو استعمال کرتا ہے، تو اس کی اپنی حلال اور جائز چیزوں میں آہستہ آہستہ بربادی آنا شروع ہوتی ہے اور اسے پتہ بھی نہیں چلتا، دیکھیے ! غصب کا کتنا بڑا نقصان ہے دنیا تو اس کی تباہ ہوئی، آخرت میں بھی وہ شخص اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ نہیں سکتا۔ چنانچہ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

جس شخص نے کسی دوسرے کی کچھ زمین ناحق لے لی تو قیامت کے دن وہ اس زمین کی وجہ سے (اور اس کی سزا میں) زمین کے ساتھ حصوں تک دھنسایا جائے گا۔
[بخاری: ۳۱۹۶، عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی دوسرے کی کوئی چیز چھین کر لے لی وہ ہم میں سے نہیں۔
[ترمذی: ۱۱۲۳، عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہما]

اگر غصب کرنے والے کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے تو اس کے لیے یہ وعید انتہائی سخت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی جماعت اور آپ کی اتباع کرنے والوں میں سے نہیں اور ظاہری بات ہے کہ جس کو حضور ﷺ اپنے سے الگ اور دور کردے وہ بڑا محروم اور بد بخت ہے۔

8 آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۴- معاشرت پر اسلامی تہوار

ہر قوم میں خوشی منانے کے لیے کوئی نہ کوئی دن مقرر ہوتا ہے، جس میں لوگ جمع ہو کر خوشی مناتے ہیں، یہ ایک انسانی فطرت ہے، دین اسلام نے اس کا بھی خیال رکھا ہے اور خوشی کے دو دن متعین کیے ہیں: ایک عید الفطر کا، دوسرے عید الاضحیٰ کا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے، تو مدینہ والے دو تہوار منایا کرتے تھے اور ان میں کھیل تماشا کیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دو دن کیا

Scanned with CamScanner

ہیں؟ انھوں نے عرض کیا: ہم جاہلیت میں یہ تہوار اسی طرح منایا کرتے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان دو تہواروں کے بدلے میں، ان سے بہتر دو دن تمھارے لیے مقرر کر دیے ہیں ایک عید الاضحیٰ کا دن دوسرے عید الفطر کا دن۔ [ابو داؤد: ۱۱۳۴، عن انس رضی اللہ عنہ]

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے قومی اور مذہبی تہوار کے لیے صرف یہی دو دن ہیں، یہی اسلامی تہوار ہے، صرف ان ہی دنوں میں خوشی منانے کی اجازت ہے، ان دونوں کے علاوہ کسی اور دن کو عید کے طور پر نہیں منانا چاہیے، نیز کسی کے ایسے جشن میں شریک بھی نہیں ہونا چاہیے، جس میں دین کے خلاف باتیں ہوتی ہوں، مشرکانہ اعمال کیے جاتے ہوں، گناہوں کے کام اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہو، کیوں کہ ایسے تہوار اور جشن میں شریک ہونا اللہ اور پیارے نبی ﷺ کی ناراضگی کا سبب ہے اور دنیا و آخرت میں نقصان کا ذریعہ ہے۔

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۵- اخلاقیات پر — اِزار لٹکانے والوں کی سزا

دورِ جاہلیت میں لوگوں کے درمیان فیشن کے طور پر یہ طریقہ رائج ہو گیا تھا کہ کپڑوں کے استعمال میں وہ بہت اسراف سے کام لیتے تھے، تہبند اس طرح باندھتے تھے کہ چلنے میں نیچے کا کنارہ زمین پر گھسٹتا، وہ لوگ اس کو اپنی بڑائی اور فخر کی چیز سمجھتے تھے۔ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور جو شخص اس طرح تہبند یا پائجامہ وغیرہ ٹخنے سے نیچے لٹکا کر چلتا ہے، اس کے لیے سخت سزا بیان فرمائی ہے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ گذشتہ زمانے میں ایک شخص تکبر کی وجہ سے اپنے تہبند کو لٹکائے ہوئے زمین پر گھسیٹ کر چلا کرتا تھا، تو اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔ [بخاری: ۳۴۸۵، عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔“ [بخاری: ۳۶۶۵، عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما]

Scanned with CamScanner

ترجمہ: جو شخص اپنا کپڑا فخر کے طور پر گھسیٹ کر چلے گا، تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں فرمائیں گے۔

ہم لوگوں کو بھی اپنا تہبند یا پائجامہ ٹخنے سے نیچے ہرگز نہیں پہننا چاہیے، ورنہ ہمیں بھی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی نگاہِ رحم وکرم سے محروم ہونا پڑے گا، حالانکہ اُس دن ہر بندہ اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم کا سخت محتاج ہوگا۔ اس لیے تہبند یا پائجامہ آدھی پنڈلی تک ہونا چاہیے، یہی بہتر صورت ہے۔ اور اگر ٹخنے سے اوپر تک ہو، تو یہ بھی جائز ہے۔ لیکن اس سے نیچے جائز نہیں، بلکہ سخت گناہ ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ مومن کا ازار نصف ساق (آدھی پنڈلی) تک ہونا چاہیے اور اگر نصف ساق اور ٹخنوں کے درمیان ہو، تو یہ بھی جائز ہے اور جو اس سے نیچے ہو، تو وہ جہنم میں ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔

[ابوداؤد: ۴۰۹۳، عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ]

۸ آٹھویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۶- ایمانیات پر کامل ایمان کی پہچان

سیدنا حضرت محمد ﷺ کو رسول ماننا جزوِ ایمان ہے، لہٰذا حضور ﷺ کی رسالت کا اقرار کر لینے کے بعد سرکار دو عالم ﷺ کے بتائے ہوئے طرز زندگی کو اختیار کرنا ضروری ہو جاتا ہے، آپ ﷺ نے جس چیز کا حکم دیا ہے، اس پر عمل کرنا ضروری ہے دل چاہے یا نہ چاہے اور آپ ﷺ نے جس چیز سے روکا ہے اس کا ترک کرنا ضروری ہو جاتا ہے، اگر چہ اس کا چھوڑنا نفس کے تقاضے کے خلاف ہو، نفس کی چاہت کو حضور ﷺ کے اقوال وافعال کے تابع کر دینا ہر مومن کا فریضہ ہے، اور یہی ایک ایمان والے کی شان اور پہچان ہے۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی کہ آپ ﷺ کی باتوں کو سنیں گے اور آپ کے حکم کو مانیں گے، چاہے خوشی کا موقع ہو یا غم کا، خواہ ہمارا دل چاہے خواہ نہ چاہے۔

[بخاری: ۷۱۹۹]

Scanned with CamScanner

تیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے طریقے کے تابع نہ ہوجائے۔ [شرح السنہ للبغوی: ۱۴۰]

لہٰذا زندگی کے تمام شعبوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع لازم ہے اور جو بندے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی اور پکی محبت رکھتے ہیں۔ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر بات اور ہر حکم پر دل و جان سے عمل کرنا اپنا فریضہ سمجھتے ہیں۔

۹ نویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۷- عبادات پر توبہ واستغفار

توبہ واستغفار کا مطلب یہ ہے کہ جب بندے سے کوئی غلطی یا کوئی گناہ سرزد ہوجائے، تو اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی غلطی کا اقرار کرے اور اس پر شرمندگی اور ندامت کا احساس ہو اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے اور عہد کرے کہ آئندہ کبھی ایسی غلطی اور گناہ نہیں کرے گا۔

اللہ تعالیٰ معافی کو بہت پسند فرماتے ہیں، اور معافی مانگنے والوں سے بہت خوش ہوتے ہیں، خود اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اپنے گناہوں سے معافی مانگنے اور توبہ کرنے کا حکم دیا ہے، ایک جگہ ارشاد فرمایا: اے ایمان والو: اللہ سے سچی پکی توبہ کرو، امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ کو مٹادے گا اور ایسی جنت میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ [سورۂ تحریم: ۸]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تمام لوگوں کو توبہ واستغفار کرنے کی ہدایت دی ہے اور اس کی فضیلتیں بیان فرمائی ہیں، اس لیے جب بھی کسی سے کوئی گناہ ہوجائے، تو اسے فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لینی چاہیے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور صرف میں تمہارے تمام گناہوں کو معاف کرسکتا ہوں، مجھ سے مغفرت

Scanned with CamScanner

طلب کرو میں تمہارے سارے گناہوں کو معاف کر دوں گا۔ [مسلم: ۶۷۳۷، عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

گناہوں سے توبہ و استغفار نہ کرنے کی وجہ سے کافی نقصان ہوتا ہے، دل و دماغ پر تاریکی چھا جاتی ہے اور گناہ کی قباحت دل سے نکل جاتی ہے، جس طرح آدمی کا کپڑا میلا ہو جاتا ہے، تو اس کو صابن سے دھو دیتے ہیں، اسی طرح گناہ کرنے سے آدمی کا دل گندہ ہو جاتا ہے اور اس کی گندگی کو صاف کرنے کا ذریعہ ''توبہ و استغفار'' ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے سچی پکی توبہ کر لیتا ہے تو وہ گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مومن بندہ کوئی گناہ کرتا ہے، تو اس کی وجہ سے اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے پھر جب وہ اس گناہ سے رک جاتا ہے اور توبہ و استغفار کر لیتا ہے، تو (وہ کالا نکتہ ختم ہو جاتا ہے اور) دل بالکل صاف ہو جاتا ہے (اور اگر اس نے توبہ و استغفار نہیں کیا) اور مزید گناہ کرتا رہا تو دل کی وہ سیاہی بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ پورے دل پر چھا جاتی ہے۔ [ترمذی: ۳۳۳۴، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

یہ بات ذہن میں رہنی چاہیے کہ توبہ کی قبولیت کے لیے تین شرطیں ہیں: ① گناہ کا احساس ہوتے ہی رک جانا۔ ② اُس کیے ہوئے گناہ پر نادم اور شرمندہ ہونا۔ ③ یہ پکا ارادہ کرے کہ آئندہ کبھی یہ گناہ نہیں کروں گا۔ لیکن یہ اُس وقت ہے جبکہ اس گناہ کا تعلق بندوں کے حقوق سے نہ ہو اور اگر اس کا تعلق بندوں کے حقوق سے ہو، تو اس کو ادا کرنا ضروری ہے، مثلاً کسی پر بہتان باندھا ہو تو اس سے اپنا قصور معاف کروائے یا کسی کا مال ہڑپ کر لیا تھا تو اس کو ادا کرے، اس کے بغیر توبہ مکمل نہ ہوگی۔

9 نویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۸- معاملات پر جھوٹی گواہی نہ دینا

گواہی دراصل اس امانت کی ادائیگی کا نام ہے، جو گواہی دینے والے کے پاس اس

Scanned with CamScanner

قضیہ اور معاملہ کے بارے میں صحیح صورت حال کے علم اور سچی بات کی شکل میں موجود ہے جس کے بارے میں وہ گواہی دے رہا ہے۔ گویا گواہی دینے والا اپنی بات میں سچا ہوتا ہے۔ اس لیے گواہی دینے والے کو سچ کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اور اپنے مقام و مرتبہ کا پاس و لحاظ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نہ صرف انبیاء اور ملائکہ کے لیے شاہد اور شہید کے الفاظ استعمال کیے ہیں بلکہ خود اپنے آپ کو بھی اس لفظ سے یاد کیا ہے۔ علاوہ ازیں حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہوں کا اکرام کرنے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ گواہوں کے بیان سے ہی حق و باطل اور صحیح و غلط میں امتیاز ہوتا ہے، اس لیے گواہوں کو اپنی بات میں سچائی اختیار کرنی چاہیے کہ جھوٹ بولنا بہت بڑا گناہ ہے، حدیث پاک میں جھوٹی گواہی دینے کو کبیرہ گناہ بتایا ہے اور اس کی برائی و خرابی بتائی گئی ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھی، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ایک دم کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے برابر کر دی گئی ہے یہ بات آپ نے تین دفعہ ارشاد فرمائی اور قرآن مجید (سورۂ حج) کی یہ آیت تلاوت فرمائی " فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ" (بتوں کی یعنی بت پرستی کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات کہنے سے بچتے رہو، صرف ایک اللہ کے ہو کر کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کرتے ہوئے)۔ [ابوداؤد:۳۵۹۹، عن خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ]

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے ایک دن صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا اور تین دفعہ ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ سب سے بڑے گناہ کون کون ہیں؟ پھر آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور معاملات میں جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹ بولنا راوی کا بیان ہے کہ پہلے آپ سہارا لگائے ہوئے بیٹھے تھے لیکن پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بار بار آپ نے اس ارشاد کو دہرایا، یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش اب آپ

Scanned with CamScanner

خاموش ہوجاتے۔ [بخاری: ۲۶۵۴، عن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ] یعنی اس وقت آپ پر ایسی کیفیت طاری تھی اور آپ ایسے جوش سے فرما رہے تھے کہ ہم محسوس کر رہے تھے کہ آپ کے قلب مبارک پر اس وقت بڑا بوجھ ہے، اس لیے جی چاہتا تھا کہ اس وقت آپ خاموش ہوجائیں اور اپنے دل پر اتنا بوجھ نہ ڈالیں۔

آپ ﷺ نے جھوٹی گواہی کی قباحت جہاں اپنے مبارک ارشاد سے بتائی وہیں اپنے عمل سے بھی ظاہر فرمایا کہ یہ کتنا سخت اور برا عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس برائی کا احساس عطا فرمائے اور اس گناہ سے ہماری حفاظت فرمائے۔

۹ نویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۹- معاشرت پر ہدیہ کو حقیر سمجھنا

کسی انسان کو اپنی محبت اور تعلق ظاہر کرنے کے لیے کچھ دینا "ہدیہ" ہے۔ ہدیہ لینا دینا مسنون ہے۔ حضور ﷺ نے اس پر عمل کرنے کی ترغیب دی ہے، ہدیہ لینے اور دینے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "تَهَادَوْا. فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ"۔ [ترمذی: ۲۱۳۰، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ترجمہ: آپس میں ہدیہ لیا دیا کرو، کیوں کہ ہدیہ اور تحفہ دلوں سے کینے کو ختم کر دیتا ہے۔

ہدیے کے آداب میں سے ہے کہ جو چیز ہدیے میں دی جائے، چاہے وہ مقدار میں کتنی ہی کم اور معمولی ہو، پھر بھی اس کو پوری رغبت کے ساتھ قبول کرنا چاہیے، اسے حقیر نہ سمجھنا چاہیے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب ان کے پاس ہدیے میں کوئی چیز بھیجی جاتی ہے اور وہ مقدار میں کم ہوتی ہے یا معمولی حیثیت کی چیز ہوتی ہے، تو اس کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے اس کو حقیر سمجھتے ہیں، یہ درست نہیں ہے اور اسلامی طریقے کے خلاف ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی پڑوسن کسی پڑوسن کے ہدیے کو حقیر نہ سمجھے۔ [ترمذی: ۲۱۳۰، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

Scanned with CamScanner

لہٰذا ہر ایک مسلمان کو شوق و رغبت کے ساتھ ہدیہ قبول کر لینا چاہیے، خود حضور ﷺ لوگوں کی دل داری کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی صحابی نے آپ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ ایک نقش ونگار والی چادر بھیجی، آپ ﷺ نے وہ چادر واپس فرمادی، ان کے پاس ایک معمولی چادر تھی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کے بدلے وہ چادر دے دو۔

[بخاری: ۵۲۰۷، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

فائدہ: آپ ﷺ نے ایسا اس لیے فرمایا تا کہ چادر واپس کرنے کی وجہ سے ان کا دل نہ ٹوٹ جائے۔

۹ نویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۰- اخلاقیات پر ٹی وی کے نقصانات

اسلام بہت پاکیزہ اور اچھا مذہب ہے، یہ ہمیں تمام برائیوں سے روکتا ہے اور ہر اس چیز کے کرنے سے منع کرتا ہے، جس کا کرنا گناہ اور جس میں ہمارا نقصان ہے۔ "ٹی وی" کا دیکھنا بھی بہت بڑا گناہ ہے۔ اس میں دنیا کا بھی نقصان ہے اور آخرت کا بھی، اس کو دیکھنے سے نگاہ کمزور ہوتی ہے، اخلاق و عادات خراب ہو جاتے ہیں، گھر سے برکت ختم ہو جاتی ہے، رحمت کے فرشتے چلے جاتے ہیں اور شیاطین گھر میں آجاتے ہیں، ٹی وی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دیتی ہے اور انسان آخرت کو بھول جاتا ہے اور جو چیز اللہ کی یاد سے غافل کرنے والی ہو اور آخرت کو بھلا دینے والی ہو، اس سے ہر انسان کو بچنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۚ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ [سورۂ لقمان: ۶]

ترجمہ: اور بعض آدمی ایسے ہیں، جو ان باتوں کی خریداری کرتے ہیں، جو غافل کرنے والی ہیں، تا کہ اللہ کے راستے سے بے سوچے سمجھے ہٹا دیں اور اس کی ہنسی اڑائیں، ایسے لوگوں کے لیے ذلت و رسوائی کا عذاب ہے۔

Scanned with CamScanner

ٹی وی دیکھنے میں وقت بھی برباد ہوتا ہے، حالانکہ وقت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی اور قیمتی نعمت ہے، کبھی بھی اس کو برباد نہیں ہونے دینا چاہیے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: جنت والوں کو دنیا کی کسی چیز کا بھی افسوس نہیں ہوگا، صرف اس لمحے پر افسوس ہوگا جو دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر گذر گیا ہو۔ [معجم کبیر: ۱۸۲، عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ]

اس لیے ہمیں وقت کی خوب قدر کرنی چاہیے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ٹی وی دیکھنے سے اللہ تعالیٰ اور ہمارے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ بہت ناراض ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہم کو ٹی وی نہیں دیکھنا چاہیے اور اپنے دوستوں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس سے منع کرنا چاہیے۔ اگر ہم ایسا کریں گے، تو اللہ تعالیٰ اور ہمارے نبی ﷺ بہت خوش ہوں گے۔

9 نویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۲۱- ایمانیات پر آپ ﷺ کی محبت واطاعت

حضرت محمد ﷺ کی محبت واطاعت ہمارے ایمان کا حصہ ہے، جو شخص آپ ﷺ سے محبت اور اس کے تقاضوں کو پورا نہ کرے تو اس کا ایمان ادھورا اور ناقص ہے، اسی لیے حضور ﷺ کا ارشاد ہے: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ۔ (تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے ماں باپ، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں) [بخاری: ۱۵، عن انس رضی اللہ عنہ]

لہٰذا ہمیں حضور ﷺ سے خوب محبت کرنی چاہیے، مگر یاد رہے کہ محبت صرف زبان سے محبوب کی تعریف کرنے کا ہی نام نہیں ہے بلکہ محبوب کی اطاعت وفرماں برداری، اس کی پسند اور ناپسند کا خیال رکھنا بھی محبت کے اصولوں میں سے ہے، اس لیے ہمیں آپ ﷺ کی تعریف میں خوب نعت پڑھنی چاہیے اور درود شریف کا بھی اہتمام کرنا چاہیے، ساتھ ساتھ

Scanned with CamScanner

حضور ﷺ کی صفات و عادات معلوم کر کے اپنی زندگی میں لانا چاہیے۔ جیسے معلوم کریں کہ حضور ﷺ کا لباس کیسا تھا۔ پھر آپ ویسا ہی لباس پہننے کی کوشش کریں۔ پھر معلوم کریں کہ حضور ﷺ کو کھانے میں کیا پسند تھا اور آپ کس طرح کھانا تناول فرماتے تھے پھر آپ بھی ویسا ہی طریقہ اختیار کریں۔ اسی طرح آپ ﷺ کی زندگی کے اور بھی پہلوؤں کو دیکھیں اور انھیں اختیار کریں۔ نیز آپ ﷺ کے پاکیزہ اخلاق جیسے امانت داری، سخاوت، سچائی، وعدہ وفائی اور رحم دلی وغیرہ کو اپنانے کی پوری کوشش کریں، اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں، ان شاء اللہ اس سے ہماری زندگی میں سکون، معاشرے میں امن پیدا ہوگا، اللہ تعالیٰ ہم کو اپنا محبوب بنالیں گے اور تمام گناہوں کی بخشش فرمادیں گے۔

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۲- عبادات پر مسواک کے فوائد

طہارت و نظافت کے سلسلے میں حضور ﷺ نے جن چیزوں پر خاص طور سے زور دیا ہے اور جس کی بڑی تاکید فرمائی ہے، ان میں مسواک بھی ہے، مسواک کرنے کو حضور ﷺ نے انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت اور فطرت کا تقاضہ بتایا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: چار چیزیں انبیا کی سنتوں میں سے ہے: شرم وحیا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔
[ترمذی: ۱۰۸۰، عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ]

مسواک میں دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی ہے، اس سے منہ کی صفائی ہوتی ہے، بو زائل ہوتی ہے اور نقصان پہنچانے والے مادے خارج ہوتے ہیں، یہ اس کے نقد دنیوی فائدے ہیں۔ اور اس کا اخروی فائدہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی ایک محبوب سنت پر عمل ہو جاتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:
"اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ"۔ [نسائی: ۵، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

Scanned with CamScanner

ترجمہ: مسواک منہ کو بہت زیادہ صاف کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوش کرنے والی چیز ہے۔

ہم لوگوں کو مسواک کا خوب اہتمام کرنا چاہیے، وضو کرتے وقت، قرآن مجید کی تلاوت کے لیے اور نیند سے بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنا چاہیے، یہ ایک ایسا عمل ہے، جس میں کوئی محنت و مشقت نہیں ہے، اور اس کے ذریعے دنیوی فائدے حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کی ایک محبوب سنت پر عمل ہو جاتا ہے اور نیکیوں میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۳- معاملات پر فضول خرچی نہ کرنا

کسی صحیح مصرف میں ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا ''فضول خرچی'' کہلاتا ہے، مثال کے طور پر ہم کو اپنا کام کرنے کے لیے ایک قلم کافی ہے، مگر ہم اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لیے تین چار قلم خرید لیں، تو یہ اسراف اور فضول خرچی ہے۔

یہ ایک بری صفت ہے، فضول خرچی کرنے سے انسان کی طاقت اور دولت دونوں برباد ہوتے ہیں۔ اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ انھیں بہت افسوس کرنا پڑتا ہے، بعض مرتبہ فضول خرچی انسان کی کامیابی میں رکاوٹ کا سبب بن جاتی ہے۔ جو لوگ فضول خرچی کرتے ہیں وہ عام طور سے خیر اور نیکی کے کاموں سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں اور برے کاموں میں مبتلا ہو جاتے ہیں؛ کیونکہ فضول خرچی انسان کو اپنی خواہش کے مطابق عمل کرنے پر ابھارتی ہے اور غلط اور نامناسب کام بھی کرا دیتی ہے۔ اسلام نے فضول خرچی سے منع کیا ہے۔ قرآنِ کریم میں فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قرابت دار (رشتے دار) کو اس کا حق دیتے رہنا اور محتاج اور

Scanned with CamScanner

مسافروں کو بھی دیتے رہنا اور (مال کو) بے موقع مت اڑانا، (کیونکہ) بے شک بے موقع (مال) اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔
[سورۂ اسراء:۲۶، ۲۷]

آج کل مختلف موقعوں پر فضول خرچی کی جاتی ہے، گھروں میں بے شمار سامان لائے جاتے ہیں؛ جبکہ ان سے کم میں ضرورتیں پوری ہو سکتی ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جو شخص فضول خرچی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غریب کر دیتے ہیں۔ [مسند بزار:۹۴۶، عن طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما]

شادی بیاہ میں خاص طور سے بہت زیادہ خرچ کیا جاتا ہے، حالانکہ اسلام نے نکاح کو بہت آسان بنایا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہتر شادی وہ ہے جس میں سب سے کم خرچ ہو۔ [شعب الایمان:۶۵۶۶، عن عائشہ رضی اللہ عنہا]

بہرحال فضول خرچی سے ہر ایک کو بچنا چاہیے، اسی میں عافیت اور سکون ہے، دنیا میں بھی آرام و راحت سے زندگی گذرتی ہے اور آخرت میں بھی۔ ان شاء اللہ۔ چین و سکون نصیب ہوگا۔

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۴۲- معاشرت پر مذاق میں بھی کسی کی کوئی چیز نہ لینا

مذاق کرنے کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ ہے کہ کسی کا دل خوش کرنے کے لیے ایسا مذاق کرنا، جس میں جھوٹ اور وعدہ خلافی نہ ہو، تو یہ درست ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایسا مذاق کیا جائے کہ جس سے دوسرے کو ناگواری ہو اور تکلیف پہنچے، اس طرح کا مذاق کرنا درست نہیں ہے۔

بعض لوگ مذاق میں دوسروں کا سامان چھپا لیتے ہیں یا کوئی چیز لے لیتے ہیں، جس سے ان کو تکلیف ہوتی ہے، ایسا کرنا بہت بری عادت ہے، اسلام ہمیں ایسی باتوں سے منع کرتا ہے، جس سے کسی کو تکلیف پہنچے یا اسے کسی طرح کی پریشانی ہو، اسی لیے مذہب اسلام

Scanned with CamScanner

نے ہمیں کسی کے سامان کو بغیر اجازت لینے سے منع کیا ہے، چاہے مذاق میں ہی لیا جائے، حضور ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے دوسرے بھائی کی لکڑی اور چھڑی بھی (بغیر اجازت) نہ لے، نہ ہنسی مذاق میں اور نہ ہی لینے کے ارادے سے۔ اور اگر کسی نے لے لیا ہو، تو اس کو واپس کر دے۔ [ترمذی: ۲۱۶۰، عن یزید رضی اللہ عنہ]

مطلب یہ ہے کہ لکڑی اور چھڑی جیسی معمولی چیز بھی اجازت کے بغیر نہیں لینا چاہیے، حتیٰ کہ ہنسی مذاق میں بھی ایسا نہ کرے۔ اور اگر کسی کی کوئی چیز غلطی سے لے لی ہے، تو اس کو واپس کر دینا چاہیے، یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ یہ تو ایک معمولی چیز ہے اس کو واپس کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں ایک مرتبہ چند حضرات حضور ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ان میں سے ایک شخص اٹھ کر چلا گیا اور اپنا جوتا پہننا بھول گیا، کسی نے ان کے جوتے کو (مذاق میں) اٹھا کر اپنے نیچے رکھ لیا، تھوڑی دیر کے بعد وہ شخص واپس ہوا اور کہا کہ جوتا کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا کہ معلوم نہیں، اتنے میں ان کو اپنا جوتا ایک شخص کے نیچے نظر آیا، تو انھوں نے کہا کہ یہاں ہے، اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: مومن کو پریشان کرنا کیسا ہے! اس نے کہا: یارسول اللہ! میں نے مذاق میں ایسا کیا تھا۔ لیکن حضور ﷺ نے دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا کہ مومن کو پریشان کرنا کیسا ہے! [معجم کبیر: ۹۸۰، عن ابی حسن رضی اللہ عنہ]

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲۵- اخلاقیات پر عفوو درگذر

اخلاقی تعلیمات میں "عفوو درگذر" کی بڑی اہمیت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچ جائے، تو اس کو برداشت کر لیا جائے اور اس کے بدلہ لینے اور سزا دینے کی پوری قوت رکھنے کے باوجود غلطی کرنے والے کو نظر انداز کر کے معاف

کردیا جائے۔قرآنِ کریم اور احادیثِ شریفہ میں عفو و درگذر کرنے کی بہت ترغیب دی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور ایمان والوں کو چاہیے کہ (جس سے ان کے حق میں کوئی زیادتی اور قصور ہوگیا ہو، اس کو) وہ معاف کردیا کریں اور نظر انداز کردیں۔کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے،اور اللہ بخشنے والا اور بہت مہربان ہے۔" [سورۂ نور:۲۲]

اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو بندہ یہ چاہتا ہے اور اس کی تمنا یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کرے، اس کی مغفرت فرمائے ، تو اس کو چاہیے کہ اپنے قصورواروں کے ساتھ رحم دلی کا معاملہ کرے اور ان کی غلطیوں کو معاف کردیا کرے،تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ بخشش ورحمت اور لطف وکرم کا معاملہ کرے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے پوری امت کو رحم دلی،عفو و درگذر اور لطف واحسان کا معاملہ کرنے کی تعلیم دی ہے، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا،تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عقبہ بن عامر! اس سے جوڑو جو تم سے توڑے، اسکو دو جو تمہیں محروم کرے اور اسے معاف کردو جو تم پر ظلم وزیادتی کرے۔
[مسند احمد:۱۷۴۵۲،عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ]

خود حضور ﷺ عفو و درگذر کی صفت کے ساتھ اس قدر متصف تھے کہ دنیا میں اس کی مثال نہیں ملتی، کفار و مشرکین نے آپ ﷺ کو کتنی سخت تکلیفیں دیں، وہ لوگ جو کچھ آپ ﷺ کے خلاف کرسکتے تھے سب کر گذرے،مگر جب آپ ﷺ کو ان پر غلبہ حاصل ہوا،تو سارے لوگوں کو معاف کردیا، حالاں کہ اگر آپ چاہتے تو ان سے ایک ایک ظلم کا بدلہ لے سکتے تھے،لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: آج تم پر کوئی ملامت نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔
[زادالمعاد:۳/۳۵۶]

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

۵- زبان

[عربی]

تعریف

عربی : عرب کی زبان کو "عربی" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن : اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِيًّا ۝ [سورۂ یوسف:۲]

ترجمہ : یقیناً ہم نے قرآن کو عربی زبان میں اُتارا۔

عربی زبان سے ہر مسلمان کو دلی محبت اور لگاؤ ہونا چاہیے اور اس کو سیکھنے کی کوشش بھی کرنا چاہیے، اس لیے کہ یہ اسلامی زبان ہے، قرآن کی زبان ہے، ہمارے نبی ﷺ کی زبان ہے، جنت والوں کی زبان ہے۔

ہدایت برائے استاذ

عربی کے مضمون میں متفرقات اور کھانے پینے کی چیزیں، مختلف پھل، ملاقات کے وقت اور رخصت کے وقت کہے جانے والے کلمات کو جمع کیا گیا ہے۔

طلبہ میں عربی زبان سے دلچسپی پیدا کرنے کے لیے یہ آسان الفاظ اجتماعی طور پر یاد کرائے جائیں اور ان کی مشق کراتے وقت الفاظ کی ترتیب تبدیل کر کے یعنی انھیں الٹ پلٹ کر پوچھیں۔

الفاظ کے آخری حرف کو ساکن کر کے یاد کرائیں، مثلاً: سَمَكٌ کو سَمَكْ پڑھائیں۔

عربی

Scanned with CamScanner

سبق ۱ مَأْكُولَاتٌ وَمَشْرُوبَاتٌ کھانے پینے کی چیزیں

مَاءٌ	پانی	خُبْزٌ	روٹی
بَطَاطِسُ	آلو	سُكَّرٌ	شکر
عَصِيْرٌ	رس	تَمْرٌ	کھجور
أَرُزٌّ	چاول	مِلْحٌ	نمک
بَيْضَةٌ	انڈا	فِلْفِلٌ	مرچ
إِدَامٌ	سالن	لَحْمٌ	گوشت
سَمَكٌ	مچھلی	بَصَلٌ	پیاز
دُبَّاءٌ	کدّو	قِثَّاءٌ	ککڑی
جَزَرٌ	گاجر	عَسَلٌ	شہد

Scanned with CamScanner

۵- زبان
[عربی]

ثُوْمٌ	لہسن	طَمَاطِمُ	ٹماٹر
قَمْحٌ	گیہوں	بَاذِنْجَانُ	بیگن

ا پہلے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲ اَلْفَوَاكِهُ مختلف پھل

تُفَّاحٌ	سیب	أَنْبَجٌ	آم
رُمَّانٌ	انار	مَوْزٌ	کیلا
تَمْرٌ	کھجور	بِطِّيْخٌ	خربوزہ
عِنَبٌ	انگور	تِيْنٌ	انجیر
بُرْتُقَالٌ	سنترہ	زَيْتُوْنٌ	زیتون
قِثَّاءٌ	ککڑی	شُفَاطَةٌ	چیکو

دینیات

Scanned with CamScanner

۵- زبان

[عربی]

لَيْمُوْنٌ	لیمو	جَوَّافَةٌ	امرود
نَارْجِيْلٌ	ناریل		

۱ پہلے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ — عِنْدَ اللِّقَاءِ — ملاقات کے وقت

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

أَهْلًا وَّسَهْلًا وَّمَرْحَبًا	خوش آمدید
صَبَاحَ الْخَيْرِ	صبح بخیر
مَسَاءَ الْخَيْرِ	شام بخیر
سَرَّنِيْ لُقْيَاكَ	مجھے آپ کی ملاقات سے خوشی ہوئی
كَيْفَ حَالُكَ؟	مزاج شریف کیسا ہے؟

عربی

Scanned with CamScanner

بِخَيْرٍ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	ٹھیک ہوں، اللہ کا شکر ہے

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۴ عِنْدَ الْوَدَاعِ رخصت کے وقت

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

وَدَاعًا	الوداع
إِلَى اللِّقَاءِ	پھر ملیں گے
صَحِبَتْكَ السَّلَامَةُ	سلامت رہو
أَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ	خدا حافظ

۲ دوسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

۵- زبان

[اُردو]

تعریف

اردو: ہندوستان میں مسلمانوں کی عام زبان کو "اردو" کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

قرآن : وَمِنۡ اٰيٰتِهٖ خَلۡقُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافُ اَلۡسِنَتِكُمۡ وَاَلۡوَانِكُمۡ‌ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّـلۡعٰلِمِيۡنَ ○ [سورۂ روم:۲۲]

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے ہے، آسمان وزمین کا بنانا اور تمہاری الگ الگ زبانیں اور تمہارے مختلف رنگ۔ بے شک اس میں بہت سی نشانیاں ہیں سمجھنے والوں کے لیے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ ہے کہ ایک ہی آسمان کے نیچے رہنے والے انسانوں کی اپنی الگ الگ زبان اور بولی ہے۔ یہ تمام بولیاں اور زبانیں اللہ تعالیٰ ہی کی بنائی ہوئی ہیں، اس لیے ہر زبان کا احترام کرنا چاہیے اور اس کو اس نیت سے سیکھنا کہ اس کے ذریعہ دین کا کام کرنے میں آسانی ہوگی بڑے ثواب کی بات ہے۔

اردو بہت اچھی اور پیاری زبان ہے، اس زبان میں ہمارے بزرگوں نے بہت اچھی اچھی کتابیں لکھی ہیں، قرآن وحدیث کی باتوں کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے اور اسلام کی تعلیم کو بہت آسان انداز میں سمجھایا ہے، ان باتوں کو پورے طور پر ہم اس وقت سمجھ سکیں گے، جب کہ اس زبان کو سیکھ لیں گے، اور اردو لکھنا پڑھنا آجائے گا، اس لیے اردو زبان کا سیکھنا بھی ہمارے لیے بہت ضروری ہے، خوب محنت سے اور جی لگا کر اردو زبان سیکھو، اردو پڑھو، اردو لکھو اور اردو بولو۔

ہدایت برائے اُستاذ

اس سال اردو کے نصاب میں چار حرفی سے آٹھ حرفی الفاظ تک اسباق دیے گئے ہیں پھر ان کے بعد ایک سبق مضمون کی شکل میں دیا گیا ہے، الفاظ کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھائیں۔

مشکل الفاظ کو سرخ رنگ میں واضح کیا گیا ہے تاکہ دوران سبق مشکل الفاظ کے معنی طلبہ کو اچھی طرح سمجھا دیے جائیں، یاد کرانے کی ضرورت نہیں۔

Scanned with CamScanner

۵- زبان

[اُردو]

سبق ۱ چار حرفی الفاظ ①

پانا	جانا	کھانا	ڈھایا	بھایا	لایا
آقا	راجا	ساجھا	جالا	ڈالا	گالا
بُھوکا	جُھوٹا	رُوکھا	سُوکھا	کُودا	سُونا
لوٹا	گھوڑا	کھوٹا	مولا	سودا	پیلا
گیلا	میٹھا	ہیرا	نیچا	سیدھا	بیٹا
	دینا	ایسا	تھیلا	میلا	

- سودا لیا۔
- ہیرا بھایا۔
- کھانا کھایا۔
- گھوڑا دوڑا۔
- بھوکا سویا۔
- سونا تولا۔
- تھیلا کھولا۔
- سیدھا چلا۔
- صبح کا سونا رزق کو روک دیتا ہے۔
- سود لینا دینا حرام ہے۔

Scanned with CamScanner

کپڑا صدقہ پہلا کلمہ۔ فطرہ دیا۔

۵-زبان

[اُردو]

ڈھایا: گرایا۔ بھایا: پسند آیا۔ ساجھا: حصے داری، شرکت۔ گالا: دھنی ہوئی روئی کا چھوٹا سا گچھا۔
کھوٹا: خراب جس میں کوئی کمی ہو۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۲

(۲)

کپڑا	چمکا	سمجھا	لڑکا	ہلکا	ڈھکنا
جھگڑا	دنگا	دریا	اُجلا	دُبلا	دنیا
پارہ	بارہ	چارہ	تازہ	تھانہ	دانہ
روزہ	فطرہ	توبہ	زینہ	سینہ	شیرہ
خیمہ	نیزہ	میوہ	مکّہ	کعبہ	عمرہ
ہدیہ	صدقہ	بستہ	جلسہ	سجدہ	کلمہ
سرمہ	عہدہ	خطبہ	رشتہ	زندہ	قبلہ

- پہلا کلمہ۔
- چھوٹا خطبہ۔
- کالا سرمہ۔
- عمدہ جلسہ۔
- تارہ چمکا۔
- فطرہ دیا۔

اُردو

Scanned with CamScanner

مکہ گیا۔	کعبہ دیکھا۔	عمرہ کیا۔
توبہ کیا۔	بستہ کھولا۔	صدقہ دیا۔

- چھوٹے بچے نے روزہ رکھا۔
- خادم کی غلطی معاف کردو۔

دنگا: فساد۔ چارہ: تدبیر۔ تھانہ: پولس کی چوکی۔ فطرہ: عید رمضان کا صدقہ۔ زینہ: سیڑھی۔ شیرہ: چاشنی۔
ہدیہ: تحفہ۔ صدقہ: ثواب کی نیت سے کسی کو کچھ دینا۔ خادم: نوکر، ملازم۔

۳ تیسرے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۳ (۳)

بابو	ٹاپو	چاقو	قابو	لیمو	گیرُو
بولو	سوچو	کھولو	سیکھو	دیکھو	بیٹھو
تھالی	خالی	باری	باسی	پانی	ساتھی
حاجی	بھائی	راضی	قاضی	غازی	ڈاڑھی
بھاری	جھاڑی	روزی	روٹی	ٹوپی	سَحری

Scanned with CamScanner

۵- زبان

[اُردو]

پگڑی	عربی	لوکی	مدنی	ملی	سرخی
کرسی	مرغی	بجلی	تختی	کشتی	

ملی ٹوپی۔	حلال روزی۔	لمبی ڈاڑھی۔
عربی بولو۔	بجلی چمکی۔	حاجی کی گاڑی۔
بابو کی ٹوپی۔	سحری کا وقت۔	غازی کی پگڑی۔
موتی کی تھالی۔	بھائی راضی ہو گیا۔	

- لوکی کھانے سے عقل بڑھتی ہے۔
- زمزم کے پانی میں شفا ہے۔
- روزی اللہ دیتا ہے۔

بابو: جناب، شہزادہ۔ گیرو: ایک قسم کی لال مٹی۔ غازی: بہادر۔ سحری: رمضان کے دنوں کا وہ کھانا جو رات کو پچھلے پہر کھاتے ہیں۔

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں

Scanned with CamScanner

بادل مذہب
واقف غافل
محسن کا بستہ۔

سبق ۴

④

بادل	جنگل	کاغذ	سورج	خوگر	کمبل
دلدل	ململ	بوتل	رونق	پیتل	تیتر
زیور	بلند	کمند	مکان	زبان	بارش
گردش	کوشش	مسجد	منزل	موسم	محسن
مومن	مفتی	مطلب	مکتب	مذہب	جاہل
کاہل	غافل	مالک	خالق	رازق	لازم
حاکم	عالم	واقف	حافظ	منصف	

○ پکا مومن۔	○ سچا حاکم۔	○ ذہین حافظ۔
○ ماہر مفتی۔	○ پہلی منزل۔	○ جنت کی کنجی۔
○ محسن کا بستہ۔	○ مکتب کا جلسہ۔	○ مسجد کا گنبد۔

○ مومن بھولا بھالا اور شریف ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner

۵- زبان

[اُردو]

- منصف حاکم نے مجرم کو سزا دی۔
- خدا کے حکم سے سورج روشن ہوا۔

خوگر: عادی۔ **دَلدَل**: کیچڑ۔ **ململ**: ایک قسم کا باریک سوتی کپڑا۔ **رونق**: چمک، تازگی۔ **کمند**: رسی کی سیڑھی۔ **گردش**: چکر، پھیرا، آفت۔ **کاہل**: سست، کام چور۔ **خالق**: پیدا کرنے والا۔ **رازق**: روزی دینے والا۔ **منصف**: انصاف کرنے والا۔

۴ چوتھے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۵

⑤

چاند	کھانڈ	جھانک	سانس	آنچ	بھینس
سینگ	اونٹ	گھُونٹ	چوْنچ	سُوْنٹھ	دھونس
گوند	لونگ	پنکھا	پھندا	ٹھنڈا	پُھنسی
دھمکی	کھیتی	شرعی	سوئی	بندہ	وعدہ
پردہ	جمعہ	سیرت	دوزخ	کوْلھو	کوثر
رسول	قبول	درود	کھجور	حضور	

اُردو

Scanned with CamScanner

○ پورا چاند۔	○ ٹھنڈی سانس۔	○ مدنی کھجور۔
○ سچا وعدہ۔	○ نیک بندہ۔	○ حوض کوثر۔
○ صادق رسول۔	○ لمبی لاٹھی۔	○ شرعی جبّہ۔
○ جمعہ کا خطبہ۔	○ نبی کی سیرت۔	○ درود کی محفل۔
○ بندہ کی دعا۔	○ پردہ کا حکم۔	○ دوزخ کی آگ۔

○ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔

○ مومن کی دعا قبول ہوتی ہے۔

کھانڈ: چینی، سفید شکر۔ **سُونٹھ**: سوکھی ادرک۔ **دھونس**: دھمکی۔ **پھندا**: رسّی کا حلقہ۔ **صادق**: سچا۔ **محفل**: مجلس۔

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ٦

⑥

شہید	غریب	نصیب	حدیث	امیر	فقیر
بخیل	ذلیل	رذیل	یتیم	امین	شریف

Scanned with CamScanner

۵- زبان

[اُردو]

عذاب	خراب	ثواب	گلاب	حساب	کتاب
حجاب	نماز	طواف	چراغ	دماغ	سوار
بیان	اذان	گناہ	غلاف	لباس	سلام
خلقت	جنت	غفلت	نفرت	طاقت	صحبت
سنّت	امّت	نصرت	رحمت	برکت	حِکمت
خدمت	ہجرت	عفت			

(۱) جنت کی کنجی نماز ہے۔ (۲) نماز کی برکت سے دل کا مرض دور ہوا۔

(۳) جب کسی مجلس میں آؤ تو پہلے سلام کرو۔

(۴) اچھی صحبت میں بیٹھو، تو عادت درست ہو۔

(۵) سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔

رذیل: کمینہ۔ یتیم: جس کے باپ کا انتقال ہو گیا ہو۔ غلاف: جزدان، بکس وغیرہ کا اوپری کپڑا۔ خلقت: مخلوق۔
غفلت: بے خبری، لاپرواہی۔ نفرت: ناپسندیدگی، ناگواری۔ صحبت: مجلس، ساتھ۔ نصرت: مدد، جیت۔ حکمت: دانائی، عقل۔
ہجرت: دین کی خاطر وطن کو ہمیشہ کے لیے چھوڑنا۔ عفت: پرہیزگاری، پاک دامنی۔

۵ پانچویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

سبق ۷ — پانچ حروف کے الفاظ ①

انگور	امرود	مزدور	بندوق	صندوق	اخروٹ
افسوس	پردیس	پرہیز	اسباب	بازار	برسات
تلوار	قرآن	رمضان	انسان	شیطان	رحمان
ایمان	مہمان	نقصان	بھلائی	نمازی	بڑائی
صفائی	سپاہی	صحابی	گواہی	کھلونا	بناوٹ
	سجاوٹ	سمندر	انجمن	کنارا	

- میٹھا انگور۔
- چوڑا میدان۔
- بہادر سپاہی۔
- رمضان مبارک۔
- قرآن کی تلاوت۔
- نمازی کی گواہی۔
- صحابی کا ایمان۔
- مہمان کی خدمت۔
- گھر کی سجاوٹ۔

① شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے۔

Scanned with CamScanner

۲ مسواک سے منہ کی صفائی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔

۳ ایمان والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

صحابی: وہ شخص جس نے ایمان کی حالت میں نبی ﷺ سے ملاقات کی اور ایمان پر ہی وفات پائی۔

۶ چھٹے مہینے میں پڑھائیں

سبق ۸ ۲

زمانہ	خزانہ	جنازہ	ہمیشہ	سفارش	پرورش
سرکار	دربار	نزدیک	باریک	رومال	اعمال
بادام	رنگین	قالین	خواہش	خوراک	فہرست
بالشت	پالکی	مضبوط	کمزور	مضمون	اصلاح
انصاف	مدرسہ	مشورہ	مقبرہ	حوصلہ	فیصلہ
	فاصلہ	قاعدہ	فائدہ	ترجمہ	

- انصاف کا فیصلہ۔
- اصلاح کی کوشش۔
- اعمال کا ثواب۔
- جنازہ کی نماز۔

Scanned with CamScanner

۵- زبان [اُردو]

مدرسہ کے نزدیک۔	اللہ کا خزانہ۔

① دائی حلیمہ نے پیارے نبی ﷺ کی پرورش کی۔

② مدرسہ کے نزدیک تھوڑے فاصلہ پر حوض ہے۔

③ انصاف کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔

④ گانا بجانا ایمان کو کمزور کردیتا ہے۔

⑤ بلند ہمت اور بڑا حوصلہ اللہ کی نعمت ہے۔

دربار: کچہری۔ پالکی: ڈولی۔ اصلاح: درستی۔ مقبرہ: قبر کی جگہ، وہ عمارت جو قبر کے اوپر بنائی جائے۔

٦ چھٹے مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۹ ③

تجارت	شہادت	زیارت	قیامت
عبادت	جماعت	عیادت	امانت
تلاوت	نصیحت	اجازت	امامت
ہدایت	مدینہ	عقیدہ	وسیلہ

Scanned with CamScanner

۵- زبان

[اُردو]

نتیجہ	تماشا	تقاضا	اشارہ
ضرورت	تعلیم	تکلیف	تکبیر
احرام	افطار	اشراق	اخلاص
تعداد	خیرات	تدبیر	تفسیر

○ حج کا احرام۔ ○ عبادت کا طریقہ۔ ○ مدینہ کی زیارت۔

(۱) قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔

(۲) عداوت کے سبب کسی پر ظلم نہ کرو۔

(۳) جو نصیحت نہیں سنتا وہ تکلیف اٹھاتا ہے۔

(۴) فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔

زیارت: کسی برکت والی جگہ، چیز یا آدمی کا دیکھنا۔ عیادت: بیمار کی خبر پوچھنا۔ امانت: سپرد کی ہوئی چیز۔ تماشا: ہنگامہ۔ تقاضا: خواہش، ضرورت، طلب۔ احرام: سفر کا ارادہ، بدن ڈھانکنے کے لیے دو بے سلی ہوئی چادریں استعمال کرنا۔ افطار: روزہ کھولنا۔ اخلاص: خالص بندگی، دوستی۔ عداوت: دشمنی۔

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں

Scanned with CamScanner

۵- زبان

[اُردو]

رات کو سونے سے پہلے چراغ بجھا دو اور دروازہ بند کر دو

سبق ۱۰ چھ حروف کے الفاظ ①

آسمان	رحم دلی	سخت دلی	عید گاہ
درس گاہ	خانقاہ	اندیشہ	دروازہ
کفارہ	شرمندہ	پیغمبر	چاندنی
بیماری	اسلامی	ایمانی	مسلمان
مہربان	پہلوان	میزبان	قلمدان
بادشاہ	قربانی	ہوشیار	مددگار

○ سخی مسلمان	○ اسلامی جھنڈا	○ مہربان پیغمبر
○ ایمانی جذبہ	○ جنت کا دروازہ	○ گناہ کا کفارہ

رات کو سونے سے پہلے چراغ بجھا دو اور دروازہ بند کر دو۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہونچے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

Scanned with CamScanner

۵- زبان
[اُردو]

اندیشہ: خوف۔ **کفارہ:** گناہ یا خطا کا بدلہ۔ **میزبان:** دعوت کرنے والا، مہمان کو کھانا کھلانے والا۔
قلمدان: قلم دوات رکھنے کے لیے چھوٹا سا باکس۔

۷ ساتویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۱ ②

امتحان	انتظام	اختیار	اشتہار
اعتبار	اعتکاف	معاملہ	مصافحہ
مطالعہ	پل صراط	ملاقات	احتیاط
حکایات	عبادات	ہمدردی	پابندی
حلوائی	سوداگر	تراویح	شیرینی

آسان امتحان	اچھا انتظام	گہری ملاقات
پورا اختیار	تھوڑا اعتبار	رمضان کا اعتکاف
تراویح کی نماز	مکتب کی پابندی	پل صراط کا منظر

Scanned with CamScanner

۵- زبان
[اُردو]

امتحان قریب ہے۔احتیاط سے کام کرو۔پڑھنے کا انتظام کرو۔پڑھنے سے پہلے مطالعہ کرو۔مکتب پابندی سے آؤ۔رمضان میں تراویح پڑھنا سنت ہے۔جب بھی دو مسلمان ملاقات کرتے اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

اشتہار:اعلان۔**اعتبار**:بھروسہ۔**اعتکاف**:عبادت کے لیے مسجد میں بیٹھنا۔**مصافحہ**:ملاقات کے وقت ہاتھ سے ہاتھ ملانا۔**مطالعہ**:کتاب کو غور سے پڑھنا۔**پل صراط**:وہ پل جس سے قیامت کے دن اچھے برے سب گذریں گے۔**سوداگر**:تاجر، بیوپاری۔**شیرینی**:مٹھائی۔

8 آٹھویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۲ سات حروف کے الفاظ

امیدوار	پیداوار	زمین دار	استغفار
روزہ دار	خیرخواہ	ٹمٹمانا	جگمگانا
شامیانہ	خوش قسمت	رہنمائی	تن درستی

○ پرانا امیدوار	○ رحم دل زمین دار	○ ننھا روزہ دار
○ خوش قسمت بچہ	○ چراغوں کا ٹمٹمانا	○ ستاروں کا جگمگانا

اُردو

Scanned with CamScanner

پیداوار اچھی ہوئی	بندے نے استغفار کیا
نبی نے رہنمائی کی	روشنائی گاڑھی ہے
شامیانہ تانا گیا	تن درستی اچھی ہے

پیارے نبی ﷺ روزانہ ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ واستغفار کرتے تھے۔

روزہ دار کے منھ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔

استغفار: اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی چاہنا۔ **خیر خواہ**: بھلائی چاہنے والا۔ **ٹمٹمانا**: ہلکی روشنی دینا۔

جگمگانا: چمکنا، روشن ہونا۔ **شامیانہ**: کپڑے کا خیمہ۔

8 آٹھویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

سبق ۱۳ آٹھ حروف کے الفاظ

امانت دار	دسترخوان	ایمان دار	پرہیزگار
تہجد گزار	غیرحاضری	کارگزاری	دانش مندی

(۱) سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

(۲) دسترخوان بچھا کر کھانا سنت ہے۔

(۳) پرہیزگار لوگ جنت کے باغوں اور چشموں میں رہیں گے۔

Scanned with CamScanner

④ بے اجازت غیر حاضری کرنا دانش مندی کی بات نہیں۔

⑤ ایمان دار آدمی کی ہر جگہ قدر کی جاتی ہے۔

⑥ مکتب کے ذمہ دار نے اچھی کارگزاری دی۔

امانت دار: امانت رکھنے والا، امین۔ **پرہیزگار:** نیک۔ **تہجد گزار:** آدھی رات کے بعد نفل نماز پڑھنے والا۔ **دانش مندی:** ہوشیاری، عقل مندی۔

9 نویں مہینے میں پڑھائیں

سبق ۱۴ دِنوں کے نام

سات دن کا ایک ہفتہ کہلاتا ہے:

سنیچر	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ
شنبہ	یک شنبہ	دوشنبہ	سہ شنبہ	چہارشنبہ	پنج شنبہ	آدینہ

① جمعہ کا دن ہمارے لیے ہفتہ کی عید ہے۔

② رسول اللہ ﷺ جمعرات ہی سے جمعہ کی تیاری شروع کردیتے تھے۔

③ آئندہ یک شنبہ کو مکتب کا جلسہ ہوگا۔

④ دوشنبہ، سہ شنبہ اور چہارشنبہ کو بقرعید کی تعطیل ہوگی۔

⑤ آئندہ آدینہ کے دن احمد بھائی حج کے لیے جائیں گے۔

⑥ پیر کے دن ہمارا امتحان شروع ہوگا۔

9 نویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

سبق ۱۵ مسجد نبوی

ذرا دیکھیے ! آپ کے سامنے مسجد کی ایک تصویر ہے۔ کیا آپ کو معلوم ہے، یہ کس مسجد کی تصویر ہے؟ یہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی مسجد ہے۔ یہ مسجد مدینہ منورہ میں ہے، آپ کو اس مسجد کا واقعہ معلوم ہے؟

اس کا واقعہ یہ ہے کہ جب پیارے نبی ﷺ نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا شروع کیا، تو لوگ آپ کے دشمن ہو گئے، آپ ﷺ پر اور آپ کے صحابہ پر **ظلم وستم** کے پہاڑ ڈھانے لگے، تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی، اور آپ ﷺ کے **جاں نثار** صحابہ نے بھی ہجرت فرمائی۔

ہجرت کے بعد آپ ﷺ کو مدینہ میں ایک مسجد کی ضرورت محسوس ہوئی، کیونکہ مسلمان بستی کے لیے مسجد بہت ضروری ہے، اسلامی زندگی کی چکی مسجد کے ارد گرد گھومتی ہے، یہیں سے پوری آبادی کی فکر کی جاتی ہے، آبادی کے مسلمانوں کی دینی ضروریات بھی بڑی سہولت سے مسجد ہی سے پوری ہو جاتی ہے۔ ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے قریب دو یتیم بچوں

Scanned with CamScanner

کی ایک زمین تھی۔ ان میں سے ایک کا نام سہل اور دوسرے کا سہیل تھا۔ آپ ﷺ نے اس جگہ کو مسجد کے لیے پسند فرمایا: اور دونوں بھائیوں سے زمین کی قیمت پوچھی۔ بھلا یہ بچے قیمت کہاں لینے والے تھے؟ ان کا جذبہ تو یہ تھا کہ اپنا گھر بار اور سارا مال و دولت اللہ اور اس کے رسول کے لیے لٹا دیں۔

سہل اور سہیل نے کہا: اللہ کے رسول! ہم یہ زمین اللہ کے لیے دیتے ہیں، ہمیں کوئی قیمت نہیں چاہیے۔

لیکن اللہ کے رسول ﷺ یتیم بچوں کی چیز کیسے لے سکتے تھے؟ آپ ﷺ تو سب کے لیے رحمت بن کر آئے تھے، لہٰذا آپ ﷺ نے ان کی **حوصلہ افزائی** کی اور قیمت ادا کر دی۔

اب مسجد کی تعمیر شروع ہو گئی، اللہ کے رسول ایک **معمار** کی طرح کام کرتے، پتھر اُٹھا اُٹھا کے لاتے اور یہ الفاظ زبان پر جاری رہتے۔

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَه　　　فَاغْفِرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَه

اے اللہ خیر و بھلائی تو آخرت ہی کی ہے　　　انصار اور مہاجرین کی تو مغفرت فرما دے

پھر کیا تھا، مدینہ کے جاں نثار انصار اور مکہ کے **جاں باز** مہاجرین سب ٹوٹ پڑے اور سب کے سب مزدور اور معمار کی طرح کام کرنے لگے، اس طرح سب کی قربانی اور **جاں فشانی** کے بعد مسجد نبوی کی تعمیر ہوئی۔ یہی وہ مسجد ہے جس کے بارے میں پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: اس مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھانا: بہت زیادہ تکلیف پہونچانا۔ **جاں نثار**: جان قربان کرنے والا، وفادار۔
حوصلہ افزائی: ہمت بڑھانا۔ **معمار**: عمارت بنانے والا، مستری۔ **جاں باز**: جان پر کھیل جانے والا، بہادر۔
جاں فشانی: محنت، کوشش۔

۱۰ دسویں مہینے میں پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

Scanned with CamScanner

نماز چارٹ کی ترتیب

فجر۔ف	ظہر۔ظ	عصر۔ع
مغرب۔م	عشا۔ع	

- اگر نماز جماعت سے ادا کی ہے تو یہ ✓ نشان لگائیں۔ جیسے ع✓

- اگر بغیر جماعت کے نماز ادا کی ہے تو یہ ◯ نشان لگائیں۔ جیسے (ظ)

- اور اگر قضا کر لی ہے تو یہ ✗ نشان لگائیں۔ ع✗

- اور اگر قضا بھی نہ کی ہو تو کوئی نشان نہ لگائیں۔ م ع

- بتائے گئے طریقے کے مطابق تاریخ کے اعتبار سے نشان لگائیں۔

- جو نماز جماعت سے نہیں پڑھی گئی اس کی ترغیب دیں اور جو نماز نہیں پڑھی گئی، اس کی قضا کروالیں۔

- ہر مہینے کے ختم پر سرپرستوں سے دستخط کروائیں اور خود بھی دستخط کریں۔

DEENIYAT

Scanned with CamScanner

نماز چارٹ

جنوری

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

فروری

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

مارچ

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

Scanned with CamScanner

نماز چارٹ

اپریل

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

مئی

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

جون

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

Scanned with CamScanner

نماز چارٹ

جولائی

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

اگست

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

ستمبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

Scanned with CamScanner

نماز چارٹ

اکتوبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

نومبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

دسمبر

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین

دستخط معلم

Scanned with CamScanner

ماہانہ حاضری، غیر حاضری اور فیس چارٹ

مہینہ	کل ایام تعلیم	ایام حاضری	غیر حاضری	فیس	دستخط معلم	دستخط والدین
جنوری						
فروری						
مارچ						
اپریل						
مئی						
جون						
جولائی						
اگست						
ستمبر						
اکتوبر						
نومبر						
دسمبر						

DEENIYAT

دستخط ذمہ دار ______________________

Scanned with CamScanner